﴿......اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ☆﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَاماً مَّحْمُوْداً﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۷ جمعۃ المبارک ۵/مئی ۲۰۰۰ء شمارہ ۱۸
یکم/صفر ۱۴۲۱ ہجری ☆ ۵/ہجرت ۱۳۷۹ ہجری شمسی

وقت ایک نعمت ہے

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"دو ایسی نعمتیں ہیں جن کی اکثر لوگ ناقدری کرتے ہیں۔ یعنی صحت اور فارغ وقت"۔

(بخاری کتاب الرقاق باب الصحۃ والفراغ)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

ہمیشہ دیکھنا چاہئے کہ ہم نے تقویٰ و طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے

اللہ تعالیٰ متقی کو نابکار ضرورتوں کا محتاج نہیں کرتا

برکات تقویٰ میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو ان مصائب سے مخلصی بخشتا ہے جو دینی امور کے حارج ہوں

"ہمیشہ دیکھنا چاہئے کہ ہم نے تقویٰ و طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے۔ اس کا معیار قرآن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے متقی کے نشانوں میں ایک یہ بھی نشان رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو مکروہات دنیا سے آزاد کر کے اس کے کاموں کا خود متکفل ہو جاتا ہے جیسے کہ فرمایا وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّ یَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ۔ جو شخص خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک مصیبت میں اس کے لئے راستہ مخلصی کا نکال دیتا ہے اور اس کے لئے ایسے روزی کے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ اس کے علم و گمان میں نہ ہوں۔ یعنی یہ بھی ایک علامت متقی کی ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو نابکار ضرورتوں کا محتاج نہیں کرتا۔ مثلاً ایک دوکاندار یہ خیال کرتا ہے کہ دروغگوئی کے سوا اس کا کام نہیں چل سکتا اس لئے دروغگوئی سے باز نہیں آتا اور جھوٹ بولنے کے لئے وہ مجبوری ظاہر کرتا ہے۔ لیکن یہ امر ہرگز سچ نہیں۔ خدا تعالیٰ متقی کا خود محافظ ہو جاتا اور اسے ایسے موقع سے بچا لیتا ہے جو خلافِ حق پر مجبور کرنے والے ہوں۔

یاد رکھو جب اللہ تعالیٰ کو کسی نے چھوڑا تو خدا نے اسے چھوڑ دیا۔ جب رحمٰن نے چھوڑ دیا تو ضرور شیطان اپنا رشتہ جوڑے گا۔ یہ نہ سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کمزور ہے۔ وہ بڑی طاقت والی ذات ہے۔ جب اس پر کسی امر میں بھروسہ کرو گے وہ ضرور تمہاری مدد کرے گا۔ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ۔ لیکن جو لوگ ان آیات کے پہلے مخاطب تھے وہ اہل دین تھے۔ ان کی ساری فکریں محض دینی امور کے لئے تھیں اور ان کے دنیوی امور حوالہ بخدا تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو تسلی دی کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔

غرض برکات تقویٰ میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو ان مصائب سے مخلصی بخشتا ہے جو دینی امور کے حارج ہوں۔ ایسا ہی اللہ تعالیٰ متقی کو خاص طور پر رزق دیتا ہے۔ یہاں میں معارف کے رزق کا ذکر کروں گا۔ آنحضرتؐ کو باوجود امّی ہونے کے تمام جہان کا مقابلہ کرنا تھا جس میں اہل کتاب، فلاسفر، اعلیٰ درجہ کے علمی مذاق والے لوگ اور عالم فاضل شامل تھے۔ لیکن آپ کو روحانی رزق اس قدر ملا کہ آپؐ سب پر غالب آ گئے اور ان سب کی غلطیاں نکالیں۔ یہ روحانی رزق تھا جس کی نظیر نہیں"۔ (رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء صفحہ ۳۴، ۳۵)

"اگر کوئی تم میں سے خدا سے ڈرے گا یعنی طلاق دینے میں جلدی نہیں کرے گا اور کسی بے ثبوت شبہ پر بگڑ نہیں جائے گا تو خدا اس کو تمام مشکلات سے رہائی دے گا اور اس کو ایسے طور سے رزق پہنچائے گا کہ اسے علم نہیں ہو گا کہ مجھے کہاں سے رزق آتا ہے"۔ (آریہ دھرم صفحہ ۴۷)

جس قدر معجزات انبیاء سے ظہور میں آئے یا جو کچھ کہ اولیاء ان دنوں تک عجائب دکھاتے رہے اس کا منبع یہی دعا ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو بھی دعا کیا کرتے تھے حالات کے مطابق کیا کرتے تھے

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مختلف دعاؤں کا تذکرہ

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۱/اپریل ۲۰۰۰ء)

نن سپیٹ۔ ہالینڈ (۲۱/اپریل ۲۰۰۰ء): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ نن سپیٹ ہالینڈ میں ارشاد فرمایا جہاں آج سے جماعت احمدیہ ہالینڈ کے سالانہ جلسہ کا آغاز ہو رہا تھا۔ حضور ایدہ اللہ نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الفرقان کی آیت ۷۸ کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ پیش کیا اور فرمایا کہ اس آیت کریمہ کا مضمون حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایک رؤیا میں منکشف کیا گیا۔ اس میں دعا کی اہمیت اور ضرورت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ آج کے خطبہ کا موضوع دعا ہی کو بنایا ہے۔ اس سے پہلے بارہا قرآنی دعاؤں اور ان کی تفصیل سے متعلق بیان کیا جا چکا ہے۔ آج حضور نے حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں میں سے بعض دعائیں پڑھ کر سنائیں۔

حضور ایدہ اللہ نے سب سے پہلے وہ حدیث نبوی پیش فرمائی جس میں ذکر ہے کہ دو کلمے ایسے ہیں جو خدا کو بہت پسند ہیں۔ وہ زبان پر ہلکے ہیں اور وزن میں بھاری ہیں۔ وہ کلمے یہ ہیں: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْم۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی یہی دعائیں سکھائی گئیں اور ساتھ بتایا گیا کہ یہ زائد کرو۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ تو پھر یہ ایک مکمل دعا اپنی ذات میں بن جائے گی۔ چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اس کا باقاعدہ اہتمام کیا کرتے تھے۔

اسی طرح ایک حدیث میں ہے کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ یہ بھی ذکر ہے کہ آنحضرت ﷺ یہ دعا خاص طور پر پڑھا کرتے تھے۔ یَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ۔ یعنی اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔ اسی طرح آپ کی دعاؤں میں سے یہ بھی ہے کہ اے اللہ جس طرح تو نے میری شکل و صورت اچھی بنائی ہے اسی طرح میرے اخلاق کو بھی اچھا بنا دے۔

آپؐ یہ دعا بھی کیا کرتے تھے کہ اے میرے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس علم سے جو فائدہ نہ دے، اس رزق سے جو سیر نہ کرے اور اس دعا سے جو قبول نہیں ہوتی۔

حضور ایدہ اللہ نے مختلف دعاؤں کا ذکر کرتے ہوئے یہ بھی بتایا کہ آنحضرت ﷺ غربت سے بھی اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے اور تونگری و دولت سے بھی۔ کیونکہ غربت سے بھی فتنے پھوٹتے ہیں اور تونگری و دولت سے بھی۔ حضور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کرب کی

باقی صفحہ نمبر ۴ پر ملاحظہ فرمائیں

اداریہ

مرشدِ ربّانی کی توجہ کا اثر

حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک جلیل القدر صحابی، جید عالم، محقق و مناظر اور کامیاب مبلغ اسلام حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ”میری بیعت کے ابتدائی سالوں میں مجھے ایک صوفی طبع ملے جو اکثر صوفیاء سے ملا کرتے تھے۔ یہ معلوم کر کے کہ میں نے حضرت مرزا صاحب کی بیعت کی ہے انہوں نے مجھے کہا کہ تم بہت جلد عیسائیوں اور آریوں وغیرہ اقوام مخالفین اسلام کے جواب دینے میں ایک خاص طاقت حاصل کرو گے۔ میں نے کہا آپ کو کس طرح معلوم ہوا۔ انہوں نے جواب دیا کہ آپ نے جس شخص کی بیعت کی ہے اس کی توجہ ادیان باطلہ کے نیست کرنے کی طرف بہت بڑھی ہوئی ہے اور مرشد کی توجہ کا اثر مریدین پر پڑتا ہے“۔ چنانچہ حضرت مفتی صاحب فرماتے ہیں:

”سو اس کا اثر میں اپنی جماعت کے افراد پر بہت دیکھتا ہوں۔ ہر جگہ غیر مذاہب کے لوگوں پر احمدیت کا بہت رعب ہے خواہ احمدی معمولی استعداد کا ہی ہو“۔

حضرت مفتی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان فرمودہ یہ واقعہ ایک غیر معمولی صداقت کا اظہار ہے اور آج بھی دنیا بھر میں پھیلے ہوئے احمدی مبلغین و معلمین اور داعیان الی اللہ جو توحید حقیقی کے قیام اور اعلائے کلمۂ اسلام کے عظیم الشان جہاد میں نہایت کامیابی کے ساتھ منزلوں پر منزلیں فتح کرتے ہوئے شاہراہ غلبہ دین متین پر آگے بڑھتے چلے جارہے ہیں یہ سب کامیابیاں بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روحانی توجہ اور آپ ہی کے انوار و برکات کا فیض ہے۔ حضور علیہ السلام نے اپنی بعثت کے مقاصد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ:

”یہ عاجز تو محض اس غرض کے لئے بھیجا گیا ہے تا یہ پیغام خلق اللہ کو پہنچا دے کہ دنیا کے مذاہب موجودہ میں سے وہ مذہب حق پر اور خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق ہے جو قرآن کریم لایا ہے اور دارالنجات میں داخل ہونے کے لئے دروازہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے“۔

اسی طرح آپ نے اپنی جماعت کے قیام کی غرض وغایت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

”سو اسی بنا پر یہ عاجز اس سلسلہ کے قائم رکھنے کے لئے مامور کیا گیا ہے اور چاہتا ہے کہ صحبت میں رہنے والوں کا سلسلہ اور بھی زیادہ وسعت سے بڑھا دیا جائے اور ایسے لوگ دن رات صحبت میں رہیں کہ جو ایمان اور محبت اور یقین کے بڑھانے کے لئے شوق رکھتے ہوں اور ان پر وہ انوار ظاہر ہوں کہ جو اس عاجز پر ظاہر کئے گئے ہیں اور وہ ذوق ان کو عطا ہوا ہو جو اس عاجز کو عطا کیا گیا ہے۔ تا اسلام کی روشنی عام طور پر دنیا میں پھیل جائے اور حقارت اور ذلت کا سیاہ داغ مسلمانوں کی پیشانی سے دھویا جائے۔ اسی کی بشارت دے کر خداوند نے مجھے بھیجا اور کہا کہ: ”بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید۔ و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد“۔ (فتح اسلام)

نیز فرمایا:

”خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا، ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا ہوں۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔ اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو“ (الوصیت)

اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان کے ساتھ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیان فرمودہ تعلیم اور آپ کی دی ہوئی بشارات کے مطابق روح القدس سے تائید یافتہ خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ سے کامل وابستگی اور اطاعت و فدائیت کے جذبہ سے سرشار افراد جماعت احمدیہ عالمگیر نرمی، اخلاق اور دعاؤں پر زور دیتے ہوئے اسلام کی روشنی کو عام طور پر دنیا میں پھیلانے اور تمام سعید روحوں کو دین واحد پر جمع کرنے کے عظیم جہاد میں مصروف ہیں۔ اور خدا تعالیٰ ان مساعی میں غیر معمولی قبولیت اور برکت ڈال رہا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فرشتے دلوں میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی صداقت کو الہام کر رہے ہیں اور نئی اقوام اور نئے ممالک اور نئے قبائل احمدیت میں داخل ہونے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ مبارک ہیں وہ جو خدا تعالیٰ کی نصرت کی ہواؤں کے رخ پر آگے قدم بڑھاتے اور دین اسلام کی خدمت کے لئے اپنے اموال و نفوس اور وقت اور عزت کی قربانیاں پیش کرنے کی توفیق پا رہے ہیں۔ اللھم اجعلنا منھم۔

وصیت سے ایمانی ترقی

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: ”جس قدر ہو سکے دوستوں کو چاہئے کہ وصیت کریں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وصیت کرنے سے ایمانی ترقی ضرور ہوتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس زمین میں متقی کو دفن کرے گا تو جو شخص وصیت کرتا ہے اسے متقی بنا بھی دیتا ہے“۔

فارسی منظوم کلام

(انتخاب از کلام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

کس بچشم یار صدیقے نہ شد   تا بچشم غیر زندیقے نہ شد
کافرم گفتند و دجّال و لعیں   بہر قتلم ہر لئیمے در کمیں!
بنگر ایں بازی کناں را چوں جہند   از حسد برجانِ خود بازی کنند
مومنے را کافرے دادن قرار   کارِ جاں بازی ست نزدِ ہوشیار
زانکہ تکفیرے کہ از ناحق بود!   واپس آید برسرِ اہلش فتد
سفلۂ کو غرق در کفرِ نہاں   ہرزہ نالد بہر کفر دیگراں!!
گر خبرزاں کفرِ باطن داشتے   خویشتن را بدترے انگاشتے
تا مرا از قومِ خود ببریدہ اند!   بہر تکفیرم چہا کوشیدہ اند
افترا ہا پیش ہر کس بردہ اند   وز خیانتہا سخن پروردہ اند
تا مگر لغزد کسے زاں افترا   سادہ لوحے کافر انگارد مرا
دَر رہِ ما فتنہ ہا انگیختند   بانصاریٰ رائے خود آمیختند
کافرم خواندند از جہل و عناد   اینچنیں کورے بدنیا کس مباد
بخل و نادانی تعصب ہا فزود   کیں بجوشید و دو چشم شاں ربود
مامسلمانیم از فضلِ خدا   مصطفیٰ ما را امام و مقتدا!!
اندریں دیں آمدہ از مادریم   ہم بریں از دارِ دنیا بگذریم
آں کتابِ حق کہ قرآں نام اوست   بادۂ عرفانِ ما از جامِ اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام   دامنِ پاکش بدستِ ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن   جاں شد و باجاں بدر خواہد شدن
ہست او خیرالرسل خیرالانام   ہر نبوت را بروشد اختتام
ماازو نوشیم ہر آبے کہ ہست   زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود!   آں نہ از خود، از ہماں جائے بود!
ما ازو یابیم ہر نور و کمال!   وصلِ دلدارِ ازل بے او محال!
اقتدائے قول او در جانِ ماست   ہر چہ زو ثابت شود ایمانِ ماست

ترجمہ: یار کی نظر میں کوئی شخص صدیق قرار نہیں پاتا جبکہ وہ غیروں کی نظر میں زندیق نہ ہوا!۔ انہوں نے مجھے کافر، دجال اور لعنتی کہا اور ہر کمینہ میرے قتل کے لئے گھات میں بیٹھ گیا۔ ان بازیگروں کو دیکھ کہ کس طرح اچھلتے ہیں مگر دراصل حسد کے مارے اپنی جان سے ہی کھیلتے ہیں۔ کسی مومن کو کافر ٹھیرانا سمجھدار آدمی کے نزدیک بڑے خطرہ کی بات ہے۔ کیونکہ جو تکفیر ناحق کی جاتی ہے وہ تکفیر کرنے والے کے سر پر ہی واپس پڑتی ہے۔ وہ بے وقوف جو مخفی کفر میں غرق ہے وہ اوروں کے کفر پر ناحق بیہودہ غل مچاتا ہے۔ اگر اسے اپنے باطنی کفر کی خبر ہوتی تو اپنے آپ کو ہی بہت برا سمجھتا۔ جب سے ان لوگوں نے مجھے اپنی قوم سے کاٹ کر الگ کر دیا ہے اس وقت سے انہوں نے میرے کافر بنانے میں کتنی کتنی کوششیں کی ہیں۔ ہر شخص کے روبرو افترا پردازیاں کیں اور خیانت کے ساتھ خوب باتیں بنائیں۔ تاکہ کوئی تو اس افترا کی وجہ سے پھسل جائے اور بھولا آدمی مجھے کافر سمجھنے لگے۔ انہوں نے ہمارے راستے میں فتنے کھڑے کر دئے اور عیسائیوں کے ساتھ ساز باز کرلی ہے۔ جہل و عداوت کی وجہ سے مجھے کافر کہا۔ کاش دنیا میں ایسا اندھا تو کوئی نہ ہو۔ بخل و نادانی نے تعصب بڑھایا اور کینہ بھڑک کر ان کی دونوں آنکھیں نکال لے گیا۔ ہم تو خدا کے فضل سے مسلمان ہیں محمد مصطفیٰؐ ہمارے امام اور پیشوا ہیں۔ ہم ماں کے پیٹ سے اسی دین میں پیدا ہوئے اور اسی دین پر دنیا سے گزر جائیں گے۔ وہ سچی کتاب جس کا نام قرآن ہے ہماری شراب معرفت اسی جام کی ہے۔ وہ رسول جس کا نام محمدؐ ہے اس کا مقدس دامن ہر وقت ہمارے ہاتھ میں ہے۔ اس کی محبت ماں کے دودھ کے ساتھ ہمارے بدن میں داخل ہوئی وہ جان بن گئی اور جان کے ساتھ ہی باہر نکلے گی۔ وہی خیر الرسل اور خیر الانام ہے اور ہر قسم کی نبوت کی تکمیل اس پر ہو گئی۔ جو بھی پانی ہے وہ ہم اسی سے لے کر پیتے ہیں۔ جو بھی سیراب ہے وہ اسی سے سیراب ہوا ہے۔ جو وحی والہام ہم پر نازل ہوتا ہے وہ ہماری طرف سے نہیں وہیں سے آتا ہے۔ ہم ہر روشنی اور ہر کمال اسی سے حاصل کرتے ہیں۔ محبوب ازلی کا وصل بغیر اس کے توسط کے ناممکن ہے۔ اس کی ہر بات کی پیروی ہماری فطرت ہے اور جو بھی اس سے ثابت ہو وہ ہمارا ایمان ہے۔ (درثمین فارسی)

شہید اول افغانستان

جوان، صالح

حضرت مولوی عبدالرحمٰن خان صاحب رضی اللہ عنہ

(سید میر مسعود احمد)

حضرت مولوی عبدالرحمن خان صاحبؓ کے بارہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب "انجام آتھم" میں اپنے تین سو تیرہ صحابہ کی فہرست شائع فرمائی تھی۔ اس فہرست میں مولوی عبدالرحمٰن صاحبؓ کابلی کا نام ایک سو گیارہ نمبر پر اس طرح درج فرمایا:

"شیخ محمد عبدالرحمٰن صاحب، عرف شعبان کابلی"

'انجام آتھم' ۲۲ر جنوری ۱۸۹۷ء کو شائع ہوئی تھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی عبدالرحمٰن خان صاحب ۱۸۹۷ء سے قبل قادیان آ چکے تھے اور حضور اقدسؑ کی بیعت سے مشرف ہو چکے تھے۔

(انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۲۶)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:

"واضح رہے کہ براہین احمدیہ کی پیشگوئی میں دو شہادتوں کا ذکر ہے اور پہلی شہادت میاں عبدالرحمٰن، مولوی صاحب موصوف (یعنی حضرت صاحبزادہ مولوی عبداللطیف صاحب۔ناقل) کے شاگرد کی تھی۔ جس کی تکمیل امیر عبدالرحمٰن یعنی اس امیر کے باپ سے ہوئی۔ اس لئے ہم بلحاظ ترتیب زمانی پہلے میاں عبدالرحمٰن مرحوم کی شہادت کا ذکر کرتے ہیں۔

بیان شہادت
میاں عبدالرحمٰن مرحوم
شاگرد مولوی صاحبزادہ عبداللطیف صاحبؓ
رئیس اعظم خوست ملک افغانستان

مولوی صاحبزادہ عبداللطیف صاحب مرحوم کی شہادت سے تخمیناً دو برس پہلے ان کے ایماء اور ہدایت سے میاں عبدالرحمٰن شاگرد رشید اُن کے قادیان میں شاید دو یا تین دفعہ آئے اور ہر یک مرتبہ کئی کئی مہینہ تک رہے اور متواتر صحبت اور تعلیم اور دلائل کے سننے سے ان کا ایمان شہداء کا رنگ پکڑ گیا۔ اور آخری دفعہ جب کابل واپس گئے تو وہ میری تعلیم سے پورا حصہ لے چکے تھے اور اتفاقاً ان کی حاضری کے ایام میں بعض کتابیں میری طرف سے جہاد کی ممانعت میں چھپی تھیں جن سے ان کو یقین ہو گیا تھا کہ یہ سلسلہ جہاد کا مخالف ہے۔

پھر ایسا اتفاق ہوا کہ جب وہ مجھ سے رخصت ہو کر پشاور میں پہنچے تو اتفاقاً خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر سے جو پشاور میں تھے اور میرے مرید ہیں ملاقات ہوئی اور انہیں دنوں میں خواجہ کمال الدین صاحب نے ایک رسالہ جہاد کی ممانعت میں شائع کیا تھا۔ اس سے ان کو بھی اطلاع ہوئی اور وہ مضمون ایسا ان کے دل میں بیٹھ گیا کہ کابل میں جاکر جابجا انہوں نے یہ ذکر شروع کیا کہ انگریزوں سے جہاد کرنا درست نہیں کیونکہ وہ ایک کثیر گروہ مسلمانوں کے حامی ہیں اور کئی کروڑ مسلمان امن وعافیت سے ان کے زیر سایہ زندگی بسر کرتے ہیں۔

تب یہ خبر رفتہ رفتہ امیر عبدالرحمٰن کو پہنچ گئی اور یہ بھی بعض شریر پنجابیوں نے جو اس کے ساتھ ملازمت کا تعلق رکھتے ہیں اس پر ظاہر کیا کہ یہ ایک پنجابی شخص کا مرید ہے جو اپنے تئیں مسیح موعود ظاہر کرتا ہے اور اس کی یہ تعلیم ہے کہ انگریزوں سے جہاد درست نہیں۔ بلکہ اس زمانہ میں قطعاً جہاد کا مخالف ہے۔ تب امیر یہ بات سن کر بہت برافروختہ ہو گیا اور اس کو قید کرنے کا حکم دیا تا مزید تحقیقات سے کچھ زیادہ حال معلوم ہو۔ آخر یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی کہ ضرور یہ شخص مسیح قادیانی کا مرید اور مسئلہ جہاد کا مخالف ہے۔ تب اس مظلوم کو گردن میں کپڑا ڈال کر اور دم بند کر کے شہید کیا گیا۔ کہتے ہیں کہ اس کی شہادت کے وقت بعض آسمانی نشان ظاہر ہوئے"۔ (تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ مطبوعہ لندن، صفحہ ۴۷،۴۸)

☆......☆......☆......☆......☆

موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعودؑ کا جنگ اور قتال کے جہاد کی ممانعت میں فتویٰ

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دیں کا امام ہے
دیں کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

....

کیوں چھوڑتے ہو لوگو! نبیؐ کی حدیث کو
جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو
کیوں بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر
کیا یہ نہیں بخاری میں دیکھو تو کھول کر
فرما چکا ہے سید کونین مصطفیٰ
عیسیٰ مسیح جنگوں کا کردے گا التوا

....

یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائے گا
وہ کافروں سے سخت ہزیمت اٹھائے گا
اک معجزہ کے طور سے یہ پیشگوئی ہے
کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے
القصہ یہ مسیح کے آنے کا ہے نشاں
کردے گا ختم آ کے وہ دیں کی لڑائیاں

....

ایسا گماں کہ مہدیٔ خونی بھی آئے گا
اور کافروں کے قتل سے دیں کو بڑھائے گا
اے غافلو یہ باتیں سراسر دروغ ہیں
بہتاں ہیں بے ثبوت ہیں اور بے فروغ ہیں
یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آ چکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

....

تم میں سے جس کو دین و دیانت سے ہے پیار
اب اس کا فرض ہے کہ وہ دل کر کے استوار
لوگوں کو یہ بتائے کہ وقت مسیح ہے
اب جنگ اور جہاد حرام اور قبیح ہے
ہم اپنا فرض دوستو! اب کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائے گا خدا

....

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:

"عبدالرحمٰن شہید کے وقت سے یہ بات امیر اور مولویوں کو خوب معلوم تھی کہ قادیانی جو مسیح موعود کا دعویٰ کرتا ہے جہاد کا سخت مخالف ہے اور اپنی کتابوں میں بار بار اس بات پر زور دیتا ہے کہ اس زمانہ میں تلوار کا جہاد درست نہیں اور اتفاق سے اس امیر کے باپ نے جہاد کے واجب ہونے کے بارے میں ایک رسالہ لکھا تھا جو میرے شائع کردہ رسالوں کے بالکل مخالف ہے اور پنجاب کے شرانگیز بعض آدمی جو اپنے تئیں مُوَحِّد یا اہل حدیث کے نام سے موسوم کرتے تھے امیر کے پاس پہنچ گئے تھے۔ غالباً ان کی زبانی امیر عبدالرحمٰن نے جو امیر حال کا باپ تھا میری ان کتابوں کا مضمون سن لیا ہوگا اور عبدالرحمٰن شہید کے قتل کی بھی یہی وجہ ہوئی تھی کہ امیر عبدالرحمٰن نے خیال کیا تھا کہ یہ اُس گروہ کا انسان ہے جو لوگ جہاد کو حرام جانتے ہیں"۔

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۵۳ مطبوعہ لندن)

☆......☆......☆......☆......☆

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:

"ذکر اس پیشگوئی کا جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۱۱ میں درج ہے مع اس پیشگوئی کے جو براہین کے صفحہ ۵۱۰ میں مندرج ہے۔ یعنی وہ پیشگوئی جو صاحبزادہ مولوی محمد عبداللطیف صاحب مرحوم اور میاں عبدالرحمٰن مرحوم کی شہادت کی نسبت ہے اور وہ پیشگوئی جو میرے محفوظ رہنے کی نسبت ہے۔

واضح ہو کہ براہین احمدیہ کے صفحہ پانچ سو دس اور صفحہ پانچ سو گیارہ میں یہ پیشگوئیاں ہیں۔

"وَاِنْ لَّمْ یَعْصِمْکَ النَّاس . یَعْصِمُکَ اللّٰہ مِنْ عِنْدِہٖ. یَعْصِمُکَ اللّٰہ مِنْ عِنْدِہٖ وَ اِنْ لَّمْ یَعْصِمْکَ النَّاس شَاتَانِ تُذْبَحَانِ وَکُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَان . وَ لَا تَھِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوا . الیس اللّٰہ بکاف عبدہ . الم تعلم ان اللّٰہ علی کل شیءٍ قدیر. و جنبناک علی ھٰؤلاء شھیدا .... و عسی ان تحبوا شیئا و ھو شر لکم و عسی ان تکرھوا شیئا و ھو خیر لکم واللّٰہ یعلم و انتم لا تعلمون۔

ترجمہ: اگرچہ لوگ تجھے قتل ہونے سے نہ بچائیں لیکن خدا تجھے بچائے گا۔ خدا تجھے ضرور قتل ہونے سے بچائے گا اگرچہ لوگ نہ بچائیں۔

یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ لوگ تیرے قتل کے لئے سعی اور کوشش کریں گے خواہ اپنے طور سے اور خواہ گورنمنٹ کو دھوکہ دے کر مگر خدا ان کو ان کی تدبیروں میں نامراد رکھے گا۔ .... خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگرچہ میں تجھے قتل سے بچاؤں گا مگر تیری جماعت میں سے دو بکریاں ذبح کی جائیں گی اور ہر ایک جو زمین پر ہے آخر فنا ہوگا۔ یعنی بے گناہ اور معصوم ہونے کی حالت میں قتل کی جائیں گی۔ یہ خدا تعالیٰ کی کتابوں میں محاورہ ہے کہ بیگناہ اور معصوم کو بکرے یا بکری سے تشبیہ دی جاتی ہے .... سو خدا تعالیٰ نے اس جگہ انسان کا لفظ چھوڑ کر بکری کا لفظ استعمال کیا۔ کیونکہ بکری میں دو ہنر ہیں۔ وہ دودھ بھی دیتی ہے اور پھر اس کا گوشت بھی کھایا جاتا ہے اور یہ پیشگوئی شہید مرحوم مولوی محمد عبداللطیف اور ان کے شاگرد عبدالرحمٰن کے بارے میں ہے کہ جو براہین احمدیہ کے لکھے جانے کے بعد پورے تئیس برس بعد پوری ہوئی .... جیسا کہ ابھی میں نے لکھا ہے بکری کی صفتوں میں سے ہے ایک دودھ دینا ہے اور ایک اس کا گوشت جو کھایا جاتا ہے۔ یہ دونوں بکری کی صفتیں مولوی عبداللطیف صاحب مرحوم کی شہادت سے پوری ہوئیں۔ کیونکہ مولوی صاحب موصوف نے مباحثہ کے وقت انواع اقسام کے معارف اور حقائق بیان کر کے مخالفوں کو دودھ دیا گو بدقسمت مخالفوں نے وہ دودھ نہ پیا اور پھینک دیا اور پھر شہید مرحوم نے اپنی جان کی قربانی سے اپنا گوشت دیا اور خون بہایا ....۔ اور میاں عبدالرحمٰن بھی بکری سے مشابہت رکھتا تھا اس لئے ان کو بکری کے نام سے یاد کیا گیا۔ اور چونکہ خدا تعالیٰ جانتا تھا کہ اس راقم اور اس کی جماعت پر اس ناحق کے خون سے بہت صدمہ گزرے گا اس لئے اس وحی کے مابعد آنے والے فقروں میں تسلّی اور عزا پرسی کے رنگ میں کلام نازل فرمایا جو ابھی عربی میں لکھ چکا ہوں جس کا یہ ترجمہ ہے کہ اس مصیبت اور اس سخت صدمہ سے تم غمگین اور اداس مت ہو کیونکہ اگر دو آدمی تم میں سے مارے گئے تو خدا تمہارے ساتھ ہے۔ وہ دو کے عوض ایک قوم تمہارے پاس لائے گا اور وہ اپنے بندہ کے لئے کافی ہے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے اور یہ لوگ جو ان دو مظلوموں کو شہید کریں گے ہم تجھ کو ان پر قیامت میں گواہ لائیں گے اور کہ کس گناہ سے انہوں نے شہید کیا تھا ....۔ پھر بعد اس کے فرمایا کہ ان شہیدوں کے مارے جانے سے غم مت کرو۔ ان کی شہادت میں حکمت الٰہی ہے اور بہت باتیں ہیں جو تم چاہتے ہو کہ وہ وقوع میں آویں حالانکہ ان کا واقعہ ہونا تمہارے لئے اچھا نہیں ہوتا اور بہت امور ہیں جو تم چاہتے ہو کہ وہ واقع نہ ہوں حالانکہ ان کا واقع ہونا تمہارے لئے اچھا ہوتا ہے اور خدا خوب جانتا ہے کہ تمہارے لئے کیا بہتر ہے مگر تم نہیں جانتے۔

اس تمام وحی الٰہی میں یہ سمجھایا گیا ہے کہ صاحبزادہ مولوی عبداللطیف مرحوم کا اس بے رحمی سے مارا جانا اگرچہ ایسا امر ہے کہ اس کے سننے سے کلیجہ منہ کو آتا ہے .... لیکن اس خون میں بہت برکات ہیں کہ بعد میں ظاہر ہونگے اور کابل کی زمین دیکھ لے گی کہ یہ خون کیسے کیسے پھل لائے گا۔ یہ خون کبھی ضائع نہیں جائے گا۔

پہلے اس سے غریب عبدالرحمٰن میری جماعت کا ظلم سے مارا گیا اور خدا چپ رہا۔ مگر اس خون پر اب وہ چپ نہیں رہے گا اور بڑے بڑے نتائج ظاہر ہونگے"۔(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ مطبوعہ لندن صفحہ ۶۹ تا ۷۴)

☆......☆......☆......☆......☆

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام براہین احمدیہ حصہ پنجم میں تحریر فرماتے ہیں:

"پھر ایک اور پیشگوئی کر کے فرمایا کہ دو بکریاں ذبح کی جائیں گی یعنی میاں عبدالرحمٰن اور مولوی عبداللطیف جو کابل میں سنگسار کئے گئے۔ اور ہر ایک جو زمین پر ہے آخر مرے گا پر ان دونوں کا ذبح کیا جانا آخر تمہارے لئے بہتری کا پھل لائے گا۔ اور ان واقعات شہادت کے مصالح جو خدا کو معلوم ہیں وہ تمہیں معلوم نہیں۔ یعنی خدا جانتا ہے کہ ان موتوں سے اس ملک کابل میں کیا کیا بہتری پیدا ہوگی"۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۸۵)

☆......☆......☆......☆......☆

اسی طرح فرمایا:

"پیشگوئی میں جو دو بکریوں کے ذبح کئے جانے کا ذکر ہے یہ اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے جو سرزمین کابل میں ظہور میں آیا۔ یعنی ہماری جماعت میں سے ایک شخص عبدالرحمٰن نام جو جوان صالح تھا اور دوسرے مولوی عبداللطیف صاحب جو نہایت بزرگوار آدمی تھے امیر کابل کے حکم سے سنگسار کئے گئے۔ محض اس الزام سے کہ کیوں وہ ہماری جماعت میں داخل ہو گئے"۔(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۸۵)

☆......☆......☆......☆......☆

نیز فرمایا:

"واقعہ شہادت اخویم مولوی عبداللطیف صاحب مرحوم اور شیخ عبدالرحمٰن صاحب مرحوم ایک ایسا دور از قیاس واقعہ تھا کہ جب تک وقوع میں نہ آگیا ہمارے ذہن کا اس طرف التفات نہ ہوا کہ دراصل وحیٔ الٰہی کے یہ معنے ہیں کہ دو ہمارے صادق مرید سچ مچ ذبح کئے جائیں گے بلکہ اس حالت کو مستبعد سمجھ کر محض اجتہاد کے طور پر تاویل کی طرف میلان ہوتا رہا اور تاویلی مصداق خیال میں گزرتے رہے کیونکہ انسان کا اپنا علم اور اپنا اجتہاد غلطی سے خالی نہیں۔ لیکن جب یہ دونوں واقعات بعینہ ظہور میں آگئے اور دو بزرگ اس جماعت کے بڑی بے رحمی سے کابل میں شہید کئے گئے تو حق الیقین کی طرح وحی کے معنے معلوم ہو گئے اور جب اس وحی کی تمام عبارت کو نظر اٹھا کر دیکھا تو آنکھ کھل گئی اور عجیب ذوق پیدا ہوا اور معلوم ہوا کہ جہاں تک تصریح ممکن ہے خدا نے تصریح سے اس پیشگوئی کو بیان کر دیا ہے۔ اور ایسے الفاظ اختیار کئے ہیں اور ایسے فقرات بیان فرمائے ہیں کہ وہ دوسرے پر صادق آہی نہیں سکتے۔ سبحان اللہ! اس سے ثابت ہوتا ہے کہ کیسے اس نے ان پوشیدہ باتوں کو ایک زمانہ دراز پہلے براہین احمدیہ میں بتصریح بیان کر دیا"۔

(براہین احمد حصہ پنجم حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ مطبوعہ لندن صفحہ ۸۵،۸۶)

☆......☆......☆......☆......☆

اسی طرح حضور علیہ السلام نے فرمایا:

"میری جماعت میں اکثر لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اس سلسلہ کے لئے بہت دکھ اٹھائے ہیں اور بہت ذلتیں اٹھائی ہیں اور جان دینے تک فرق نہیں کیا۔ کیا وہ ابدال نہیں ہیں؟ شیخ عبدالرحمٰن۔ امیر عبدالرحمٰن کے سامنے اس سلسلہ کے لئے گلا گھونٹ کر مارا گیا اور اس نے ایک بکری کی طرح اپنے تئیں ذبح کرا لیا۔ کیا وہ ابدال میں داخل نہ تھا؟ ایسا ہی مولوی صاحبزادہ عبداللطیف جو محدّث اور فقیہ اور سر آمد علماء کابل تھے اس سلسلہ کے لئے سنگسار کئے گئے اور بار بار سمجھایا گیا کہ اس شخص کی بیعت چھوڑ دو، پہلے سے زیادہ عزت ہوگی لیکن انہوں نے مرنا قبول کیا اور بیوی اور چھوٹے چھوٹے بچوں کی بھی کچھ پرواہ نہ کی اور چالیس دن پتھروں میں ان کی لاش پڑی رہی کیا وہ ابدال میں سے نہ تھے؟ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۳۵۷)

☆......☆......☆......☆......☆

اسی طرح فرمایا:

"براہین احمدیہ کی یہ پیشگوئی ہے شَاتَانِ تُذْبَحَانِ وَ کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ یعنی دو بکریاں ذبح کی جائیں گی اور ہر ایک جو زمین پر ہے آخر مرے گا۔ یہ پیشگوئی براہین احمدیہ میں درج ہے جو آج سے پچیس (۲۵) برس پہلے شائع ہو چکی ہے۔ مجھے مدت تک اس کے معنے معلوم نہ ہوئے بلکہ اور اور جگہ کو محض اجتہاد سے اس کا مصداق ٹھہرایا۔ لیکن جب مولوی صاحبزادہ عبداللطیف مرحوم اور شیخ عبدالرحمٰن ان کے تلمیذ سعید امیر کابل کے ناحق ظلم سے قتل کئے گئے تب روزِ روشن کی طرح کھل گیا کہ اس پیشگوئی کے مصداق یہی دونوں بزرگ ہیں کیونکہ شاۃ کا لفظ نبیوں کی کتابوں میں صرف صالح انسان پر بولا گیا ہے اور ہماری تمام جماعت میں ابھی تک بجز ان دونوں بزرگوں کے کوئی شہید نہیں ہوا۔(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۷۳۔ تاریخ اشاعت ۱۵/مئی ۱۹۰۷ء)

☆......☆......☆......☆......☆

نیز فرمایا:۔

"صاحبزادہ مولوی عبداللطیف کی شہادت بھی میری سچائی پر ایک نشان ہے کیونکہ جب سے خدا نے دنیا کی بنیاد ڈالی ہے کبھی ایسا اتفاق نہیں ہوا کہ کوئی شخص دیدہ دانستہ ایک جھوٹے مکار مفتری کے لئے اپنی جان دے اور اپنی بیوی کو بیوہ ہونے کی مصیبت میں ڈالے اور اپنے بچوں کا یتیم ہونا پسند کرے اور اپنے لئے سنگساری کی موت قبول کرے۔ یوں تو صدہا آدمی ظلم کے طور پر قتل کئے جاتے ہیں مگر میں جو اس جگہ صاحبزادہ مولوی عبداللطیف صاحب کی شہادت کو ایک عظیم الشان نشان قرار دیتا ہوں وہ اس وجہ سے نہیں کہ ظلم سے قتل کئے گئے اور شہید کئے گئے بلکہ اس وجہ سے ہے کہ شہید ہونے کے وقت انہوں نے وہ استقامت دکھائی کہ اس سے بڑھ کر کوئی کرامت نہیں ہو سکتی .... اسی طرح شیخ عبدالرحمٰن بھی کابل میں ذبح کیا گیا اور دم نہ مارا اور یہ نہ کہا کہ مجھے چھوڑ دو میں بیعت کو توڑتا ہوں۔ اور یہی سچے مذہب اور سچے امام کی نشانی ہے کہ جب کسی کو اس کی پوری معرفت حاصل ہو جاتی ہے اور ایمانی شیرینی دل و جان میں رچ جاتی ہے تو ایسے لوگ اس راہ میں مرنے سے نہیں ڈرتے "۔(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۵۹،۳۶۰)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہئے کہ جب تک وہ بزدلی کو نہ چھوڑے گی اور استقلال اور ہمت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی ہر ایک راہ میں ہر مصیبت و مشکل کو اٹھانے کے لئے تیار نہ رہے گی وہ صالحین میں داخل نہیں ہو سکتی.......... صاحبزادہ عبداللطیف شہید کی شہادت کا واقعہ تمہارے لئے اسوہ ٔحسنہ ہے۔ تذکرۃ الشہادتین کو بار بار پڑھو اور دیکھو کہ اس نے اپنے ایمان کا کیسا نمونہ دکھایا ہے۔ اس نے دنیا اور اس کے تعلقات کی کچھ بھی پروا نہیں کی۔ بیوی یا بچوں کا غم اس کے ایمان پر کوئی اثر نہیں ڈال سکا۔ دنیوی عزت اور منصب اور تنعم نے اس کو بزدل نہیں بنایا اس نے جان دینی گوارا کی مگر ایمان کو ضائع نہیں کیا.......... براہین احمدیہ میں ۲۳ برس پہلے سے اس شہادت کے متعلق پیشگوئی تھی وہاں صاف لکھا ہے:

شَاتَانِ تُذْبَحَانِ وَ کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ

کیا اس وقت کوئی منصوبہ ہو سکتا تھا کہ ۲۳ یا ۲۴ سال بعد عبدالرحمٰن اور عبداللطیف افغانستان سے آئیں گے اور پھر وہاں جا کر شہید ہونگے۔ .... پہلے عبدالرحمٰن جو مولوی عبداللطیف شہید کا شاگرد تھا۔ سابق امیر نے قتل کرایا۔ محض اس وجہ سے کہ وہ اس سلسلہ میں داخل ہے اور یہ سلسلہ جہاد کے خلاف ہے اور عبدالرحمٰن جہاد کے خلاف تعلیم افغانستان میں پھیلاتا تھا۔ اور اب اس امیر نے مولوی عبداللطیف کو شہید کرا دیا۔ یہ عظیم الشان نشان جماعت کے لئے ہے"۔

(اخبار الحکم مورخہ ۲۴/جنوری ۱۹۰۳ء۔ ملفوظات جلد سوم (طبع جدید) صفحہ ۵۱۱، ۵۱۲)

(باقی اگلے شمارہ میں انشاء اللہ)

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

حالت میں یہ دعا کیا کرتے تھے یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ بِرَحْمَتِكَ نَسْتَغِيْثُ۔ اے حی و قیوم ہم تیری رحمت کے واسطہ سے مدد چاہتے ہیں۔

حضور نے بتایا کہ مختلف مواقع پر آنحضرت ﷺ کی دعائیں مختلف ہیں حالانکہ مضمون ایک ہی ہوتا ہے۔ پریشانی کی حالت میں مختلف دعائیں ہیں۔ اس کا غالباً یہ مفہوم بھی ہو سکتا ہے کہ مختلف پریشانیوں کی نوعیت کے باعث دعائیں بدل جاتی تھیں۔ آپؐ جو بھی دعا کیا کرتے تھے حالات کے مطابق کیا کرتے تھے۔

حضور نے فرمایا کہ آنحضور ﷺ تو ساری رات دعاؤں میں گزارتے تھے۔ سوتے، جاگتے، اٹھتے بیٹھتے دعائیں کرتے تھے۔ تو آپؐ کی ساری دعائیں کس کو یاد ہو سکتی ہیں۔ اس کا حل بھی خود آپؐ نے بیان فرمایا۔ جب ایک صحابیؓ نے آپؐ سے عرض کی کہ آپ کی بہت سی دعائیں ہیں مگر ہمیں کچھ بھی یاد نہیں رہتا۔ تو آپؐ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ بتاؤں جو ان سب دعاؤں کے جامع ہیں۔ تم یہ کہا کرو کہ اے اللہ میں تجھ سے اس خیر کا طالب ہوں جو تجھ سے تیرے نبی محمدؐ نے طلب کی۔ اور ان چیزوں کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جن کے شر سے تیرے نبی محمدؐ نے پناہ مانگی۔ تو ہی معبود ہے جس سے مدد طلب کی جاتی ہے اور اپنے مطالبات تجھ تک پہنچائے جاتے ہیں۔ اور نیکی کرنے اور شر سے بچنے کی کوئی طاقت نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کی مدد کے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو دعائیں کیا کرتے تھے وہ بھی بے شمار ہیں۔ ان دعاؤں کے وقت بھی یہی مدّنظر رکھا کریں کہ جیسے تیرے بندے مرزا غلام احمد نے دعائیں کی ہیں ایسی ہی دعاؤں کی ہمیں بھی توفیق عطا فرما۔ حضور نے آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض تحریرات پڑھ کر سنائیں جن میں دعا کی عظمت اور اس کی تاثیر و برکات کا روح پرور بیان ہے اور یہ ذکر ہے کہ جس قدر معجزات انبیاء سے ظہور میں آئے یا جو کچھ کہ اولیاء ان دنوں تک عجائبات دکھاتے رہے اس کا منبع یہی دعا ہے۔

Earlsfield Properties

Landlords & landladies

Guaranteed rent

your properties are urgently required

Tel: 0181-265-6000

خطبہ جمعہ

میں امید رکھتاہوں کہ سب دنیا میں جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ خطبہ الہامیہ کی برکت سے جو ان دنوں میں نازل ہوئی تھی آگے سے آگے بڑھتی چلی جائے گی

سو سال قبل ۱۱راپریل ۱۹۰۰ء کو ظاہر ہونے والے خطبہ الہامیہ کے عظیم الشان علمی معجزہ اور نہایت مبارک نشان کی دلچسپ اور ایمان افروز تفصیلات کا تذکرہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ ۲۴رمارچ ۲۰۰۰ء بمطابق ۲۴رامان ۱۳۷۹ء ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله—

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم— بسم الله الرحمٰن الرحيم —

الحمدلله رب العٰلمين — الرحمٰن الرحيم — مٰلك يوم الدين — إياك نعبد و إياك نستعين —

اهدنا الصراط المستقيم — صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين—

﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ . وَلَوْكُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْلَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ. فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ . اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ﴾۔(سورة آل عمران آیت ۱۶۰)

اس آیت کی تلاوت میں نے اس لئے کی ہے کہ آج کل جو مارچ اپریل کا موسم ہے اس میں جماعت احمدیہ عالمگیر میں کثرت سے مجالس شوریٰ منعقد کی جاتی ہیں۔ بعض مجبوریوں کی وجہ سے تاخیر سے بھی کرتے ہیں مگر یہ وہ موسم ہے جس میں اکثر مجالس شوریٰ کا انعقاد ہوتا ہے اور یہ جو ادارہ ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب دنیا میں مستحکم ہو چکا ہے۔ زیادہ سے زیادہ ہماری کوشش ہے کہ بڑے بڑے ملکوں کے علاوہ چھوٹے ملکوں میں بھی نظام شوریٰ قائم کیا جائے کیونکہ یہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سنت تھی کہ آپ مشورہ کیا کرتے تھے حالانکہ اگر انسانوں میں سے کسی کو سب سے کم مشورے کی ضرورت ہے تو وہ آنحضرت ﷺ کو تھی کیونکہ خدا آپ کا نگہبان تھا، خدا آپ کی ہدایت فرمایا کرتا تھا اور اس کے باوجود مشورہ کرنا آپ کی سنت تھی جسے کبھی بھی آپ نے ترک نہیں کیا۔ تو عملاً مجالس شوریٰ کا انعقاد اس زمانے میں تو تقریباً ہر روز ہی ہوا کرتا تھا یعنی جس سے بھی رسول اللہ ﷺ پسند فرماتے اس سے مشورہ کرلیا کرتے تھے۔ اس کو باقاعدہ انسٹی ٹیوٹ بنا کر ایک سنت کے طور پر جماعت احمدیہ میں رائج کیا گیا ہے اور مرکزی بات جو بنیادی بات ہے وہ میں یہ بتانی چاہتا ہوں کہ اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ کہ مشورہ تو کرنا ہے اس لئے کہ تیری بات، تیرے وجود، تیری ہر چیز سے یہ محبت کرتے ہیں اور تیرا بہت نرم دل ہے اور تیری طرف جھکے رہتے ہیں تو مشورہ سے ان کو ایمانی تقویت نصیب ہوتی ہے لیکن فیصلہ تو نے کرنا ہے۔ مشورہ جو بھی ہے اس سے قطع نظر کہ وہ کیا مشورہ ہے آخری فیصلہ تیرا ہے۔ پس صلح حدیبیہ کے موقع پر دیکھئے کہ تمام صحابہ کا ایک ہی مشورہ تھا کہ چاہے قتل و غارت کرنا پڑے، اپنے خون سے ہولی کھیلنی پڑے لیکن ہم ضرور خانہ کعبہ حج پر جائیں گے اور آپ کی رؤیا پوری ہو گی جس میں کسی سال کا کوئی ذکر نہیں تھا مگر صحابہ نے یہی سمجھا کہ اسی سال یہ رؤیا پوری ہونی ہے۔ اس وقت بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے تمام صحابہ کا مشورہ ترک فرمادیا، نظر انداز فرمادیا اور اس میں کوئی بھی استثناء نہیں تھا فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ جب عزم کرلیا تو پھر اللہ پر ہی توکل کے نتیجے میں صلح حدیبیہ سے ہی پھر آئندہ ساری فتوحات کی بنیاد ڈالی گئی اور عظیم الشان صلح کی شرائط تھیں جس نے اگلے زمانے کی گویا کایا پلٹ دی۔

تو اس پہلو سے میں سب شوریٰ میں شامل لوگوں کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ مجلس شوریٰ میں جو فیصلے ہوتے ہیں ان میں فیصلوں سے زیادہ لفظ مشورے کا اطلاق ہونا چاہئے جو مجلس شوریٰ کی جان ہے۔ فیصلہ ہوتا ہی کوئی نہیں۔ مشورے ہوتے ہیں اور جو کثرت رائے سے مشورے ہوں ان کو پھر امیر کی معرفت سے خلیفة المسیح کے سامنے پیش کردیا جاتا ہے اور پھر وہاں فیصلہ ہوتا ہے۔ پس آپ بھی اس طریقے کو چمٹے رہیں کیونکہ اسی میں برکت ہے اسی میں جماعت کی زندگی کا راز ہے۔ مجلس شوریٰ ایک بہت بڑا احسان ہے اللہ تعالیٰ کا جو خدا تعالیٰ نے یہ نظام ہمارے اندر جاری فرما کے ہمیں ایک ہاتھ پر باندھ دیا۔ تو میں امید رکھتا ہوں کہ اس اصول کو پیش نظر رکھتے ہوئے آپ ہر جگہ مشورے کریں گے اور توکّل اللہ پر ہی کریں گے۔ جب فیصلہ جماعت کی طرف سے کیا جائے تو پھر توکل کا مقام ہے اور خدا تعالیٰ کبھی بھی اس توکل کو ضائع نہیں فرماتا۔

شوریٰ کے متعلق اس مختصر بلکہ نہایت مختصر خطبہ کے بعد اب میں خطبہ الہامیہ کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کی تحریرات اور بعض صحابہ کی روایات وغیرہ سے استفادہ کرتے ہوئے آپ کے سامنے اس مضمون پر کچھ روشنی ڈالتا ہوں۔ کچھ دیر سے مطالبے ہو رہے ہیں، کیونکہ یہ وہی سال ہے جس سال میں خطبہ الہامیہ ہوا تھا اس لئے بار بار لوگ مطالبہ کر رہے تھے کہ اس کی اینیورسری (Anniversary) منائی جائے تو میں اس بات کو رد کرتا رہا کہ اینیورسری (Anniversary) کس کس کی منائیں گے۔ یہ سارا عرصہ ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کے کسی نہ کسی نشان کے پورا ہونے کا عرصہ ہے تو ہر روز تو اینیورسری (Anniversary) نہیں منائی جاسکتی لیکن چونکہ مطالبہ زیادہ تھا اور میں نے بھی سوچا کہ اب نئی نسل ہے ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ یہ خطبہ الہامیہ کیا واقعہ ہے۔ پس منظر کیا ہے اور کتنا عظیم الشان نشان ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کے ہاتھ پر جاری فرمایا یا زبان پر جاری فرمایا۔

اب میں کچھ تحریرات پڑھتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کی تحریرات سے جو مضمون ظاہر ہوتا ہے وہ یہ ہے۔ "۱۱راپریل ۱۹۰۰ء" اب یہ بھی وہ آج کل کے دن ہی ہیں "عید اضحیٰ کے دن صبح کے وقت الہام ہوا کہ آج تم عربی میں تقریر کرو، تمہیں قوت دی گئی ہے اور نیز یہ الہام ہوا كَلَامٌ اُفْصِحَتْ مِنْ لَّدُنْ رَبٍّ كَرِيْمٍ یعنی اس کلام میں خدا کی طرف سے فصاحت بخشی گئی ہے۔ چنانچہ اس الہام کو اسی وقت اخویم مولوی عبدالکریم صاحب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور اخویم حکیم مولوی نورالدین صاحب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور شیخ رحمت اللہ صاحب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور مفتی محمد صادق صاحب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)"۔ یہاں رضی اللہ عنہ نہیں لکھا ہوا لیکن بہر حال صحابی تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کے ایک الہام سے پتہ چلتا ہے آؤ ہمارے پاس بیٹھ جاؤ تم بھی کبھی نیک ارادے رکھتے تھے تو میں سمجھتا ہوں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اطلاق تو بہر حال کرنا پڑے گا۔ اس لئے میں عرض کرتا ہوں مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)۔ "اور ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور ماسٹر شیر علی صاحب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور حافظ عبدالعلی صاحب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور بہت سے دوستوں کو اطلاع دی گئی تب میں عید کی نماز کے بعد عید کا خطبہ عربی زبان میں پڑھنے کے لئے کھڑا ہو گیا اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ غیب سے مجھے قوت دی گئی اور وہ فصیح تقریر عربی میں فی البدیہہ میرے منہ سے نکل رہی تھی کہ میری طاقت سے بالکل باہر تھی اور میں نہیں خیال کرسکتا کہ ایسی تقریر جس کی ضخامت کئی جزو تک تھی ایسی فصاحت اور بلاغت کے ساتھ بغیر اس کے کہ اول کسی کاغذ میں قلمبند کی جائے کوئی شخص دنیا میں بغیر خاص الہام الٰہی کے بیان کرسکے۔ جس وقت یہ عربی تقریر جس کا نام خطبہ الہامیہ رکھا گیا لوگوں میں سنائی گئی اس وقت حاضرین کی تعداد شاید دو سو کے قریب ہو گی بعض روایات میں تین سو کے قریب بیان کی جاتی ہے۔ سبحان اللہ اس وقت ایک غیبی چشمہ کھل رہا تھا۔ مجھے معلوم نہیں کہ میں بول رہا تھا یا میری زبان سے کوئی فرشتہ کلام کر رہا تھا کیونکہ میں جانتا تھا کہ اس کلام میں میرا دخل نہ تھا خود بخود بنے بنائے فقرے میرے منہ سے نکلتے جاتے تھے اور ہر ایک فقرہ میرے لئے ایک نشان تھا۔ چنانچہ تمام فقرات چھپے ہوئے موجود ہیں جن کا نام خطبہ الہامیہ ہے۔ اس کتاب کے پڑھنے سے معلوم ہو گا کہ کیا کسی انسان کی طاقت ہے کہ اتنی لمبی تقریر بغیر سوچے سمجھے اور فکر کے عربی زبان میں کھڑے ہو کر محض زبانی طور پر فی البدیہہ بیان کر سکے۔ یہ ایک علمی معجزہ ہے جو خدا نے دکھلایا اور کوئی اس کی نظیر پیش نہیں کرسکتا"۔

(حقيقة الوحی ،روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحه ۳۷۵،۳۷۶)

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام اسی تعلق میں فرماتے ہیں: "عید الضحیٰ کی

صبح کو مجھے الہام ہوا کہ کچھ عربی میں بولو۔ چنانچہ بہت احباب کو اس بات کی اطلاع دی گئی اور اس سے پہلے میں نے کبھی عربی زبان میں کوئی تقریر نہیں کی تھی لیکن اس دن میں عید کا خطبہ عربی زبان میں پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ایک بلیغ فصیح پر معانی کلام عربی میں میری زبان پر جاری کی جو کتاب خطبہ الہامیہ میں درج ہے۔ وہ کئی جزو کی تقریر ہے جو ایک ہی وقت میں کھڑا ہو کر زبانی فی البدیہہ کہی گئی اور خدا نے اپنے الہام میں اس کا نام نشان رکھا کیونکہ وہ زبانی تقریر محض خدائی قوت سے ظہور میں آئی۔ میں ہرگز یقین نہیں مانتا کہ کوئی فصیح اور اہل علم اور ادیب عربی بھی زبانی طور پر ایسی تقریر کھڑا ہو کر کر سکتا ہو"۔(نزول المسیح صفحہ ۲۱۰۔ تذکرہ صفحہ ۳۴۸)

اس خطبے سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میاں عبداللہ سنوری کی مندرجہ ذیل خواب بھی تحریر فرمائی ہے:"میاں عبداللہ سنوری (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کہتے ہیں کہ منشی غلام قادر مرحوم سنور والے یہاں آئے ہیں۔ انہوں نے پوچھا ہے کہ جلسہ کی بابت اس طرف کی خبر دو کیا کہتے ہیں۔ تو اس نے جواب دیا کہ اوپر بڑی دھوم مچ رہی ہے"۔ "یہ خواب بعینہ سید امیر علی شاہ صاحب کے خواب سے مشابہ ہے کیونکہ انہوں نے دیکھا تھا کہ جس وقت عربی خطبہ بروز عید پڑھا جاتا تھا اس وقت جناب رسول اللہ ﷺ اور حضرت عیسیٰؑ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام جلسہ میں موجود ہیں اور اس خطبے کو سن رہے ہیں۔ یہ خواب عین خطبہ پڑھنے کے وقت ہوئی بطور کشف اس جگہ بیٹھے ہوئے ان کو معلوم ہو گیا تھا"۔(تذکرہ حاشیہ صفحہ ۳۵۷۔ ۳۵۸)

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض صحابہ کی روایات میں پڑھ کے سناتا ہوں۔ کہیں مضمون کی تکرار بھی ہو گئی ہے لیکن وہ کوشش کے باوجود دور نہیں کی جاسکتی تھی اس لئے وہ بار بار ایک ہی بات اگر سمجھائی جائے۔ تو حرج نہیں سمجھنے میں آسانی پیدا ہوتی ہے۔

روایت حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بواسطہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر مدرّس مدرسہ احمدیہ قادیان بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ۱۹۰۰ء میں یا اس کے قریب عیدالاضحیٰ سے ایک دن پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت مولوی نورالدین صاحب کو لکھا کہ جتنے دوست یہاں موجود ہیں ان کے نام لکھ کر بھیج دو تا میں ان کے لئے دعا کروں۔ حضرت مولوی صاحب نے سب کو ایک جگہ جہاں آج کل مدرسہ احمدیہ ہے اور اس وقت ہائی سکول تھا جمع کیا اور ایک کاغذ پر سب کے نام لکھوائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں بھیج دئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سارا دن اپنے کمرہ میں دروازے بند کر کے دعا فرماتے رہے، صبح عید کا دن تھا"۔

دعا کا یہاں فرماتے رہے لکھا ہوا ہے لیکن جس نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر کیا ہے اپنی طرف سے حضور کی عزت کی وجہ سے فرمایا ہے ورنہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا کے ساتھ کہیں بھی لفظ فرمانا استعمال نہیں فرمایا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی دعاؤں کا بھی جب ذکر کیا ہے تو دعائیں کی ہیں آپ نے۔ یعنی حضور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں رسول اللہ ﷺ نے خدا کے حضور دعا فرمائی نہیں۔ تو کئی لوگ غلطی سے مجھے بھی لکھ دیتے ہیں تو یہ جائے ادب ہے کہ دعا کے لئے فرمانے کا لفظ استعمال نہ کیا جائے۔

"صبح عید کا دن تھا۔ آپ نے فرمایا مجھے الہام ہوا ہے کہ اس موقع پر عربی میں کچھ کلمات کہو۔ اس لئے حضرت مولوی نورالدین صاحب اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب اس وقت قلم دوات لے کر موجود ہوں اور جو کچھ میں عربی میں کہوں لکھتے جائیں۔ آپ نے نماز عید کے بعد خطبہ خود پہلے اردو میں پڑھا۔ مسجد اقصیٰ کے پرانے صحن میں دروازے سے کچھ فاصلہ پر ایک کرسی پر تشریف رکھتے تھے۔ حضور کے اردو خطبہ کے بعد حضرت مولوی صاحبان حسب ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کے بائیں طرف کچھ فاصلے پر کاغذ اور قلم دوات لے کر بیٹھ گئے اور حضور نے عربی میں خطبہ پڑھنا شروع فرمایا۔ اس عربی خطبے کے وقت آپ کی حالت اور آواز میں تغیر نظر آتا تھا۔ ہر ایک عربی فقرہ جو آپ بولتے تھے اس میں آخر میں آپ کی آواز بہت دھیمی اور باریک ہو جاتی تھی۔ تقریر کے وقت آپ کی آنکھیں بند ہوتی تھیں۔ تقریر کے دوران میں ایک دفعہ حضور نے حضرت مولوی صاحبان کو فرمایا کہ اگر کوئی لفظ سمجھ نہ آئے تو اسی وقت پوچھ لیں ممکن ہے کہ بعد میں مَیں خود بھی نہ بتا سکوں۔ اس وقت ایک عجیب عالم تھا جس کو میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ یہ خطبہ حضور کی کتاب "خطبہ الہامیہ" کی ابتداء میں چھپا ہوا ہے۔ آپ نے نہایت اہتمام سے اس کو کاتب سے لکھوایا اور فارسی اور اردو میں ترجمہ بھی خود کیا۔ اس خطبہ پر اعراب بھی لگوائے اور آپ نے فرمایا کہ جیسا جیسا کلام اترتا گیا میں بولتا گیا۔ جب یہ سلسلہ بند ہو گیا تو میں نے بھی تقریر کو ختم کر دیا"۔ (سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ ۹۰۔۹۱)

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:"حضور نے کھڑے ہو کر **یا عباداللّٰہ** کے الفاظ سے فی البدیہہ عربی خطبہ پڑھنا شروع کیا۔ آپ نے ابھی چند فقرے کہے تھے کہ حاضرین پر جن کی تعداد کم و بیش دو سو تھی وجد کی ایک کیفیت طاری ہو گئی۔ محویت کا یہ عالم تھا کہ بیان سے باہر ہے۔ خطبے کی تاثیر کا وہ اعجازی رنگ پیدا ہو گیا کہ اگرچہ مجمع میں عربی دان معدودے چند تھے مگر سب سامعین ہمہ تن گوش تھے"۔

(روایات صحابہ جلد ۱۳ صفحہ ۳۸۵۔۳۸۶)

روایت حضرت مولوی عبداللہ سنوری صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ جب حضرت مسیح موعودؑ نے عید اضحیٰ کے موقع پر خطبہ الہامیہ پڑھا تو میں قادیان میں ہی تھا۔ حضرت صاحب مسجد مبارک کی پرانی سیڑھیوں کے راستہ سے نیچے اترے۔ آگے میں انتظار میں موجود تھا۔ میں نے دیکھا کہ اس وقت آپ بہت بشاش تھے اور چہرہ مسرت سے دمک رہا تھا۔ پھر آپ بڑی مسجد کی طرف تشریف لے گئے اور وہاں نماز کے بعد خطبہ شروع فرمایا اور حضرت مولوی نورالدین صاحب اور مولوی عبدالکریم صاحب کو خطبہ لکھنے پر مقرر کر دیا۔ میاں عبداللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت صاحب اس خیال سے کہ لکھنے والے پیچھے نہ رہ جائیں، بہت تیز تیز نہیں بولتے تھے بلکہ بعض اوقات لکھنے والوں کی سہولت کے لئے ذرا رک جاتے تھے اور اپنا فقرہ دہرا دیتے تھے۔ اور میاں عبداللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ ایک وقت آپ نے لکھنے والوں سے یہ بھی فرمایا کہ جلدی لکھو۔ یہ وقت پھر نہیں رہے گا۔ اور بعض اوقات آپ یہ بھی فرماتے تھے کہ مثلاً یہ لفظ 'ص' سے لکھو یا 'س' سے لکھو"۔(سیرت المہدی حصہ اول صفحہ ۱۶۳)

شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کی یہ روایت میں صحابہ کی روایات میں سے آخر پر رکھتا ہوں۔ الحکم میں آپ نے لکھا "چونکہ یہ خطبہ آیات اللہ میں سے ایک زبردست آیت اور لانظیر نشان ہے جو ہماری آنکھ کے سامنے بلکہ ایک عظیم الشان گروہ کے سامنے پورا ہوا۔ ہم خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کرتے ہیں کہ یہ زبردست نشان فی الحقیقت ایک اعجاز تھا۔......... ہماری زبانِ قلم میں طاقت نہیں کہ آپ کے لب ولہجہ کی تصویر الفاظ میں کھینچ سکے۔ الفاظ میں ایک برقی اثر تھا جو اندر ہی اندر طبیعت کے موادِ ردّیہ کو زائل کر رہا تھا۔ شکل و صورت اور زبان سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ شخص اس وقت اس دنیا میں موجود نہیں ہے اور اس کی زبان اپنے اختیار میں نہیں ہے۔ نیم باز آنکھیں بتلا رہی تھیں کہ ایک سکر کی سی حالت طاری ہے۔ حضرت اقدس (علیہ السلام) کھڑے ہوئے تھے چند عربی فقرات بولنے کے واسطے جو گویا ارشاد الٰہی کی تعمیل تھی لیکن کوئی دو گھنٹے تک ایک وسیع اور فصیح خطبہ جو حقائق و معارف سے پُر تھا تہذیب نفس اور اصلاح روح کے لئے ایک نسخہ شفا بخش تھا۔ جس قدر معرفت کے دقیق راز اس خطبے میں بیان کئے گئے واللہ باللہ ایسے تھے کہ نہ کبھی اس سے پیشتر کان آشنا تھے اور نہ آنکھ سے کسی کو بیان کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ حضرت اقدس نے اثناء خطبہ میں یہ بھی فرمایا کہ اب لکھ لو پھر یہ لفظ جاتے ہیں۔ آخر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق یہ عظیم الشان نشان پورا ہوا"۔

(الحکم یکم مئی ۱۹۰۰ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نماز عید سے فراغت کے بعد خطبہ کے لئے مسجد کے درمیانی دروازے میں کھڑے ہوئے اور پہلے اردو میں خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ کے جو اردو میں ارشاد فرمایا تھا اہم نکات یہ ہیں:۔

یہ ایک سرّ کی بات ہے کہ یہ عید ایک ایسے مہینے میں آتی ہے جس پر اسلامی مہینوں کا خاتمہ ہوتا ہے اور پھر محرم سے نیا سال شروع ہوتا ہے۔ اس کو ہمارے نبی ﷺ اور آنے والے مسیح سے بہت مناسبت ہے۔ ہمارے نبی ﷺ آخری زمانے کے نبی تھے اور آپ کا وجود باجود اور وقت بعینہٖ گویا عید اضحیٰ کا وقت تھا۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ یہ قربانی کا مہینہ ہے اور رسول کریم ﷺ قربانیوں کا کامل نمونہ دکھانے کے لئے تشریف لائے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جس قربانی کا بیج بویا تھا آنحضرت ﷺ نے اس کے لہلہاتے کھیت دکھائے۔

حضور نے پھر فرمایا:"دیکھو اور غور سے سنو! یہ صرف اسلام ہی ہے جو اپنے اندر برکات رکھتا ہے اور انسان کو مایوس اور نامراد نہیں ہونے دیتا اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ میں اس کی برکات اور زندگی اور صداقت کے لئے نمونہ کے طور پر کھڑا ہوں"۔

اردو خطبہ کے آخر میں جماعت کو باہمی اخوت کی نصیحت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا "میں نصیحت کرتا ہوں کہ آپس میں اختلاف نہ ہو۔ میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں۔ اول خدا کی توحید اختیار کرو اور دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھاؤ کہ غیروں کے لئے

شمالی جرمنی کی گائے کے بہترین گوشت سے تیار شدہ

سلامی اور شنکن

(SALAMI & SHINKEN)

عمدہ کوالٹی اور پورے جرمنی میں بروقت ترسیل کے لئے ہمہ وقت حاضر۔ پیزا (PIZZA) کے کاروبار میں آپ کے معاون

احمد برادرز

خالص گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے خواہشمند حضرات بذریعہ ٹیلیفون فری سروس سے فائدہ اٹھا کر بازار سے بارعایت اور تازہ مال حاصل کر سکتے ہیں

آج ہی رابطہ کیجئے

CH.IFTIKHAR & BROTHERS

TEL: 04504-201 FAX: 04504-202

کرامت ہو۔.........ایسا شخص جو میری جماعت میں ہو کر میرے منشاء کے موافق نہ ہو وہ خشک ٹہنی ہے۔اس کو اگر باغبان کاٹے نہیں تو کیا کرے"۔

پس یہ جو کبھی کبھی خبریں ملتی ہیں ارتداد کی، خشک ٹہنیاں ہی ہیں جو کاٹی جاتی ہیں۔ یہاں کی خشک ٹہنیاں جن کو ردی کے طور پر پھینک دیا جاتا ہے وہ مُلّاں لوگ اپنے باغوں میں سجا لیتے ہیں تو کتنا فرق ہے زمین و آسمان کا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے باغ کا، پُر بہار باغ کا اور ان مولویوں کے باغوں کا۔

اردو میں خطبہ دینے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:"میں اب چند فقرے عربی میں سناؤں گا جو مجھے خداتعالیٰ نے مجمع میں کچھ عربی فقرے بولنے کا حکم دیا تھا۔ پہلے میں نے خیال کیا کہ شاید کوئی اور مجمع ہوگا جس میں یہ خدا کی بات پوری ہوگی مگر خداتعالیٰ مولوی عبدالکریم صاحب کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے تحریک کی اور اس تحریک سے زبردست قوت دل میں پیدا ہوئی اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ اور نشان آج پورا ہو"۔

جب حضرت اقدسؑ خطبہ پڑھنے کے لئے تیار ہوئے تو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ وہ قریب تر ہو کر اس خطبے کو لکھیں۔ جب حضرات مولوی صاحبان تیار ہو گئے تو حضور نے یا عباداللہ کے الفاظ سے عربی خطبہ شروع فرمایا۔ اثنائے خطبہ میں حضرت اقدس نے یہ بھی فرمایا:"اب لکھ لو پھر یہ الفاظ چلے جاتے ہیں"۔

جب حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام خطبہ پڑھ کر بیٹھ گئے تو اکثر احباب کی درخواست پر مولانا مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کا ترجمہ سنانے کے لئے کھڑے ہوئے۔ اس سے پیشتر کہ مولانا موصوف ترجمہ سنائیں حضرت اقدس نے فرمایا:"اس خطبہ کو کل عرفہ کے دن عید کی رات میں جو میں نے دعائیں کی ہیں ان کی قبولیت کے لئے نشان رکھا گیا تھا کہ اگر میں یہ خطبہ عربی زبان میں ارتجالاً پڑھ گیا تو وہ ساری دعائیں قبول سمجھی جائیں گی۔ الحمدللہ کہ وہ ساری دعائیں بھی خداتعالیٰ کے وعدہ کے موافق قبول ہو گئیں"۔ ابھی مولانا عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ترجمہ سنا ہی رہے تھے کہ حضرت اقدس فرط جوش کے ساتھ سجدۂ شکر میں جا پڑے۔ حضور علیہ السلام کے ساتھ تمام حاضرین نے سجدۂ شکر ادا کیا، پھر سجدہ سے سر اٹھا کر حضرت اقدس نے فرمایا"ابھی میں نے سرخ الفاظ میں لکھا دیکھا ہے کہ 'مبارک'۔ یہ گویا قبولیت کا نشان ہے"۔(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲۹۔۳۱)

اب میں آخر پر اس کے ترجمہ میں سے چار خصوصی حصے آپ کو پڑھ کے سناتا ہوں۔

پہلا"اے خدا کے بندو اپنے اس دن میں جو کہ بقر عید کا دن ہے غور کرو اور سوچو کیوں کہ ان قربانیوں میں عقلمندوں کے لئے بھید پوشیدہ رکھے گئے ہیں اور آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ اس دن بہت سے جانور ذبح کئے جاتے ہیں اور کئی گلّے اونٹوں کے اور کئی گلّے گائیوں کے ذبح کرتے ہیں اور کئی ریوڑ بکریوں کے قربانی کرتے ہیں اور یہ سب کچھ خداتعالیٰ کی رضاجوئی کے لئے کیا جاتا ہے اور اسی طرح زمانۂ اسلام کی ابتداء سے ان دنوں تک کیا جاتا ہے۔ اور میرا گمان ہے کہ یہ قربانیاں جو ہماری اس روشن شریعت میں ہوتی ہیں احاطۂ شمار سے باہر ہیں۔ اور ان کو ان قربانیوں پر سبقت ہے جو نبیوں کی پہلی امتوں کے لوگ کیا کرتے تھے۔ اور ان قربانیوں کی کثرت اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ ان کے خونوں سے زمین کا منہ چھپ گیا ہے یہاں تک کہ اگر ان کے خون جمع کئے جائیں اور ان کے جاری کرنے کا ارادہ کیا جائے تو البتہ ان سے نہریں جاری ہو جائیں اور دریا بہہ نکلیں اور زمین کے تمام نشیبوں اور وادیوں میں خون رواں ہونے لگے۔ اور یہ کام ہمارے دین میں ان کاموں میں شمار کیا گیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے قرب کا موجب ہوتے ہیں اور اس سوار کی طرح سمجھے گئے ہیں جو اپنی سیر میں بجلی سے مشابہ ہو، جس کو بجلی کی چمک سے مماثلت حاصل ہو۔ اور اس وجہ سے ان ذبح ہونے والے جانوروں کا نام قربانی رکھا گیا ہے".........۔

پھر فرماتے ہیں:"امت محمدیہ میں جس قدر قربانیاں کی جاتی ہیں اس کی مثال کسی دوسرے مذہب یا امت میں نہیں ملتی۔ دین اسلام میں اسے ان کاموں میں شمار کیا گیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے قرب کا موجب ہوتے ہیں۔ ہر مومن اور مومنہ جو خدائے ودود کی رضا کا طالب ہے اس پر واجب ہے کہ قربانی کی حقیقت کو سمجھے اور اس حقیقت کو اپنے نفس میں داخل کرے اور اپنی ساری عقل اور پرہیزگاری کی روح سے قربانی کی روح کو ادا کرے۔ یہ وہ درجہ ہے جہاں سالکوں کا سلوک انتہا پذیر ہوتا ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے الوہی صفات کے رنگ سے رنگ دیا جاتا ہے اور اسے نبیوں، صدیقوں اور اہل علم کا وارث بنایا جاتا ہے اور اسے درایت، ولایت اور اولین کا علم اور سابقین کی معرفت عطا ہوتی ہے.........۔

چنانچہ خدا جو اصدق الصادقین ہے اپنے رسول کو فرماتا ہے کہ ان لوگوں کو کہہ دے کہ میری نماز اور میری عبادت اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت سب اس خدا کے لئے ہے جو پروردگار عالمیاں ہے۔ پس دیکھ کہ کیونکر نُسک کے لفظ کی حیات اور ممات کے لفظ سے تفسیر کی ہے۔ اور اس تفسیر سے قربانی کی حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ پس اے عقلمندو! اس میں غور کرو اور جس نے اپنی قربانی کی حقیقت کو معلوم کر کے قربانی ادا کی اور صدقِ دل سے اور خلوصِ نیت کے ساتھ ادا کی۔ پس تحقیق اس نے اپنی جان اور اپنے بیٹوں اور اپنے پوتوں کی قربانی کر دی اور اس کے لئے اجر بزرگ ہے جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام کے لئے اس کے رب کے نزدیک اجر تھا۔ اور اسی کی طرف ہمارے سید برگزیدہ اور رسول برگزیدہ نے جو پرہیزگاروں کے امام، اور انبیاء کا خاتم ہے اشارہ کیا اور فرمایا اور وہ خدا کے بعد سب سچوں سے زیادہ تر سچا ہے۔ تحقیق قربانیاں وہ سواریاں ہیں کہ جو خداتعالیٰ تک پہنچاتی ہیں اور خطاؤں کو محو کرتی ہیں اور بلاؤں کو دور کرتی ہیں۔

یہ وہ باتیں ہیں جو ہمیں پیغمبر خدا ﷺ سے پہنچیں جو سب مخلوق سے بہتر ہیں۔ ان پر خداتعالیٰ کا سلام اور برکتیں ہوں اور آنجناب نے ان الفاظ میں قربانیوں کی حکمتوں کی طرف فصیح کلموں کے ساتھ جو موتیوں کی مانند ہیں اشارہ فرمایا ہے۔ پس افسوس اور کمال افسوس ہے کہ اکثر لوگ ان پوشیدہ نکتوں کو نہیں سمجھتے"۔(ترجمہ خطبہ الہامیہ ۔ روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۳۱ تا ۳۵)

پس اس اندھیری رات کے وقت اور تند ہوا کی تاریکی کے وقت خدا کے رحم نے تقاضا کیا کہ آسمان سے نور نازل ہو، سو میں وہ نور ہوں اور وہ مجدد ہوں کہ جو خداتعالیٰ کے حکم سے آیا ہے اور بندۂ مدد یافتہ ہوں اور وہ مہدی ہوں جس کا آنا مقرر ہو چکا ہے اور وہ مسیح ہوں جس کے آنے کا وعدہ تھا۔ اور میں اپنے رب سے اس مقام پر نازل ہوا ہوں جس کو انسانوں میں سے کوئی نہیں جانتا اور میرا بھید اکثر اہل اللہ سے پوشیدہ اور دور تر ہے قطع نظر اس کے کہ عام لوگوں کو اس سے کچھ اطلاع ہو سکے۔ اور میرا مقام غوطہ لگانے والوں کے ہاتھوں سے بہت دور ہے۔ اور میری اوپر چڑھنے کی بلندی قیاس میں نہیں آ سکتی اور یہ قدم میرا خداتعالیٰ کی راہ میں تیز چلنے والے اونٹوں سے تیز تر ہے۔ پس مجھے کسی دوسرے کے ساتھ قیاس مت کرو اور نہ کسی دوسرے کو میرے ساتھ۔ اور اپنے تئیں شک اور جنگ کے ساتھ ہلاک مت کرو۔

اور میں مغز ہوں جس کے ساتھ چھلکا نہیں اور روح ہوں جس کے ساتھ جسم نہیں اور وہ سورج ہوں جس کو دشمنی اور کینہ کا دھواں چھپا نہیں سکتا۔ اور کوئی ایسا شخص تلاش کرو جو میری مانند ہو اور ہرگز نہیں پاؤ گے اگرچہ چراغ لے کر بھی ڈھونڈتے رہو۔ اور یہ کوئی فخر نہیں مگر اس خدا کی نعمتوں کا شکر ہے جس نے اس نونہال کو لگایا ہے اور میں نور کے پانی کے ساتھ غسل دیا گیا ہوں اور الٰہی پاکیزگی کے چشمہ میں پاکیزہ کیا گیا ہوں۔ اور صاف کیا گیا ہوں تمام میلوں اور کدورتوں سے اور میرے رب نے میرا نام احمد رکھا ہے۔ پس میری تعریف کرو اور مجھے دشنام مت دو اور اپنے امر کو ناامیدی کے درجہ تک مت پہنچاؤ۔ اور جس نے میری تعریف کی اور کوئی قسم تعریف کی نہ چھوڑی تو اس نے سچ بولا اور جھوٹ کا ارتکاب نہ کیا اور جس نے اس بیان کو جھٹلایا پس اس نے جھوٹ بولا ہے اور اپنے خدا کے غصّہ کو بھڑکایا ہے۔ پس افسوس اس آدمی پر جس نے شک کیا اور عہد کو توڑا اور دل کو شیطان کے وسوسہ سے آلودہ کیا۔

اور میں بڑی اونچی درگاہ سے آیا ہوں تا میرا خدا میرے ذریعے بعض اپنی جلالی اور جمالی صفتیں دکھلاوے۔ یعنی شر کا دور کرنا اور بھلائی کا پہنچانا کیونکہ زمانہ کو اس بات کی حاجت تھی کہ اس بدی کو دور کیا جائے جو حد سے بڑھ گئی تھی اور اُس نیکی کو بلند کیا جائے جو جاتی رہی تھی۔ اس لئے خدا کی عنایت نے چاہا کہ زمانے کو وہ چیز دی جاوے جسے وہ اپنی زبانِ حال سے مانگتا ہے اور مردوں اور عورتوں پر رحم کیا جائے۔ پس مجھ کو مسیح عیسیٰ ابن مریم کا مظہر بنایا تاکہ ضرر اور گمراہی کے مادوں کو دور فرماوے اور مجھ کو نبی مہدی احمد اکرم کا مظہر بنایا تاکہ لوگوں کو فائدہ پہنچاوے اور درایت اور ہدایت کی بارش کو دوبارہ اتارے اور لوگوں کو غفلت اور گناہگاری کے میل سے پاک کرے۔

پس میں زرد رنگ کے دو لباسوں میں آیا ہوں جو جلال اور جمال کے رنگ سے رنگے ہوئے ہیں اور مجھ کو فانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے۔ اور یہ صفت خداتعالیٰ کی طرف سے مجھ کو ملی ہے لیکن وہ جلال جو مجھ کو دیا گیا ہے وہ میرے اس بروز کا اثر ہے جو عیسوی بروز ہے اور جو خدا کی طرف سے ہے تاکہ میں اس شرک کی بدی کو نابود کر دوں جو گمراہوں کے عقائد میں موج مار رہی ہے.........۔ لیکن وہ جمال جو مجھ کو ملا ہے وہ میرے اس بروز کا اثر ہے جس کا نام بخشش کرنے والے خدا کی طرف سے بروز احمدی ہے تاکہ میں اس کے ذریعہ سے توحید کی نیکی کو جو زبانوں اور دلوں اور باتوں اور کاموں سے جاتی رہی ہے واپس لاؤں اور اس کے ذریعہ سے دینداری کے امر کو قائم کروں۔ اور مجھ کو حکم دیا گیا ہے کہ میں فساد اور الحاد اور گمراہ کرنے والے ان سؤروں کو ماروں۔

(ترجمہ خطبہ الہامیہ روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۵۰ تا ۵۷)

تیسرا حصہ ترجمے کا یہ ہے۔ سارے ترجمہ کا تو وقت نہیں تھا یہ دو گھنٹے کے قریب مضمون

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 0181-553-3611

ہے اس لئے چند حصے چن چن کے آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں جو بنیادی نکتے ہیں۔

فرمایا: ’’پس تم کو خوشخبری ہو کہ تمہارے پاس مسیح آیا اور قادر نے اس کو مسح کیا اور فصیح کلام اس کو عطا کیا گیا اور تم کو اس فرقے سے بچاتا ہے جو گمراہ کرنے کے لئے زمین پر سیر کرتا ہے اور خدا کی طرف بلاتا ہے اور ہر ایک شبہ کو دور فرماتا ہے۔ اور تم کو مبارک ہو کیونکہ مہدی معہود تمہارے پاس آ پہنچا اور اس کے پاس بہت سا مال و متاع ہے جو تہ بہ تہ رکھا ہے اور وہ کوشش کرتا ہے کہ وہ مال جو تمہارے پاس سے جاتا رہا ہے پھر تمہاری طرف لوٹ آئے اور وہ اقبال جو جیتے جی قبر میں ہے پھر قبر سے نکلے۔ یہ وہ بات نہیں کہ جھوٹ بنالی جائے بلکہ خدا کا نور ہے جو اپنے ساتھ بڑے بڑے نشان رکھتا ہے۔ اے لوگو! میں وہ مسیح ہوں کہ جو محمدی سلسلہ میں سے ہے اور میں احمد مہدی ہوں اور سچ مچ میرا رب میرے ساتھ ہے میرے بچپن سے لے کر میری لحد تک۔

(ترجمہ خطبہ الہامیہ روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۶۱،۵۹)

چوتھا اقتباس جو آپ کے سامنے پیش کرنے کے لئے چنا گیا ہے وہ یہ ہے۔ ’’کیونکہ یہ آخری زمانہ ہے اور یہ مہینہ بھی اسلام کے مہینوں میں سے آخری ہے اور دونوں ختم ہونے کے قریب ہیں۔ اس آخری مہینہ میں بھی قربانیاں ہیں اور اس آخری زمانہ میں بھی قربانیاں ہیں۔ اور فرق صرف اصل اور عکس کا ہے جو آئینہ میں پڑتا ہے۔ اور اس کا نمونہ زمانۂ آنحضرت ﷺ میں گزر چکا ہے۔ اور اصل روح کی قربانی ہے اے دانشمندو!۔ اور بکروں کی قربانیاں روح کی قربانی کے لئے مثل سایوں اور آثار کے ہیں۔ پس اس حقیقت کو سمجھ لو اور تم صحابہ رضوان اللہ علیہم کے بعد یہ حق رکھتے ہو اور اس بات کے اہل ہو کہ اس حقیقت کو سمجھو۔ اور تم ان میں سے ایک آخری گروہ ہو جو خدا کے فضل اور رحمت سے اس کے ساتھ شامل کئے گئے ہو۔ اور زمانوں کا سلسلہ جناب الٰہی سے ہمارے زمانہ پر ختم ہو گیا ہے۔ جیسا کہ اسلام کے مہینے قربانی کے مہینہ پر ختم ہو گئے ہیں اور اس میں اہل رائے کے لئے ایک پوشیدہ اشارہ ہے۔

اور میں ولایت کے سلسلہ کو ختم کرنے والا ہوں جیسا کہ ہمارے سید آنحضرت ﷺ نبوت کے سلسلہ کو ختم کرنے والے تھے۔ اور وہ خاتم الانبیاء ہیں اور میں خاتم الاولیاء ہوں۔ میرے بعد کوئی ولی نہیں مگر وہ جو مجھ سے ہوگا اور میرے عہد پر ہوگا۔ اور میں اپنے خدا کی طرف سے تمام تر قوت اور برکت اور عزت کے ساتھ بھیجا گیا ہوں۔ اور یہ میرا قدم ایک ایسے منارہ پر ہے جس پر ہر ایک بلندی ختم کی گئی ہے۔ پس خدا سے ڈرو اے جوانمردو! اور مجھے پہچانو اور نافرمانی مت کرو اور نافرمانی پر مت مرو‘‘۔ (ترجمہ خطبہ الہامیہ روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۷۰،۶۸)

یہ وہ خطبہ الہامیہ کے ترجمہ کے چند اقتباسات ہیں جو میں نے اختیار کئے ہیں اور یہ یاد رکھنا چاہئے جماعت کو کہ عین موقع پر ہمارے لئے اس میں بہت بڑا پیغام ہے کہ تمام دنیا میں اپنی قربانیوں کے ثمرے بھی کھاؤ اور قربانیاں بھی پیش کرتے چلے جاؤ۔ جو جانی قربانی ہم پیش کرتے ہیں وہ اس سے بہت اعلیٰ ہے جو جسمانی قربانی بکروں اور گائیوں اور بھیڑوں اور اونٹوں کی صورت میں کی جاتی ہے۔ دراصل ہم ان کی گردن پر چھری نہیں پھیرتے بلکہ اپنی نفسانیت کی گردن پر چھریاں پھیرتے ہیں۔

پس یہ ایک ایسا پہلو ہے جس کی وجہ سے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے گویا ان قربانیوں پر سوار خدا کے حضور حاضر ہو جاتے ہیں۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ سب دنیا میں جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ خطبہ الہامیہ کی برکت سے جو ان دنوں میں نازل ہوئی تھی آگے سے آگے بڑھتی چلی جائے گی اور انہی قربانیوں پر سفر کرے گی جن قربانیوں کو ذبح کرے گی۔ نفس کی قربانی کو پیش نظر رکھو، نفس کو قربان کرو تو پھر خدا کا قرب نصیب ہوگا۔ اگر نفس قربان نہ کیا جائے تو جانوروں کی قربانی کوئی بھی اہمیت نہیں رکھتی اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

❁❁❁......❀❀......❁❁❁

سائنس کارنر

مرتبہ: ہدایت زمانی لندن

سبزیوں اور پھلوں کو تازہ رکھنے کا طریق

خلابازوں کے لئے سبزیوں اور پھلوں کو جس ٹیکنالوجی کی مدد سے دیر تک تازہ رکھا جاتا ہے اب وہی ٹیکنالوجی سپر مارکیٹوں میں سبزیوں اور پھلوں کو گلنے سڑنے سے بچانے کے لئے استعمال کی جارہی ہے۔

سالہا سال تک سپلائر پھلوں اور سبزیوں پر ایتھلین (Ethylene) اس لئے چھڑکتے رہے ہیں تاکہ وہ جلدی پک کر تیار ہو جائیں۔ ایتھلین ایک قدرتی ہارمون ہے جو پودے اس وقت بناتے ہیں جب پھل پکنے کے لئے تیار ہوتا ہے۔ چونکہ پھلوں اور سبزیوں کو دور دراز منڈیوں میں پہنچانے کے لئے وقت درکار ہوتا ہے اس لئے انہیں پورا پکنے سے پہلے توڑ کر ڈبوں میں بند کر دیا جاتا ہے اور ان پر ایتھلین تیار کر کے چھڑک دی جاتی ہے تاکہ وہ اس عرصہ میں پک کر تیار ہو جائیں مگر یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جب یہ ایک دفعہ پک جاتے ہیں تو پھر جلد گلنے سڑنے لگتے ہیں اور انہیں پھینکنا پڑتا ہے۔

سائنس دان ایک مدت سے ایک ایسے کیمیکل کی تلاش میں تھے جو ایتھلین کی ضد ہوتا ہے کہ اسے استعمال کر کے وہ گلنے سڑنے کے عمل کو بہت آہستہ بنادیں۔ اور پھلوں وغیرہ کو زیادہ دیر تک تازہ رکھ سکیں۔

Wisconsin یونیورسٹی کے محققین بالآخر Titanium Dioxide کی مدد سے ایک ایسا کیمیکل بنانے میں کامیاب ہو گئے ہیں جو ایتھلین پر فوری کیمیائی عمل کر کے اسے کاربن ڈائی آکسائڈ اور پانی کے بخارات میں تبدیل کر دیتا ہے۔ یہ کیمیائی عمل الٹراوائلٹ روشنی کی موجودگی میں ہوتا ہے۔ جب اس کیمیکل کو پھلوں اور سبزیوں پر استعمال کیا جاتا ہے تو دیکھنے میں آیا ہے کہ سلاد اور دیگر سبزیوں کے پتے دیر تک زردی مائل نہیں ہوتے اور نہ ہی پھل اتنی جلدی پلپلے ہونے شروع ہوتے ہیں۔

☆......☆......☆

سپر مارکیٹوں سے ٹرالیوں کے ضائع ہوجانے کا خدشہ دور ہو گیا

آج کل سپر مارکیٹوں کے مینجروں اور مالکوں کے لئے ٹرالیوں کی گمشدگی کا مسئلہ دردِ سر بنا ہوا ہے۔ یہ ٹرالیاں گاہکوں کی سہولت کے لئے رکھی جاتی ہیں تاکہ سامان اٹھانے کی بجائے وہ ان پر لاد کر سٹور سے باہر لے جائیں اور کار پارک میں اپنی کاروں میں منتقل کر کے ٹرالی وہاں چھوڑ دیں مگر کئی ایسے بھی من چلے ہوتے ہیں جو کار پارک سے باہر ٹرالی گھسیٹ کر لے جاتے ہیں اور بعض اپنے گھروں کے باہر سڑک پر ان خالی ٹرالیوں کو چھوڑ دیتے ہیں جن کی وجہ سے حادثات کا خطرہ بھی ہوتا ہے۔

ایک ٹرالی کی قیمت اندازاً ۸۰ پاؤنڈ ہوتی ہے اور برطانیہ کا ایک بڑا معروف سٹور سال بھر میں ایک ہزار سے زائد ٹرالیاں گنوا دیتا ہے۔

اب سائنسدانوں نے ایک آلہ تیار کیا ہے جس کی وجہ سے ٹرالی کار پارک سے باہر نہیں جاسکتی اور جونہی کوئی شخص زبردستی اسے باہر کی طرف گھسیٹتا ہے اس کا پہیہ جام ہو جاتا ہے۔ یہ نیا سسٹم سب سے پہلے کیلیفورنیا میں استعمال کیا گیا اور بہت کامیاب ثابت ہوا۔ اس کا نام Whool رکھا گیا ہے۔ اس سسٹم میں سٹور اور کار پارک کی بیرونی حدود پر زمین کے اندر خفیہ طور پر ایک Ariel نصب کیا گیا ہے جو الیکٹرانک طور پر Low Frequency سگنل چھوڑتا ہے جس سے ٹرالی کے پہیئے پر لگا ہوا آلہ حرکت میں آجاتا ہے اور پہیئے کو تالا لگ جاتا ہے۔ جسے کھولنے کے لئے چابی کی ضرورت پڑتی ہے اور چابی سٹور کے ہر ملازم کو دی جاتی ہے تاکہ وہ وہاں پہنچ کر پہیئے کو چالو کر سکے اور ٹرالی حاصل کر سکے۔ اس طرح اس سسٹم کو اختیار کرنے والے سٹور بہت بڑے نقصان سے بچ جاتے ہیں اور ایسے سٹور جن میں ٹرالیوں کا استعمال ہو رہا ہے ان میں یہ آلہ بہت مقبول ثابت ہو رہا ہے۔

☆......☆......☆

سیٹلائٹ کو زمین سے توانائی بہم پہنچانے کا سسٹم تیار کرلیا گیا

کسی بھی سیٹلائٹ کو زیادہ دیر تک خلا میں رکھنے کے لئے انسے زمین سے توانائی بہم پہنچانے کا سسٹم تیار کیا جارہا ہے۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لئے کہ خلا میں سیٹلائٹ کو زمین سے توانائی کی شعاعیں مہیا ہو سکیں ناسا (NASA) خلا میں ہلکی اڑن طشتریوں (Space Crafts) کی صورت میں چھوڑ رہا ہے جن میں سے ہر ایک کا قطر ۲۰ میٹر ہوگا اور ان کو پرواز کرنے کے لئے توانائی مائیکروویو شعاعوں کی صورت میں زمین سے دی جائے گی۔

تین سال کے تجربات کے بعد کامیابی کی صورت میں خلائی ایجنسی اسی سسٹم کے مطابق خلا میں چھوڑے ہوئے سیٹلائٹ کو Beam کی صورت میں توانائی پہنچا سکے گی جس سے ان کو نئی زندگی مل جائے گی اور وہ دیر تک خلا میں رہ سکیں گے۔ اس وقت صورت حال یہ ہے کہ جونہی سیٹلائٹ کا ایندھن ختم ہو جاتا ہے اسے ترک کر دیا جاتا ہے۔

بقیہ: جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ کا جلسہ سالانہ از صفحہ نمبر ۱۶

گنجائش نکال کر لوگوں کو ٹھہرانے کا انتظام کیا تھا لیکن مہمانوں کی کثرت کی وجہ سے مشن ہاؤس کی عمارت مہمانوں کے لئے تنگ پڑ گئی اور مشن ہاؤس جلسہ کے روز مہمانوں سے چھلک رہا تھا۔ جلسہ سالانہ بواکے کو جو کہ ۸/اپریل کو بواکے شہر میں ہو رہا ہے۔ اس سال مرکزی جلسہ کی حیثیت دی جارہی ہے۔ اور وہاں مہمانوں کی ایک ریکارڈ تعداد متوقع ہے۔ علاوہ ازیں گزشتہ جلسہ سالانہ کے بعد گیارہ مختلف ریجنز میں جو ریجنل جلسے منعقد ہوئے۔ ان جلسوں میں ۱۰۰۰ جماعتوں کے نمائندگان اور ۸۰۰ آئمہ کرام اور ۷۵۰ چیف صاحبان شامل ہوئے۔

اس دفعہ جلسہ میں ۱۲۔اخبارات کے نمائندوں نیز ریڈیو نیشنل کے نمائندوں نے شرکت کی ۔۱۲ کثیر الاشاعت اخبارات میں جلسہ سالانہ کی خبریں اور امیر صاحب کے خطاب کے بعض حصے شائع ہو چکے ہیں۔ جلسہ سالانہ سے اگلے روز ریڈیو ۴ نے اپنے سٹوڈیو میں دعوت دے کر مکرم و محترم امیر صاحب کا Live انٹرویو نشر کیا جس کا دورانیہ ۳۰ منٹ تھا۔ ریڈیو ۲ پورے ملک میں کثرت سے سنا جاتا ہے۔ انٹرویو نشر ہونے کی وجہ سے ۲ غیر از جماعت احباب نے ٹیلی فون کے ذریعہ مکرم امیر صاحب سے سوالات بھی پوچھے جن کے جوابات بھی Live نشر ہوئے۔ جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ کی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ ریڈیو نے خود دعوت دے کر جماعت کو اپنے سٹوڈیو میں موقع دیا اور Live پروگرام نشر کیا۔ اس سے قبل جماعت کو ریڈیو والوں سے وقت لینا پڑتا تھا۔ احباب سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ ان جلسوں میں ہر لحاظ سے برکت عطا فرمائے اور ان کے نیک اور دائمی شیریں ثمرات عطا فرمائے۔

جماعت احمدیہ گھانا کے

۱۷ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب و بابرکت انعقاد

۴۸ ہزار سے زائد افراد کی شمولیت۔ مثالی نظم و ضبط اور روح پرور ماحول میں مختلف علماء و بزرگان سلسلہ کی تقاریر

صدر مملکت گھانا اور دیگر کئی معززین کے خیر سگالی کے پیغامات اور ملک کی تعمیر و ترقی میں جماعت احمدیہ کی خدمات کو خراج تحسین

(رپورٹ: فہیم احمد خادم)

خدا کے فضل سے جماعت ہائے احمدیہ گھانا کا ۱۷واں جلسہ سالانہ مورخہ ۱۴، ۱۵ اور ۱۶ جنوری ۲۰۰۰ء بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار کامیاب انعقاد کے بعد اپنے اختتام کو پہنچا۔ الحمدللہ۔ یاد رہے کہ رمضان المبارک کے دسمبر میں آجانے کی وجہ سے یہ جلسہ دسمبر ۱۹۹۹ء کی بجائے جنوری ۲۰۰۰ء میں منعقد کیا گیا۔

حسب سابق امسال بھی جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ کی جلسہ گراؤنڈ میں "بستان احمد" میں ہوا۔ جلسہ کے ایام سے پانچ چھ ماہ قبل ہی تیاریاں شروع کردی گئی تھیں جس میں سرفہرست "بستانِ احمد" کی چار دیواری کی تکمیل اور احباب کے بیٹھنے کے لئے کرسیوں اور بینچز کی خرید تھی۔ نیز وقار عمل کے ذریعہ گراؤنڈ کی صفائی کا کام بھی بتدریج ہوتا رہا۔ اس میں خاص طور پر Greater Accra Region کے خدام، اطفال اور لجنہ نے بیحد تعاون کیا۔ البتہ آخری دنوں میں دیگر ریجنز سے بھی خدام اس وقار عمل کے لئے آتے رہے۔

۹ جنوری سے دور دراز سے آنے والے احباب کی آمد شروع ہو گئی تھی۔ ہر ریجن کے مرد اور خواتین کے لئے رہائش کی خاطر الگ الگ Canopies لگائی گئی تھیں۔ ہر ریجن کا الگ کچن تھا جنہیں خشک راشن دے دیا جاتا اور وہ اپنے ریجن کے احباب کے لئے از خود پکاتے اور تقسیم کرتے۔ تاہم خصوصی طور پر مدعو معزز مہمانوں اور عاملہ ممبران، مربیان وغیرہ کے لئے الگ مرکزی کچن کام کرتا رہا۔

حسب سابق امسال بھی جلسہ کے انتظامات کو بسہولت سرانجام دینے کے لئے کام کو مختلف شعبوں میں تقسیم کیا گیا۔ سٹیج، استقبال، حفاظت، تزئین، آڈیو، ویڈیو، خوراک، پانی، رہائش، صحت وغیرہ۔ سٹیج کے سامنے مردوں اور خواتین کے لئے الگ الگ پنڈال بنائے گئے جبکہ سٹیج کے دائیں اور بائیں بالترتیب مجلس عاملہ، مربیان و نصرت جہاں سٹاف اور بیرونی وفود، چیفس صاحبان اور آئمہ وغیرہ کے لئے الگ پنڈال کا انتظام کیا گیا تھا۔

جلسہ کے لئے اس دفعہ مندرجہ ذیل Theme مقرر کیا گیا:

"The role of Religion in Nation Building"

(قوم کی تعمیر و ترقی میں مذہب کا کردار)

☆......☆......☆

جلسہ کا پہلا روز

جماعتی روایات کے مطابق جلسہ کی ابتداء نماز تہجد باجماعت سے ہوئی۔ اس کے بعد خاکسار فہیم احمد خادم (مربی سلسلہ) نے "ہمارا جلسہ سالانہ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں" کے موضوع پر درس دیا۔ اس میں خاکسار نے حضور کی تحریرات کی روشنی میں جلسہ کی اہمیت و برکات پر روشنی ڈالی۔

نماز فجر کے بعد جماعت احمدیہ گھانا کے امیر و مشنری انچارج محترم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب نے احباب جماعت سے خطاب فرمایا۔ آپ نے بھی اپنے خطاب میں جلسہ سالانہ کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور احباب کو ان بابرکت ایام میں اپنے اوقات ذکر الٰہی اور دعاؤں میں گزارنے کی تلقین فرمائی۔

جلسہ کی باقاعدہ افتتاحی تقریب کا آغاز ٹھیک دس بجے صبح ہوا۔ اس تقریب کے معزز مہمان نیشنل ہاؤس آف چیفس کے صدر اور کونسل آف سٹیٹ کے ممبر Mr.Odeefuo Boa Amponsem تھے۔ آپ تشریف لائے تو آپ کے اعزاز میں مجلس خدام الاحمدیہ گھانا کی طرف سے گارڈ آف آنر پیش کیا گیا۔ جب آپ دیگر مہمانوں کے ہمراہ سٹیج پر تشریف لائے تو جلسہ گاہ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کے ورد سے گونج اٹھا۔

افتتاحی اجلاس کی صدارت ایک معزز احمدی شخصیت Alhaji Vakil Abdullah Essaka نے کی۔ تلاوت مکرم و محترم حافظ جبرائیل سعید صاحب، نائب امیر ثالث نے کی اور ترجمہ بھی پیش کیا۔ بعدازاں سرکٹ مشنری مکرم ایوب عبداللہ صاحب نے اپنی مترنم آواز میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ "یَا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰهِ وَالْعِرْفَانِ" کے چند اشعار پڑھے اور ان کا انگریزی ترجمہ بھی پیش کیا۔

اس کے بعد مکرم و محترم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب، امیر و مشنری انچارج گھانا نے افتتاحی خطاب سے نوازا۔ آپ نے فرمایا کہ مذہب تو نام ہے اللہ کی عبادت اور باہمی صلح کا۔ پس اس کے نام پر قتل اور فساد کی ہرگز اجازت نہیں۔ آپ نے قرآن و حدیث کی روشنی میں ثابت فرمایا کہ مذہب ہرگز بدامنی اور دنگا فساد کی تلقین نہیں کرتا بلکہ مذہب تو صلح پسندی کی تعلیم دیتا ہے۔

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ عیسائیت کی موجودہ نت نئی صورتیں توہم پرستی پیدا کر رہی ہیں۔ اس ضمن میں آپ نے قرآن مجید کی روشنی میں توہم پرستی کے رجحان کی تردید کی۔

اس خطاب کے بعد خیر سگالی کے پیغامات کا پروگرام تھا۔ اس جلسہ کے موقع پر ملک کی اہم شخصیات اور بعض اداروں نے جماعت احمدیہ گھانا کے نام مبارکباد کے جو پیغامات بھجوائے تھے وہ پڑھ کر سنائے گئے۔ ان میں سے چند اہم پیغامات مندرجہ ذیل اشخاص اور اداروں کی طرف سے تھے:

☆......صدر مملکت گھانا عزت مآب جیری جان رولنگز (H.E.Jerry John Rawlings)

☆......نیشنل چیف امام۔

☆......کرسچین کونسل کے سیکرٹری جنرل۔

☆......کیتھولک سیکریٹریٹ کی طرف سے۔

محترم صدر مملکت گھانا نے اپنے پیغام میں واضح تحریر کیا کہ جماعت احمدیہ گھانا امن پسند جماعت ہے، قانون کی پابند اور اعلیٰ نظم و ضبط کی حامل ہے۔ نیز انہوں نے جماعت کی طرف سے ہونے والی ملکی خدمات کو سراہا۔

ان پیغامات کے بعد مہمان خصوصی نے بھی احباب جلسہ سے خطاب فرمایا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں جماعت کی طرف سے صحت اور تعلیم کے میدان میں ہونے والی گرانقدر خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔

بعدازاں سب احباب نے نماز جمعہ ادا کی۔ مکرم و محترم امیر صاحب نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

پہلے روز کے دوسرے اجلاس میں صدر مجلس ایک معزز احمدی دوست Hon.Mr.M.A.Seidu تھے جو کہ منسٹر آف سٹیٹ اور Deputy Majority Leader ہیں۔ صدر مجلس کی تقریر کے علاوہ اس اجلاس کی ایک اور اہم تقریر Dr.Alhaj Yusuf Ahmad Edusei کی تھی جو Akan زبان میں تھی۔ عنوان تھا "توہم پرستی۔ ذہنی، اخلاقی اور روحانی ترقی میں رکاوٹ"۔

نماز عشاء کے بعد شبینہ اجلاس ہوا جس کی صدارت ٹرینیڈاڈ کے مشنری انچارج محترم ابراہیم بن یعقوب صاحب کے والد محترم Alhaj Yaqub Buabeng نے کی۔ آپ تبلیغ کے بے حد دھنی ہیں۔ اس اجلاس میں تلاوت اور نظم کے بعد محترم نوید احمد عادل صاحب مربی سلسلہ نے "نماز کی برکات" کے موضوع پر تقریر کی۔ دوسری تقریر مجلس خدام الاحمدیہ گھانا کے نیشنل صدر محترم الحاج آدم داؤد صاحب نے کی۔ ان کا موضوع تھا "حج۔ اسلام کا پانچواں ستون، میرے ذاتی تجربات"۔ اس تقریر میں انہوں نے اپنے فریضہ حج کی ادائیگی کی تفصیلات بیان کیں۔

اس کے بعد جلسہ کا بے حد مقبول پروگرام شروع ہوا جس میں نومبایعین نے اپنی قبولیت احمدیت کے واقعات بیان کئے۔ اس میں احمدیت قبول کرنے والے آئمہ اور چیف صاحبان نے اپنے ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ نیز انہوں نے اس بات کا عہد بھی کیا کہ آئندہ وہ اس احمدیت کے نور کو اپنے علاقوں میں مزید پھیلائیں گے۔

دوسرا روز

دوسرے روز نماز تہجد کے بعد اپر ویسٹ ریجن کے مبلغ مکرم مولوی عنایت اللہ زاہد صاحب نے "برکات خلافت" کے موضوع پر درس دیا۔ فجر کے بعد احمدیہ مسلم مشنری ٹریننگ کالج سالٹ پانڈ کے پرنسپل محترم مولوی محمد یوسف یاسن صاحب نے فانٹی (Fanti) زبان میں تقریر کی۔ ان کی تقریر کا عنوان تھا "بیعت: احمدی مسلمان کے لئے اس سے کیا مراد ہے؟"۔

پہلے اجلاس کی صدارت ایک احمدی دوست افریقہ ٹریڈ یونین یونٹی آرگنائزیشن کے سیکرٹری جنرل Alhaj Alhassan Summonu نے کی۔ اس اجلاس میں تلاوت مکرم مظفر احمد صاحب خالد مربی سلسلہ نے کی۔ بعدازاں ایک سرکٹ مشنری محترم ابوبکر بن عبداللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قصیدہ "یَاعَیْنَ فَیْضِ اللّٰهِ وَالْعِرْفَانِ" کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھے۔

صدارتی خطاب کے علاوہ اس نشست میں کئی اہم تقاریر ہوئیں۔ مثلاً ویسٹرن ریجن کے ریجنل صدر اور ریجنل ڈائریکٹر آف ہیلتھ محترم ڈاکٹر محمد بن ابراہیم صاحب نے فیملی لائف ایجوکیشن (Family life Education) کی قوم کی اخلاقی، سماجی اور اقتصادی ترقی میں اہمیت" کو موضوع بنایا۔

سابق ہیڈماسٹر ٹی آئی احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی محترم Mr.Ibrahim K Gyasi نے ملک کی ترقی میں جماعت احمدیہ کی خدمات کا ذکر کیا۔ آپ "جدید غانا کی ترقی میں، احمدیہ مسلم مشن کا کردار" کے موضوع پر اظہار خیال کر رہے تھے۔

آخر پر "عورتوں کے حقوق کے بارہ میں اسلامی تصور" کے موضوع پر Mr.Sarhabel Mumin صاحب نے خطاب کیا۔

سہ پہر کو دوسرے اجلاس میں صدارت ایک احمدی دوست Mr.Issifu Ali چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ نے کی۔ آپ کئی سالوں سے وزارتی عہدوں پر فائز رہے ہیں اور قریباً ہر بینک کے بورڈ آف گورنر کے چیئرمین رہے ہیں۔

اس تقریب کے مہمان خصوصی ایک معزز احمدی Mr.Alhaj Iddrisu Mahama تھے۔ آپ گزشتہ سولہ سال تک گھانا کے وزیر دفاع کے طور پر خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں جبکہ آج کل وزارت دفاع کی بجائے صدر مملکت گھانا کے مشیر برائے حکومتی امور کے طور پر کام کر رہے ہیں۔

اس اجلاس میں تلاوت ایک سرکٹ مشنری

Mr.Ibrahim Acquah نے کی۔ بعدازاں محترم علیم محمود صاحب مربی سلسلہ نے حضرت مسیح موعودؑ کے اردو منظوم کلام "ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے" کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے اور اس کا انگریزی ترجمہ بھی پیش کیا۔

اس اجلاس میں ہونے والی تقاریر بھی بہت اہمیت کی حامل تھیں۔ ممبر آف پارلیمنٹ اور لندن کانفرنس کے موقع پر جماعت احمدیہ گھانا کی نمائندگی کرنے والے قانون دان محترم الحاج مالک الحسن یعقوب صاحب نے "زندہ رہنے کا حق خدا کا عطا کردہ ہے" کے موضوع پر تقریر کی۔ نیشنل سیکرٹری فار پبلیکیشنز Mr.Saeed Kwaku Gyan نے "اخلاق: قومی ترقی کی بنیاد" کے عنوان پر خطاب کیا۔ محترم حافظ احمد جبرائیل سعید صاحب، نائب امیر ثالث نے بھی احباب جلسہ سے خطاب فرمایا۔ ان کا عنوان تھا "تبلیغ اور ہماری ذمہ داریاں"۔

عشاء کے بعد رات کے اجلاس میں تلاوت اور نظم کے بعد نیشنل سیکرٹری تبلیغ اور سابق نیشنل صدر مجلس انصاراللہ Mr.Ibrahim B.A.Bonsu نے "چندہ جات اور ہماری ذمہ داریاں" کے موضوع پر خطاب کیا۔

)) تحریک وقف نو کی اہمیت" پر روشنی ڈالتے ہوئے محترم عزیزالرحمٰن خالد صاحب مربی سلسلہ تشریف لائے اور بالتفصیل وقف نو کی اہمیت اور اس ضمن میں والدین کی ذمہ داریوں سے ان کو آگاہ کیا۔ بعدازاں وہ احباب جن کو امسال لندن کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی سعادت ملی تھی باری باری سٹیج پر تشریف لائے اور جلسہ کے بارے میں اپنے تاثرات اور مشاہدات بیان کئے۔

تیسرا روز

تیسرے روز نماز تہجد کے بعد محترم مولوی محمد یوسف بن صالح مربی سلسلہ نے "لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَکُمْ کا مفہوم" کے موضوع پر درس دیا۔ فجر کے معاً بعد اشانٹی ریجن کے مبلغ محترم مظفر احمد خالد صاحب نے "آنحضور ﷺ بحیثیت خاوند" کے عنوان پر تقریر کی۔

دس بجے صبح جلسہ کے اختتامی اجلاس کا آغاز ہوا۔ اس کی صدارت ایک معروف احمدی بزرگ شخصیت محترم الحسن بن صالح نے کی۔ آپ مرحوم الحاج امام صالح کے صاحبزادے ہیں۔ آپ Ministry of Finance کے سینئر پرنسپل سیکرٹری کے طور پر ریٹائرڈ ہوئے ہیں اور گھانا میں حضور انور ایدہ اللہ کے قائم کردہ ویلفیئر بورڈ کے چیئرمین ہیں۔ اس اجلاس میں تلاوت آئیوری کوسٹ سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان Mr.Yaqub Diara نے کی (وہ ان دنوں احمدیہ مشنری ٹریننگ کالج سالٹ پانڈ میں دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں)۔

اس سیشن کی ایک اہم تقریر مولانا محمد بن صالح نائب امیر ثالث نے کی۔ آپ نے "وصیت: اس کا ماخذ اور برکات" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ اس کے بعد Dr.Mubarak Osei Kwasi نے "جنسی بے راہ روی: ماڈرن معاشرے کی لعنت ہے" کے موضوع پر تقریر کی۔

ان تقاریر کے بعد جماعت احمدیہ گھانا کے سیکرٹری جنرل محترم مسعود جمال جانسن صاحب نے ۱۹۹۹ء کے دوران ہونے والی جماعتی ترقیات کا سالانہ جائزہ پیش کیا۔ جلسہ کے آخر پر محترم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب، امیر و مشنری انچارج گھانا نے اختتامی خطاب سے نوازا۔ اپنے خطاب میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تعلیم پر مشتمل حوالے پڑھ کر سنائے جو کشتی نوح میں درج ہے۔ آخر پر آپ نے یہ خواہش ظاہر کی کہ ہم کوشش کریں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس تعلیم پر عمل پیرا ہونے والے ہوں اور حضور کی ان توقعات پر پورا اترنے والے ہوں۔ اس کے ساتھ ہی آپ نے اختتامی دعا کروائی جس کے ساتھ ہی جماعت احمدیہ گھانا کا یہ اکہترواں (۷۱واں) جلسہ سالانہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

اس جلسہ میں شرکت کے لئے مندرجہ ذیل ممالک سے وفود نے شرکت کی: امریکہ، بورکینافاسو، لائبیریا، آئیوری کوسٹ، بینن۔ اس میں ملک کے طول و عرض سے کثیر احباب نے شرکت کی۔ خدا کے فضل سے اس میں ۴۸ ہزار سے زائد احباب شامل ہوئے۔ الحمدللہ

جلسہ کے دوران خدا کا فضل مسلسل شامل حال رہا۔ ایک موقع پر رات کے پروگرام میں اچانک بارش شروع ہو گئی۔ بادل گھنے تھے مگر احباب سکون سے جلسہ کی کارروائی سنتے رہے۔ اس دوران محترم امیر صاحب نے کئی ایک واقعات سنائے جن کے مطابق ربوہ اور گھانا کے بعض جلسوں کے دوران بارش شروع ہو گئی مگر احباب اپنی نشستوں پر براجمان رہے اور نعرہ ہائے تکبیر بلند ہوتے رہے۔ پھر خدا کے فضل سے اچانک بارش رکی اور مطلع صاف ہو گیا۔ اس جلسہ میں بھی اسی طرح ہوا کہ تھوڑی دیر کے بعد بارش رک گئی اور مطلع صاف ہو گیا اور جلسہ کی کارروائی جاری رہی۔ الحمدللہ

اس جلسہ کے لئے جلسہ پلاننگ کمیٹی کے جملہ ممبران نے بے حد محنت کی۔ خاص طور پر افسر جلسہ سالانہ Mr.Abdurrahman Anan اور نائب افسر جلسہ سالانہ Mr.Wahab Saeed، (چیئرمین احمدیہ انجینئرز ایسوسی ایشن گھانا) کے نام قابل ذکر ہیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان تمام رضاکاران و کارکنان کو جزائے خیر سے نوازے اور سب احمدیوں کو جلسہ کی دائمی برکات سے حصہ دے۔ (آمین)

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation .
Contact:
Anas A.Khan, Naeem A.Khan -Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+ 020 8488 2156 +
020 8767 5005 - Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

یاد رفتگان

جماعت احمدیہ گھانا کے

دو بزرگ مرحومین کا ذکر خیر

(قریشی داؤد احمد ساجد۔ مبلغ انگلستان)

جماعت احمدیہ گھانا قارئین الفضل کے لئے کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ الحمدللہ کہ خاکسار کو سوا سات سال تک گھانا میں خدمت دین کی سعادت نصیب ہوئی۔ ان ایام گزشتہ کی یادیں اکثر سرگوشیاں کرتی ہیں تو گھانا جماعت کے بہت سے بزرگان اور فدائین کی یادیں تازہ ہو جاتی ہیں۔ آج جماعت احمدیہ گھانا کے دو فدائی بزرگوں کے ذکر سے ان یادوں کے ہجوم کو صفحہ قرطاس پر منتقل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ جن میں سے پہلے بزرگ محترم معلم عبدالسلام صاحب مرحوم ہیں۔

☆......☆......☆

معلم عبدالسلام صاحب مرحوم

بزرگوار معلم عبدالسلام مرحوم گھانا کے اپر ویسٹ ریجن کی معروف جماعت وا (Wa) سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ ان چار بزرگان میں شامل تھے جنہیں الحاج امام صالح صاحب مرحوم (والد محترم مکرم محمد بن صالح، نائب امیر ثانی گھانا) نے جماعتی تربیت کے لئے مقرر فرمایا تھا کہ ان میں سے ایک بالترتیب جماعت کا نگران ہوگا اور جماعت کا امام ہوگا۔ (یہ اس دور کی بات ہے جب اس علاقہ میں جماعت کا باقاعدہ مشن نہ تھا اور کوئی مرکزی مبلغ بھی وہاں متعین نہ تھا)

خاکسار کو ان میں سے دو بزرگان مکرم امام خالد سلیم صاحب اور مکرم معلم عبدالسلام صاحب مرحوم سے ملنے اور انہیں بڑے قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ اسی طرح جماعت احمدیہ وا کے ایک اور بزرگ رئیس الحسن مومن صاحب مرحوم بھی تھے جن سے خاکسار کی ملاقات رہی۔ مکرم امام خالد سلیم صاحب مرحوم اور مکرم رئیس الحسن مومن صاحب مرحوم کے حالات زندگی کے بارہ میں لکھنے کا خاکسار کو گھانا کے قیام کے دوران موقع ملا تھا۔ یہ دونوں مضامین الفضل انٹرنیشنل میں شائع ہو چکے ہیں۔ اگرچہ معلم عبدالسلام صاحب مرحوم کی وفات ۱۹۹۴ء میں ہوئی لیکن ان کے بارہ میں کچھ نہ لکھ سکا۔ ایک چیز جس کا ذکر خاکسار کرنا چاہتا ہے وہ یہ ہے کہ ان بزرگان کے ساتھ ملاقات سے اکثر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر یاد آتا ہے۔

مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا

اگرچہ یہ بزرگان زمانی لحاظ سے اصحاب حضرت مسیح موعودؑ میں شامل نہ تھے لیکن جماعت کے لئے ان کی فدائیت، طرز زندگی اور انداز گفتگو میں صحابہ کا رنگ جھلکتا تھا اور آنحضور ﷺ کی حدیث "اَصْحَابِی کَالنُّجُومِ بِاَیِّھِمُ اقْتَدَیْتُمْ اھْتَدَیْتُمْ" کی روشنی میں یہ بزرگان واقعی علمی اور عملی رنگ میں اس علاقہ میں نجوم کی طرح تھے۔ شدید جماعتی مخالفتوں کے باوجود نہ صرف یہ کہ وہ اپنے ایمان پر مضبوطی سے قائم رہے بلکہ غریب اور سادہ لوح احمدیوں کے لئے ہمیشہ تقویت ایمان اور سہارا کا موجب بنے رہے۔ باوجود دشوار گزار راستوں اور لمبی مسافتوں کے جہاں میلوں میل تک سواری کا نام و نشان نہ ملتا تھا کبھی پیدل اور کبھی بائسکلوں پر اس پورے علاقہ میں احمدیت کی شمع روشن تر کرنے اور احباب جماعت کی تربیت کرنے کا انتظام کیا اور اس کے لئے کبھی کوئی معاوضہ طلب نہ کیا۔ اللہ تعالیٰ ان بزرگان کے درجات بلند کرے۔ آمین

مکرم معلم عبدالسلام صاحب مرحوم نہایت سادہ اور صاحب علم و عرفان بزرگ تھے۔ کسی بیماری کے باعث ان کی بینائی ضائع ہو چکی تھی تاہم آپ کا دل نور ایمان سے منور تھا۔ ان کا طریق یہ تھا کہ بینائی نہ ہونے کی کمی کو وہ اس طرح پورا کرتے کہ کسی نہ کسی احمدی دوست کو جو عربی دان ہوتا بلا کر اس سے تفسیر اور حدیث کی کتب سنا کرتے تھے اور ان کے معانی اور تشریح عربی اور لوکل والے (wale) زبان میں بیان کیا کرتے تھے اور اس طرح وہ علم کی روشنی پھیلاتے تھے۔

خاکسار کے خیال میں ان کے قریبی محلہ کا شاید ہی کوئی ایسا شخص ہوگا جو ہر صبح ان کے پاس سلام کے لئے حاضر نہ ہوتا ہوگا۔ ورنہ ہر شخص انہیں سلام کرنے اور ان سے دعائیں لینے حاضر ہوتا تھا اور معلم عبدالسلام کبھی بھی ان ملاقاتوں سے نہ تھکتے تھے۔ اکثر اوقات خاکسار جب کسی سفر پر جانے سے قبل سلام کے لئے حاضر ہوتا تو بہت خوش ہوتے، بڑے پیار اور خلوص سے ملتے اور بہت دعائیں دیتے۔ اس طرح شاید وہ عملی طور پر خدمت دین کے اس جہاد میں شامل نہ ہونے کے باوجود اپنی دعاؤں کے ذریعہ اس میں ضرور شامل ہو جاتے ہونگے۔

معلم عبدالسلام صاحب کو خلافت اور نظام جماعت سے بے پناہ عقیدت تھی اور اس کا نہ صرف خود احترام کرتے بلکہ ہر ایک کو اس کا احترام کرنے کی تلقین کرتے۔ خاکسار جب کبھی آپ سے ملنے جاتا تو پہلی بات جو وہ پوچھتے وہ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں ہوتی۔ پھر مکرم امیر صاحب کے بارہ میں پوچھتے تھے۔ جب خاکسار پہلی دفعہ اپر ویسٹ ریجن ۱۹۹۲ء کے آغاز میں گیا، ان سے ملاقات ہوئی تو آپ نے بڑے خلوص اور محبت کے رنگ میں خاکسار کو ایک نصیحت کی۔ گو یہ نصیحت نئی نہ تھی لیکن وہ موقع اور ان کا انداز بڑا دلربا تھا جو مجھے آج تک یاد ہے۔ آپ نے

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ

جرمن بولنے والی خواتین کی

مجلس سوال وجواب

(منعقدہ ۶ر نومبر ۱۹۹۹ء)

(مرتبہ: ملک محمد داؤد)

(۶ر نومبر ۱۹۹۹ء کو جرمن بولنے والی خواتین نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ایم ٹی اے لندن کے سٹوڈیو میں ملاقات کی سعادت حاصل کی اور اس مجلس میں انہوں نے کچھ سوالات دریافت کئے۔ ہمیں امید ہے کہ احباب ایم ٹی اے کے ذریعہ ان مجالس کو براہ راست دیکھ اور سن کر بھرپور طور پر فیضیاب ہوتے ہونگے۔ تاہم ریکارڈ کی غرض سے نیز ایسے احباب کی سہولت کے لئے جو کسی وجہ سے اصل پروگرام کو دیکھ اور سن نہیں سکے ذیل میں اس نہایت مبارک، دلچسپ، مفید اور معلوماتی مجلس سوال وجواب میں پوچھے جانے والے سوالات میں سے بعض سوال مع جوابات ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہاہے)۔ (ادارہ)

☆......☆......☆

سوال: قرآن کریم عیسائیوں سے اور یہودیوں سے کس قسم کی دوستی سے منع فرماتاہے؟

جواب: حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ایسی دوستی سے جو آپ کو ان کا بنا دے اور دین کا نہ چھوڑے۔ بعض دوست ایسے ہوتے ہیں کہ دوست کی طرف ہی الٹ جاتے ہیں اور ویسے ہی ہو جاتے ہیں۔ اگر ایسی دوستی کریں کہ وہ دین کی طرف الٹ آئیں تو یہ بہت اچھی دوستی ہوگی۔ اس دوستی سے اللہ منع نہیں کرتا۔

☆......☆......☆

سوال: مجھے دو دفعہ موقع ملا تھا سرینگر کشمیر میں جانے کا اور حضرت عیسیٰؑ کی قبر دیکھی مگر جرمنی کی اکثریت یہی سمجھتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت ہو گئے تو جماعت کو کیا کرنا چاہئے تاکہ سب کو پتہ چل جائے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر سرینگر میں ہے؟

جواب: حضور نے فرمایا: جرمنی کی اکثریت تو دہریہ ہو چکی ہے۔ یہ ان کا خیال جو ہے یہ رسمی خیال ہے عملاً کچھ بھی نہیں۔ لیکن جرمن سکالرز نے جو تحقیق کی ہے اس کے مطابق انہوں نے حضرت عیسیٰ کو کشمیر پہنچایا ہوا ہے۔ تو جماعت احمدیہ کی طرف سے بھی یہ تحقیق بڑی کثرت سے شائع ہوتی رہتی ہے لیکن اصل جو مصیبت ہے اس زمانے میں Ethicism ہے۔ نام چاہے کرسچین ہو یا یہودی ہو بیچ میں سے سب دھریے ہیں اور دہریوں کو اگر آپ سمجھا بھی دیں گے کہ حضرت عیسیٰ کشمیر میں دفن ہیں تو وہ کہیں گے کہ ہماری بلا سے جہاں مرضی دفن ہوں ہم احمدی نہیں ہو سکتے۔ احمدی ہونے کے لئے کوئی نیک اثر ڈالنا ضروری ہے۔ جس طرح اس بچے نے سوال کیا تھا نا ابھی ایسی دوستی لگائیں کہ وہ آپ کے کردار سے متاثر ہو اور سمجھے کہ یہی اچھے لوگ ہیں پھر وہ احمدی ہوں گے۔

☆......☆......☆

سوال: سونے سے پہلے ہم دعا پڑھتے ہیں کہ اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیَا کیا یہ سچ ہے کہ سوتے وقت روح جسم سے نکل جاتی ہے اور اگر یہ سچ ہے تو اس کا فلسفہ کیا ہے؟

جواب: حضور نے فرمایا کہ روح نکلتی نہیں ہے، روح کو خدا تعالیٰ Sink کرتا ہے Subconscious Mind جو ہے وہ بھی Active ہوتا ہے۔ عام طور پر ہمیں پتہ نہیں لگتا لیکن رات کے وقت جب ہم سوتے ہیں تو ہماری روح جس کو انگریز لوگ یا باقی لوگ Mind کہتے ہیں وہ اندر جانا شروع کر دیتا ہے اور تہہ تک پہنچ جاتا ہے۔ پھر جس طرح پتھر آ جاتا ہے اور نیچے مزید آگے نہیں جا سکتا اس طرح جن لوگوں نے نہ مرنا ہو اللہ تعالیٰ وہاں سے ان کو واپس چڑھانا شروع کر دیتا ہے اور پھر آنکھ کھل جاتی ہے۔ آنکھ ہمیشہ R.E.M (Rapid Eye Movement) کے طور پر کھلتی رہتی ہے اور اس وقت اگر آپ کسی کی Rapid Eye Movement دیکھیں، آپ سب لوگ کرتے ہیں۔ سب کی سوتے سوتے آنکھیں یوں یوں ہلتی رہتی ہیں۔ تو جب وہ ہل رہی ہوں اس وقت اگر جگا دیں تو اس وقت وہ خواب جو بھی ہو گی یاد آ جائے گی۔ لیکن یہ سسٹم اللہ نے رکھا ہوا ہے روحوں کو واپس کرنے کا۔ جو روحیں واپس نہ کرنی ہوں Sink کرتے کرتے پرلے کنارے پر چلی جاتی ہیں۔

☆......☆......☆

سوال: آج کل Euthnasia کے بارے میں بہت زیادہ گفتگو ہوتی ہے یعنی جب کوئی بہت شدید بیمار ہوتا ہے تو اس پر رحم کرتے ہوئے اس کو مار دیتے ہیں اس بارہ میں کیا ارشاد ہے؟

جواب: حضور ایدہ اللہ نے فرمایا: یہ جو ہے نا Mercy Killing بہت بڑے Crimes کو کھول دے گی کیونکہ Mercy Killing کے بہانے کئی لوگ مار دیتے ہیں جائیداد لینے کی خاطر۔ رشتے دار جو ہیں نا وہ اگر پیسہ دیں ڈاکٹر کو کہا اس کی Mercy Killing کر دو تو امریکہ میں تو بہت واقعات ہوتے ہیں کہ Mercy Killing کے بہانے وہ اچھے بھلے مریضوں کو پاگل کر کے مار دیتے ہیں۔ اور نکلنے ہی نہیں دیتے وہاں سے اور نتیجۃً ان کی جائیدادیں ان کے رشتہ دار لے جاتے ہیں۔ امریکہ ہو یا یہاں ہو کہیں بھی ہو Mercy Killing کی اجازت نہیں ہے اور خود کشی کی اجازت نہیں ہے۔ کیونکہ زندگی خدا نے دی ہے اور جب وہ چاہے واپس لے، اس اصول کو دھریہ نہ بھی مانیں لیکن دل میں سے کچھ آواز اٹھتی ہے۔ وہ کہتے ہیں خود کشی کی اجازت نہیں ورنہ اگر دہریہ ہوں تو خود کشی سے کیا فرق پڑ جاتا ہے۔ زندگی کسی نے بھی نہیں دی۔ اس کی اپنی زندگی ہے۔ جو مرضی کرے۔ تو Mercy Killing بھی اسی ضمن میں آتی ہے۔ کسی کو کسی کی جان لینے کا حق نہیں ہے۔ اگر تکلیف میں ہے تو دوائیں دو بہت سی ایسی دوائیں ہیں جو زندگی کے آخری لمحے کو آسان کر دیتی ہیں۔ ہومیوپیتھک بھی ہیں اور ایلوپیتھک دوائیں تو بڑی سخت ہیں۔ ایسی گہری نیند میں لے جاتی ہیں کہ کچھ پتہ نہیں لگتا کہ کیا ہوا ہے اس کو۔ تو جب علاج موجود ہے تو پھر Mercy Killing کی ضرورت کیا ہے؟

☆......☆......☆

سوال: نبی کی پیشگوئیوں اور نجومی کی پیشگوئیوں میں کیا فرق ہے؟

جواب: حضور نے فرمایا کہ نجومی کی پیشگوئیاں اکثر جھوٹی ہوتی ہیں۔ سب بکواس ہے، کچھ بھی نہیں ہے۔ حالات دیکھ کر پیشگوئیاں کرتے ہیں۔ اب پاکستان کے حالات جب خراب ہوئے تو اس وقت نجومی نے کہنا شروع کر دیا کہ اب یہاں تبدیلی آ جائے گی۔ لیکن نبیوں کی پیشگوئیوں کے لئے تو کسی دنیا کی تبدیلی کی ضرورت نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اور قرآن کریم نے جو پیشگوئیاں کی ہیں وہ پیشگوئیاں حالات سے بالاتر ہیں، بالکل الگ ہیں۔

☆......☆......☆

سوال: جب نیک لوگ وفات کے نزدیک آ جاتے ہیں تو ان کو اپنے عزیز نظر آتے ہیں جو ان کو لینے آتے ہیں تو سوال یہ ہے کہ کیا موت اور یوم قیامت کے درمیان میں جو وقت ہے ہم اپنے عزیزوں کے ساتھ گزارا کریں گے؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: اس سوال کا نیک لوگوں کی وفات کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اکثر لوگ جو فوت ہوتے رہتے ہیں ان کو وفات کے قریب عزیز دکھائی دینے لگ جاتے ہیں۔ یہ ایک نفسیاتی چیز ہے، مذہبی نہیں۔ چونکہ فوت شدہ عزیز دیر سے بچھڑے ہوئے ہوتے ہیں اس لئے موت کے قریب انسان اس دنیا سے تعلق توڑ کے جب جا رہا ہوتا ہے تو وہ دماغ میں آنے لگ جاتے ہیں اور اس کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہر مذہب میں یہ دیکھا جاتا ہے۔

☆......☆......☆

سوال: جانوروں کے ساتھ جو تجربے کئے جاتے ہیں اس سے جانوروں کو بہت تکلیف ہوتی ہے کیا یہ جائز ہے؟

جواب: حضور نے فرمایا کہ یہ جو تجربے کرتے ہیں ان کے لئے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں ایسی دوائیاں دینے کی کہ جس کے نتیجے میں تکلیف ان کو محسوس نہ ہو۔ ویسے تو بڑا ظلم ہوگا اگر زندہ جانوروں کو بغیر کسی دوائی کے اثر کے تجربے کے طور پر استعمال کریں۔ جب کتے، بلیاں وغیرہ بیمار ہوتے ہیں تو ان کو بھی ٹیکے لگاتے ہیں۔ بیہوش کر دیتے ہیں پھر چیرتے پھاڑتے ہیں اس کے بغیر نہیں۔ تو جتنے بھی جانوروں کے تجربے ہیں بیہوشی کی حالت میں کرتے ہیں۔

☆......☆......☆

سوال: قرآن میں ہماری تعلیم بار بار کہتی ہے کہ خدا کا خوف کرنا چاہئے۔ ایک مخالف اس سے یہ استدلال کرتی ہے کہ آپ کا خدا ظالم ہے۔ تو ہم کس طرح ان کو ثابت کر سکتے ہیں کہ ہمارا خدا بہت پیار کرنے والا ہے؟

جواب: حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ خدا کا خوف اس وقت کہتے ہیں جب کوئی کسی پر ظلم کرتا ہے۔ کسی کو جب کہتے ہیں کہ خدا کا خوف کرو تو مراد یہ ہے کہ وہ ظلم نہ کرو اور اللہ تعالیٰ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

ایک اور جواب اس کا یہ ہے جو اصل حقیقی جواب ہے کہ خدا سے خوف اس طرح نہیں کرتے جس طرح سانپ سے، بچھو سے اور بھیڑئے سے یا چیتے سے خوف کرتے ہیں اور ان سے بھاگتے ہیں اور ڈرتے ہیں کہ وہ کھا نہ جائیں۔ تو اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں کہ آپ لوگوں کو کھا جائے اس لئے اللہ تعالیٰ سے یہ خوف نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ سے بالکل الٹ خوف ہے۔ خوف یہ ہوتا ہے کہ اللہ ہم سے محبت نہ چھوڑ دے۔ اللہ ہم سے پیار کرنا بند نہ کر دے۔ تو یہ خوف کتنا فرق والا خوف ہے۔ بعض دفعہ ماں سے بھی اس بات کا خوف ہوتا ہے کہ میری غلطی کا پتہ لگ گیا تو مجھ سے پیار کرنا چھوڑ دے گی۔ باپ سے بھی ایسا خوف کرتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ تو جانتا ہی ہے سب کچھ، اس لئے خدا کا خوف اس لحاظ سے ہمیشہ دل میں رہنا چاہئے کہ کوئی ایسی حرکت نہ ہو جس سے اللہ تعالیٰ محبت کرنا بند کر دے۔

☆......☆......☆

سوال: جب لڑکا پیدا ہو تو دو بکرے قربانی (عقیقہ) کرتے ہیں اور لڑکی پیدا ہو تو ایک بکرا کیوں؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: اس لئے کہ لڑکے پہ زیادہ ذمہ داری ہوتی ہے اور لڑکی پر

کم۔ دینی نظام میں بیوی میاں سے لے کر کھاتی ہے۔ اپنے طور پر کمائے تو اس کی اجازت ہے وہ اس کا اپنا ہوتا ہے اور خاوند کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی بیوی بچوں پہ خرچ کرے تو اس کا ڈبل حصہ تو ہونا چاہئے کم سے کم۔ یہ بھی تھوڑا ہے، زیادہ بکرے قربان کرنے چاہئیں تھے کیونکہ مرد صرف بیوی کو نہیں پالتا، بچوں کو بھی پالتا ہے اور ہر وقت محنت کرتا ہے بے چارہ۔ تو یہ تو اعتراض کر سکتے ہیں کہ اس کا کم حصہ کیوں رکھا ہوا ہے مگر یہ اعتراض جائز نہیں کہ زیادہ حصہ رکھا ہوا ہے۔

بیوی کو اجازت ہے وہ اپنی کمائی خود کرے لیکن خاوند کو اجازت نہیں کہ بیوی کی کمائی میں ہاتھ ڈالے۔ کئی لوگ یہ ظلم کرتے ہیں کہ بیویوں سے کام کرواتے ہیں اور ان کے پیسے خود کھا جاتے ہیں۔ مگر یہ گناہ ہے۔ عورت اگر کمائی کرے تو اس کا اپنا پیسہ ہے جس کو چاہے دے۔ خاوند کا حق نہیں ہے اس میں مداخلت کرے، اس میں دخل دے۔

☆......☆......☆

سوال: ہم یہاں انگلینڈ میں رہتے ہیں تو کس طریقے سے عقیقہ کریں۔ ادھر کر لیں یا پاکستان یا قادیان بھیجیں؟

جواب: حضور نے فرمایا کہ عقیقہ تو جہاں رہتے ہیں وہیں بہتر ہے۔ عقیقہ صدقہ نہیں ہے۔ عقیقے میں سب رشتہ دار گوشت کھا سکتے ہیں۔ عام طور پر اس کا تیسرا حصہ غرباء کے لئے دیا جاتا ہے اور باقی جو ہے اپنے رشتے دار سب کھاتے ہیں۔ تو اگر آپ عقیقہ کرتے ہیں، آپ فریج میں رکھ لیں یہاں بھی غریب ہیں، بہت غربت ہے یہاں۔ ضروری نہیں عقیقے کے لئے کسی ہم مذہب ہی کو دیا جائے۔ انگریزوں اور عیسائیوں وغیرہ میں ایسی غربت ہے بعض جگہ کہ وہ بھوکے مرتے ہیں بے چارے۔ تو ایسی ایسوسی ایشنز (Associations) بنی ہوئی ہیں جن کو وہ گوشت دلوا سکتے ہیں اور اگر یہاں یہ ممکن نہ ہو، قانون کے خلاف ہو تو پھر آپ کی مرضی ہے چاہے عقیقہ باہر کروادیں۔ پاکستان میں بھی کرواسکتی ہیں، قادیان میں بھی کرواسکتی ہیں۔

حضور نے آخر پر فرمایا:

جزاکم اللہ بہت اچھا ہوا یہ مجلس جو ہے اس سے میرا خیال ہے کہ جرمن خوش ہونگے کیونکہ جرمنی میں بہت سی عورتیں ایسی آئی ہوئی ہیں جو اردو تو سمجھتی ہیں مگر جرمن نہیں آتی۔ کئی بوڑھی ہو کر آئی ہیں، کئی بڑی عمر میں تو یہ جو کلاس ہے یہ دونوں کو فائدہ دے گی جرمن Speaking کو بھی فائدہ دے گی اور اردو بولنے والوں کو بھی فائدہ دے گی۔ میں آپ کا بہت ممنون ہوں۔ شکریہ جزاک اللہ۔

(بشکریہ: روزنامہ الفضل ربوہ۔ ۳/اپریل ۲۰۰۰ء)

بقیہ: گھانا کے دو مرحومین کا ذکر خیر
از صفحہ نمبر ۱۰

فرمایا یہاں قیام کے دوران کوشش کریں کہ آپ کے کسی فعل یا قول سے احباب جماعت اور نظام جماعت کے اعتماد کو ٹھیس نہ لگے اور اسی میں مبلغ کی کامیابی کا راز ہے۔ اللہ تعالیٰ ان پر بہت بہت رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔ آمین

مکرم معلم عبدالسلام صاحب مرحوم کی بظاہر کوئی آمدن نہ تھی تاہم وہ اپنے بچوں اور عزیزو اقرباء کی طرف سے ملنے والے تحائف اور رقم پر بھی اپنا چندہ باقاعدگی سے ادا کرتے تھے اور یہ چیز ان لوگوں کے لئے مشعل راہ تھی اور تحریص دلانے کا موجب تھی جو بعض اوقات مالی قربانی میں سستی دکھاتے ہیں۔ اسی طرح آپ کا طریق تھا کہ اپنی گفتگو کے دوران وہ بڑے احسن پیرایہ میں احباب جماعت کو نظام خلافت، نظام جماعت اور بزرگان جماعت کا احترام ملحوظ رکھنے کی تلقین کرتے۔

مکرم معلم عبدالسلام مرحوم مورخہ ۲۴ رجون ۱۹۹۴ء کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ عجیب اتفاق تھا کہ خاکسار اپنے تبادلہ کے سلسلہ میں مورخہ ۲۱ رجون ۱۹۹۴ء کو وا (Wa) سے اکرا (Accra) جو کہ گھانا کا دارالحکومت ہے آ گیا اور چند روز بعد ان کا انتقال ہوا اور یہ حسرت رہ گئی کہ نہ تو ان کا آخری دیدار ہو سکا اور نہ ان کی نماز جنازہ میں شرکت کر سکا۔ اس محرومی کے ازالہ کی کوشش تو ان کے لئے دعا مغفرت سے کرتا رہا لیکن ان سے تعلق کا یہ بھی تقاضا تھا کہ ان کی یاد میں چند سطور لکھ کر تاریخ کا حصہ بنا دی جائیں نیز قارئین کو ان کی بلندیٔ درجات اور مغفرت کی دعا کی تحریک ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے۔ آمین۔

☆......☆......☆

مکرم جی۔ جے۔ عیسیٰ صاحب

جماعت احمدیہ گھانا کے دوسرے فدائی بزرگ جن کا ذکر کرنا مقصود ہے وہ مکرم جی۔ جے۔ عیسیٰ صاحب (G.J.Issah) مرحوم ہیں۔

مکرم جی۔ جے۔ عیسیٰ صاحب گھانا کی وولٹا ریجن میں Aflaow کے علاقہ میں پیدا ہوئے۔ اس دور میں گھانا جماعت کے ایک بزرگ جناب مومن کورے صاحب (Moomin Korey) اس علاقہ میں محکمہ پولیس میں ملازمت کے سلسلہ میں مقیم تھے۔ جناب مومن کورے صاحب کے بارہ میں یہ کہا جاتا ہے کہ وہ والے (Wale) قوم میں احمدیت قبول کرنے والے پہلے شخص تھے جنہوں نے وولٹا ریجن میں قیام کے دوران احمدیت قبول کی۔ لیکن بعض روایات کے مطابق مکرم الحاج امام صالح صاحب پہلے احمدی تھے جنہوں نے باقاعدہ تحقیق کر کے احمدیت کو قبول کیا اور انہیں دنوں میں جناب مومن کورے صاحب نے بھی احمدیت قبول کر لی۔ لیکن وا (Wa) میں بہر حال الحاج امام صالح صاحب کے قبول احمدیت کا چرچا پہلے ہوا۔ مکرم جی۔ جے۔ عیسیٰ صاحب اسی دور میں بچپن ہی میں مکرم مومن کورے صاحب کی کفالت میں آئے اور ان کے ساتھ وا (Wa) اپر ویسٹ ریجن میں آ گئے۔ آپ نے تعلیمی دور وہیں مکمل کیا اور اسی خاندان کے ایک فرد بن گئے۔

مکرم مومن کورے صاحب احمدیت قبول کرنے کے کچھ عرصہ بعد وا کے علاقہ کے پیراماؤنٹ چیف بنے۔ ان کے بارہ میں ایک بات ان کی ایمانی غیرت کو ظاہر کرنے کے لئے بیان کرنی مناسب ہو گی کہ اس علاقہ یعنی وا (Wa) میں یہ رواج ہے کہ جب اس علاقہ میں کوئی مسلمان پیراماؤنٹ چیف بنتا ہے تو وہ اپنے لئے ایک شخص کو امام مقرر کرتا تھا جسے وا امام (Wa Imam) کا لقب دیا جاتا۔ چنانچہ پیراماؤنٹ چیف بننے کے بعد آپ نے مکرم الحاج امام صالح صاحب کو وا کا امام مقرر کیا۔ اس امام کا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ پیراماؤنٹ چیف کی صحت و سلامتی اور اس کے کاموں میں کامیابیوں کے لئے دعا کرتا ہے۔ جناب مومن کورے صاحب کی غیرت نے یہ برداشت نہ کیا کہ کوئی شخص جس نے اس دور کے امام کو تسلیم نہیں کیا وہ ان کا امام مقرر ہو اور ان کے لئے دعا کرے۔

یہ واقعہ بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ یہی وہ دینی اور مذہبی ماحول تھا جس میں مکرم جی۔ جے۔ عیسیٰ صاحب مرحوم پروان چڑھے اور آپ کی زندگی میں بھی وہی رنگ جھلکتا تھا۔ مکرم جی۔ جے۔ عیسیٰ صاحب گھانا کے نیشنل کوکو بورڈ کے ڈائریکٹر کے اہم عہدہ تک پہنچے۔ نیز ایک وقت میں وہ جماعت ہائے احمدیہ گھانا کے نیشنل پریذیڈنٹ بھی مقرر ہوئے۔ آپ کا طرز زندگی انتہائی سادہ تھا اور آپ بڑے بااصول آدمی تھے۔ باوجود اس کے کہ آپ کے ادارہ میں مختلف سطحوں پر رشوت ستانی اور بد دیانتی کا بازار گرم تھا لیکن آپ نے پیسے کی خاطر کبھی اپنے اصولوں کا سودا نہیں کیا اور کبھی ناجائز کام اور سفارش کو خاطر میں نہیں لائے اور نہ ہی کسی بڑے آدمی یا صاحب اثر شخص کے دباؤ کو قبول کیا۔

جماعت احمدیہ گھانا کے نیشنل صدر کی حیثیت سے آپ ملک کی ہر جماعت کا دورہ کرتے۔ مجلس نصرت جہاں کی سکیم کے تحت قائم ہونے ولے سکولوں اور ہسپتالوں کو قائم کرنے میں آپ نے بڑا اہم کردار ادا کیا۔ مکرم عیسیٰ صاحب مرحوم نظام خلافت اور نظام جماعت کے لئے بڑی غیرت رکھتے تھے۔ نظام جماعت کی خلاف ورزی کرنے والوں سے بڑی سختی سے پیش آتے تھے۔ حسب توفیق مالی قربانی میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ آپ کو خلافت ثالثہ کے دور میں چند ایک مواقع پر جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے ربوہ جانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اپنی گفتگو کے دوران وہ اکثر ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ سے اپنی ملاقاتوں کا تذکرہ بڑی محبت اور عقیدت سے کیا کرتے تھے۔ نیز حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ للہ تعالیٰ کے گھانا کے دورہ جات کے واقعات کو بھی بڑی محبت سے بیان کرتے۔

ملازمت سے ریٹائرڈ ہونے کے بعد انہوں نے دارالحکومت اکرا (Accra) کے مضافات میں ایک کالونی مدینہ (Madina) میں اپنا مکان تعمیر کیا اور اس کے ایک حصہ کو مسجد کے لئے استعمال کرنا شروع کیا۔ چنانچہ ان کی کوشش، محنت اور لگن سے ان کا گھر مدینہ جماعت کا سینٹر بن گیا۔ آپ نے بڑے خلوص اور پیار سے احباب جماعت کو منظم کیا۔ نمازیوں کے لئے وضو کا پانی اور صفیں بڑے اہتمام کے ساتھ مہیا کرتے اور خود امامت کرواتے اور احباب کو قیمتی نصائح کیا کرتے تھے۔ خاکسار کو جب بھی دورہ کے سلسلہ میں ان کے ہاں جانے کا موقع ملتا تو ہر موقع پر خاکسار اور ساتھ جانے والے دیگر احباب کے لئے پر تکلف دعوت کا اہتمام کرتے۔ ان کی ایک بڑی خوبی یہ تھی کہ انہوں نے کبھی بھی کوئی جماعتی پروگرام مِس نہیں کیا۔ اور ہمیشہ وقت سے پہلے جائے پروگرام پر پہنچ جاتے تھے۔ خاکسار کو ان سے پہلا تعارف ۱۹۹۳ء میں ہوا جب وہ ایک موقع پر اکرا سے وا (Wa) اپر ویسٹ ریجن تشریف لائے اور مشن ہاؤس میں چند یوم قیام کیا۔ اس کے بعد یہ تعلق بڑھتا رہا۔ ۱۹۹۴ء میں خاکسار دارالحکومت کے قریب ٹیما (Tema) میں جہاں گریٹر اکرا ریجن کا مشن ہاؤس ہے آیا تو چونکہ رہائش اکرا کے قریب تھی اور ان کی جماعت بھی خاکسار کے ایریا میں تھی تو یہ تعلق اور بھی مضبوط ہو گیا۔

ان کا ایک خاص دستور تھا کہ وہ ہمیشہ اپنے بچوں کو نصیحت کرتے کہ مغرب کی نماز کے بعد باہر نہیں جانا۔ اور پھر کہتے کہ آپ تمام اتنے بجے تک گھر آ جانا اس کے بعد میں گیٹ کو تالا لگا دوں گا پھر تمہیں باہر رہنا پڑے گا۔

مکرم جی۔ جے۔ عیسیٰ صاحب کو ایک عجیب سی بیماری اچانک لاحق ہوئی کہ ان کے جسم میں خون کی مقدار بڑی تیزی سے کم ہو جاتی اور آخر وقت تک ڈاکٹروں کو سمجھ نہ آ سکی کہ اس کی کیا وجہ ہے۔ علاج معالجہ سے ان کی حالت کچھ بہتر ہوئی لیکن چند ماہ کے بعد ہی بیماری دوبارہ عود کر آئی۔ ڈاکٹروں نے آپریشن بھی کیا لیکن آپ جانبر نہ ہو سکے اور اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ اِنَّا لِلّٰہ وَاِنَّا اَلیہ رَاجِعُون.

آپ کی تدفین جماعت کے خاص قبرستان اکروفو سنٹرل ریجن میں ہوئی اور جماعت احمدیہ گھانا کے احباب نے ملک کے طول و عرض سے حاضر ہو کر نماز جنازہ میں شرکت کی۔ اس طرح یہ بزرگ ہستی جس نے بڑی جانفشانی اور جفاکشی سے دنیوی اور دینی زندگی گزاری اپنے مالک حقیقی کے حضور حاضر ہو گئی۔ قارئین سے ان بزرگان کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

جماعت احمدیہ گھانا کے اور بھی بہت سے مخلصین ہیں جنہوں نے گھانا میں قیام کے دوران بڑے خلوص، دینی جذبہ اور محبت کے ساتھ جماعتی کاموں میں تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔ جب بھی ان مخلصین کی یاد آتی ہے تو عجیب سرور کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور ایسے لگتا ہے کہ گھانا میں سوا سات سال کا عرصہ پلک جھپکتے میں گزر گیا۔ کسی شاعر نے کچھ ایسی ہی کیفیات کو یوں بیان کیا ہے۔

دل یہ کہتا ہے فراقِ ماہ و انجم دیکھ کر
ہائے کیا کیا صحبتیں راتوں کی برہم ہو گئیں
ہم نشیں دیکھی نحوست داستانِ ہجر کی
صحبتیں جمنے نہ پائی تھیں کہ برہم ہو گئیں

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ اردو یا انگریزی کے علاوہ دیگر زبانوں میں رسائل بھجوانے والوں سے درخواست ہے کہ براہ کرم اہم مضامین اور اعلانات کا خلاصہ اردو یا انگریزی میں بھی ارسال فرمایا کریں۔ رسائل ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ

حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ کا ذکر خیر قبل ازیں الفضل انٹرنیشنل کے شماروں (یکم مارچ ۹۶ء، ۲۵؍جولائی ۹۷ء، ۲۶؍ستمبر ۹۷ء، ۲۳؍اپریل ۹۹ء، ۲۵؍جون ۹۹ء، ۸؍اکتوبر ۹۹ء) کے اسی کالم میں مختلف حوالوں سے کیا جاچکا ہے۔ روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ ۱۲؍جولائی ۹۹ء میں شامل اشاعت اپنے مضمون میں مکرم چودھری محمد صدیق صاحب بیان کرتے ہیں کہ ۱۹۲۵ء میں جب مَیں مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخل ہوا تو حضرت میر صاحبؓ مدرسہ کے ہیڈماسٹر تھے۔ آپؓ علم و عمل کا مجسمہ اور نہایت اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ آپؓ کو حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ جسمانی تعلق بھی حاصل تھا۔ آپؓ حضرت اماں جانؓ کے چھوٹے بھائی تھے۔

حضرت میر صاحبؓ کا وجود حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت اور استجابت دعا کا زبردست نشان تھا۔ کیونکہ ایک مرتبہ طاعون کے ایام میں آپؓ کو تپ ہوگیا اور حضور علیہ السلام نے شماتت اعداء کو مدنظر رکھتے ہوئے نہایت تضرع سے دعا کی تو بذریعہ الہام بشارت ملی کہ سلامتی ہو، یہ ربّ رحیم کا قول ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ آپؓ کو مہلک تپ سے بچایا اور لمبی زندگی سے نوازا جو خدمت دین میں گزری۔ آپؓ عام طور پر علم حدیث اور علم کلام پڑھایا کرتے تھے۔ آنحضرت ﷺ کے ارشادات کی ایسی تشریح فرماتے کہ دورانِ سبق سماں بندھ جاتا اور نہ صرف آپؓ کی بلکہ سامعین کی آنکھیں بھی آنحضور ﷺ کی ذات سے فرط محبت اور جذبہ عشق سے اشک آور ہوجاتیں۔ علم کلام میں بھی اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو فصاحت و بلاغت کا ملکہ عطا فرمایا تھا۔ ہر بات مدلل اور سائل کی تشفی کا باعث ہوتی۔ بے حد باریک بین تھے اس لئے کسی مسئلہ کی منطقی اور فلسفیانہ ایسی وضاحت فرماتے جو معترض کی کامل تشفی کردیتی۔ آپ نے مختلف مضامین پر مشتمل احادیث مرتب کیں اور باترجمہ اشاعت کروائی۔ قرآن کریم کا بھی آپؓ نے بامحاورہ سلیس اردو ترجمہ کیا جو متعدد مرتبہ شائع ہوچکا ہے۔ تقابل ادیان میں بھی آپؓ کو خاص ملکہ ودیعت ہوا تھا چنانچہ ہندو دھرم اور عیسائیت پر آپؓ کی بیس کے قریب تصانیف موجود ہیں۔ جامعہ میں تدریس کے علاوہ موسمی تعطیلات کے ایام میں یونیورسٹی کے طلبہ کو گھر پر وقت دے کر نصاب پورا کرواتے۔

آپؓ نہایت ذہین و فطین اور نہایت اعلیٰ منتظم تھے۔ تقریباً ساری زندگی ناظر ضیافت کے عہدہ پر فائز رہے اور لنگر خانہ اور جلسہ سالانہ کے انتظامات میں مصروف رہے۔ پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں ہوشیارپور اور لاہور کے جلسوں کا سارا انتظام آپؓ کی ذاتی نگرانی میں ہوا۔ جلسہ لدھیانہ کی تیاری میں مصروف تھے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلاوا آگیا۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ نے آپؓ کی وفات پر اپنے مضمون میں تحریر فرمایا کہ نظارت ضیافت کا کام آپؓ بڑی محنت سے سرانجام دیتے اور اس سلسلہ میں کبھی الاؤنس نہیں لیا۔ بارہا مجلس میں یہ معاملہ پیش ہوا کہ آپؓ کے ذمہ کام بہت ہے اس لئے کچھ الاؤنس آپؓ کو دیا جائے مگر آپؓ نے ہمیشہ انکار کردیا۔ آپؓ ہمیشہ اپنی رائے پر قائم رہتے مگر اختلاف رائے پر ناراض نہ ہوتے تھے۔ قاضی بھی تھے، دارالشیوخ کے مہتمم تھے، انجمن کے ممبر تھے۔

حضرت ملک غلام فرید صاحبؓ نے آپؓ کا ذکر خیر کرتے ہوئے لکھا کہ مَیں نے ایک رسالہ میں اُن لیکچراروں کی فہرست پڑھی تھی جنہیں شارٹ ہینڈ میں لکھنا ممکن نہیں تھا، اُن میں دوسرے نمبر پر حضرت میر صاحبؓ کا نام تھا۔ مَیں نے خود حضرت خلیفہ اوّلؓ سے سنا تھا کہ کوئی قابل سے قابل آدمی بھی اگر قرآن کریم پر اعتراض کرے تو مَیں اُسے دو منٹ میں خاموش کراسکتا ہوں مگر میر محمد اسحٰق جب مجلس میں بیٹھے ہوں تو مَیں بہت احتیاط سے بات کرتا ہوں۔

حضرت زین العابدین صاحبؓ نے تحریر فرمایا کہ جلسہ ہوشیارپور کے بعد مَیں نے اکثر مرحوم کو اداس دیکھا اور اس کی وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ مَیں تھکا ہوا سا ہوں۔ مَیں نے آرام کرنے کا مشورہ دیا تو جواب دیا کہ ’’بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی، چند روزہ زندگی ہے، جو بھی خدمت ہوسکے غنیمت ہے، معلوم نہیں کس خدمت سے اللہ تعالیٰ راضی ہو‘‘۔ جس روز بیمار ہوئے تو گیارہ بجے میرے مکان پر تشریف لائے۔ اور یہ دیکھ کر کہ آپؓ کو بخار اور سردرد کی شکایت ہے مَیں نے دو تین دفعہ کہا کہ آپؓ آرام کریں بلکہ چاہا کہ رخصت لے لوں اور اس بہانہ سے انہیں گھر پر روک رکھوں تا انہیں آرام کا موقعہ ملے مگر نہیں مانے اور فرمایا کہ کام سے طبیعت بہلتی ہے، مدرسہ میں امتحانات ہیں، کچھ مہمان خانہ کا بھی کام ہے، وہیں کچھ آرام کرلوں گا۔ میرا خیال تھا کہ انجمن کے اجلاس میں تشریف نہیں لاسکیں گے لیکن جب مَیں گیا تو دیکھا کہ میر صاحبؓ وہاں پہلے سے موجود ہیں۔

حضرت مولوی عبدالرحیم درد صاحبؓ نے لکھا کہ ایک زمانہ میں مَیں ناظر تعلیم تھا اور آپؓ ہیڈماسٹر تھے اور مجلس کے ممبر بھی تھے۔ مَیں نے ہمیشہ دیکھا کہ دیگر معاملات میں تو آپؓ میری رائے کے ساتھ بعض اوقات اختلاف کرلیتے مگر محکمانہ سوال ہوتا تو ناظر کی رائے سے ہرگز اختلاف نہ کرتے۔ تقویٰ اللہ اور نظام کی شدید پابندی کے جذبہ کے بغیر ایسا ممکن نہیں۔ آپؓ جب ناظر ضیافت تھے تو انجمن کی طرف سے تقاضا ہوتا تھا کہ خرچ کم کیا جائے۔ آپؓ نے یہ تجویز پیش کی کہ ایک کمیٹی مقرر کردی جائے۔ چنانچہ کمیٹی نے جانچ پڑتال کے بعد بعض لوگوں کے متعلق کہا کہ یہ نہ غرباء ہیں اور نہ مہمان ہیں، یہ لنگر سے کھانا کیوں کھاتے ہیں۔ آپؓ نے فرمایا: ’’آپ لوگ جو فیصلہ کریں گے مَیں اس کی تعمیل کروں گا مگر یہ نہیں ہوسکتا کہ مَیں اپنے آپ حضرت مسیح موعود کے لنگر سے کسی کا کھانا بند کردوں۔‘‘

حضرت میر صاحبؓ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذاتی تربیت کی وجہ سے احمدیت کے عقائد میں بے حد پختگی حاصل تھی۔ چنانچہ خلافتِ اولیٰ میں جب آپؓ نے اپنی ذہانت سے یہ معلوم کیا کہ بعض کمزور طبع اندر ہی اندر زہریلا پراپیگنڈہ کر رہے ہیں تو آپؓ نے خلافت کے بارہ میں چند سوالات لکھ کر حضرت خلیفہ اوّلؓ کی خدمت میں پیش کئے اور حضورؓ نے خود ان کا جواب دینے کی بجائے مولوی محمد علی صاحب جو سیکرٹری صدر انجمن تھے، کو بھجوادیئے۔ اُن کی طرف سے جو جواب موصول ہوا اُس سے خلافت سے متعلق اُن کے خیالات سامنے آگئے اور اس طرح حضرت میر صاحبؓ اس فتنہ کو ناکام کرنے کا موجب ہوئے۔

محترم صاحبزادہ مرزا غلام قادر شہید

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ ۱۹؍جولائی ۹۹ء میں محترم صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب شہید کے بارہ میں مختلف دوستوں کے تاثرات شائع ہوئے ہیں جنہیں مکرم انتصار احمد نذر صاحب نے مرتب کیا ہے۔

محترم حافظ مظفر احمد صاحب سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے بتایا کہ دفتر وصیت کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ کے دفاتر میں کمپیوٹر کا استعمال شروع ہوا اور محترم قادر صاحب جو اُس وقت مہتمم تجنید تھے، نے بڑی محنت سے کمپیوٹر کی خریداری سے لے کر کارکنان کو سکھانے تک کے مراحل طے کئے۔ آپ بہت منظّم انداز سے کام کرتے تھے۔ جو کام بھی اُن کے سپرد ہوتا تھا اُس کے بارہ میں یہ اطمینان ہوتا تھا کہ یہ کام ہوجائے گا اور یاددہانیاں نہیں کروانی پڑیں گی۔

مکرم سید طاہر احمد صاحب ناظر تعلیم نے بتایا کہ نظارت تعلیم کے لئے کمپیوٹر کی خرید اور اسے سکھانے کے لئے محترم صاحبزادہ صاحب نے بہت تعاون کیا۔ اسی طرح نظارت تعلیم کے انفارمیشن سیل میں بھی بیرون ملک تعلیم کے سلسلہ میں خدمت کی توفیق پائی۔ جب آپ خدام الاحمدیہ میں مہتمم مال اور مَیں محاسب تھا تو آپ محاسبہ کمیٹی کے صدر بھی تھے۔ میرا تجربہ ہے کہ مَیں نے زندگی میں اتنا صائب الرائے آدمی نہیں دیکھا۔ آپ جس طرح Facts and Figures پیش کرتے تھے انہیں ریجیکٹ کرنا مشکل تھا۔ میٹنگ میں Genuine ضرورت کو دیکھتے تھے۔ ایک بڑی خوبی یہ تھی کہ عاملہ کی میٹنگ میں اپنی رائے دے کر خاموش ہوجاتے تھے اور بے وجہ پیچھا یا اصرار نہیں کرتے تھے۔

مکرم حبیب الرحمان زیروی صاحب لائبریرین خلافت لائبریری ربوہ نے بیان کیا کہ لائبریری میں کمپیوٹر سیکشن کا اجراء محترم صاحبزادہ صاحب کی زیرنگرانی ہی عمل میں آیا اور آپ کمپیوٹر کے عملہ کی کلاسیں بھی لیتے رہے۔

مکرم ڈاکٹر سلطان احمد صاحب مبشر نے بتایا کہ فضل عمر ہسپتال کی فارمیسی کیلئے پروگرامنگ بھی محترم میاں صاحب کے تعاون سے کی گئی اور اس پروگرام کی تکمیل میں سات آٹھ ماہ کا عرصہ لگا۔ اس دوران بعض دفعہ دوپہر کو سوتے ہوئے بھی آپ کو اٹھایا گیا تو بھی فوراً آگئے۔ آپ باحیا انسان تھے اور عام حالات میں بھی نظریں نیچی رکھنے میں مشہور تھے۔ دوست مذاقاً کہا کرتے تھے کہ اگر کبھی سامنے سے کوئی چیز آرہی ہو تو بھی آپ کو پتہ نہ چلے۔

مکرم صاحبزادہ مرزا عبدالصمد احمد صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز نے بتایا کہ شعبہ وصیت کے لئے پروگرامنگ کرتے وقت محترم غلام قادر صاحب دوسرے تیسرے دن دفتر وصایا میں آتے اور بڑے منظّم انداز میں کام کرتے تھے۔ انہوں نے ہماری سہولت کے لئے ایک performa تیار کیا جس سے کام بہت آسان اور جلد ممکن ہوگیا۔ چندوں میں آپ کا ہاتھ غیر معمولی طور پر کھلا تھا۔ ہر تحریک میں شامل ہوتے اور جو بھی زائد آمد ہوتی تھی اس پر ہر قسم کی مدات میں چندہ دیتے تھے۔

محترم صاحبزادہ صاحب احمدیہ ایسوسی ایشن آف کمپیوٹر پروفیشنلز (AACP) کے چیئرمین اور پیٹرن بھی تھے۔ اس تنظیم کے سیکرٹری مکرم ابراہیم احمد ملک صاحب نے بتایا کہ محترم صاحبزادہ صاحب کے ساتھ ہر ہفتے اور اتوار کو مجھے کام کرنے کا موقع ملتا تھا۔ لیکن آپ ہر سطح کے کاموں میں اس حد تک ہماری مدد کرتے تھے کہ ہمیں پتہ بھی نہیں ہوتا تھا۔ آپ کے ذریعے میگزین کی پرنٹنگ ایک رات میں ممکن ہوسکی تاکہ اگلے روز ایسوسی ایشن کے کنونشن کے موقع پر اسے تقسیم کیا جاسکے۔ آپ کنونشن میں وقت کی پابندی کا بہت خیال رکھتے تھے اور یہ ہدایت بھی کرتے تھے کہ پروگرام کی وجہ سے نمازیں ضائع نہ ہوں۔ آپ کو غضِ بصر کی عادت تھی۔ جماعت کے لئے کوئی چیز لینا ہوتی تو ہر ممکن کوشش کرتے کہ جہاں تک ہوسکے جماعت کا پیسہ کم سے کم خرچ ہو۔

مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب نے بتایا کہ محترم صاحبزادہ صاحب جب مہتمم مال تھے تو کئی دفعہ مَیں اُن کے پاس جاتا اور اگر میز سے کوئی کاغذ اٹھا کر اُس پر لکھنا چاہتا تو آپ وہ کاغذ لے لیتے اور دراز میں سے ایک دوسرا کاغذ نکال کر دیدیتے تھے۔ جماعتی اموال کے بارہ میں وہ بیحد محتاط تھے۔ بعض غرباء کی اس طرح مدد کرتے کہ انہیں احساس تک نہیں ہوتا تھا۔

......❁......❁......❁......

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۹؍جولائی ۹۹ء کی زینت مکرم فرید احمد نوید صاحب کی ایک نظم سے چند اشعار ملاحظہ فرمائیں:

چلا گیا ہے مگر آن بان چھوڑ گیا
ہر ایک راہ پہ اپنے نشان چھوڑ گیا
وہ میرے شہر کا اِک نوجوان۔ شہزادہ
محبتوں کی عجب داستان چھوڑ گیا
وہ ایک جست میں کچھ ایسا سر فراز ہوا
کہ راستے کے سبھی امتحان چھوڑ گیا
وہ اس طرح سے نبھا کے گیا ہے رسم وفا
کہ مدتوں کے لئے ایک مان چھوڑ گیا
خدائے قادر و مؤمن! انہیں اماں دینا
جنہیں وہ تیرے لئے بے امان چھوڑ گیا

......❁......❁......❁......

حضرت حافظہ زینب بی بی صاحبہؓ

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۵؍جولائی ۹۹ء میں مکرمہ طاہرہ جبیں صاحبہ اپنی نانی جان حضرت حافظہ زینب بی بی صاحبہؓ کا ذکر خیر کرتے ہوئے لکھتی ہیں کہ آپؓ حضرت حافظ احمد دین صاحبؓ آف چک سکندر کی سب سے بڑی صاحبزادی تھیں جو بہت متقی اور بزرگ عالم دین تھے اور اپنی مسجد میں درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے تھے۔ حضرت حافظہ زینب بی بی صاحبہ کی شادی حضرت حافظ مولوی فضل الدین صاحبؓ سے ہوئی تو آپؓ کھاریاں آگئیں۔ یہاں بہت سی خواتین اور بچیوں نے آپؓ سے قرآن کریم پڑھا اور یہ سلسلہ زندگی بھر جاری رہا۔ حضرت مولوی صاحبؓ نے جب احمدیت قبول کی تو آپؓ نے بھی بیعت کی سعادت حاصل کرلی۔ زمیندارہ اور دیگر گھریلو کاموں میں مصروفیت کی وجہ سے آپ کی شدید خواہش تھی کہ کچھ وقت ملے تو قادیان جاکر حضرت مسیح موعودؑ کا قرب حاصل کریں۔ چنانچہ حضرت مولوی صاحبؓ نے کرایہ کا بندوبست کیا اور آپؓ دو ماہ کے لئے قادیان تشریف لے گئیں۔

قادیان میں آپؓ اکثر حضور علیہ السلام کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کیا کرتی تھیں۔ ایک بار حضورؑ نے فرمایا کہ دعا کے لئے لکھ کر بیت الدعا کی کتابوں کی الماری پر لٹکادو، میری جب بھی نظر پڑے گی دعا کروں گا۔ سو آپؓ نے اسی طرح کیا۔

ایک دفعہ حضورؑ نے دریافت فرمایا کہ آپ میں کتنی عورتیں حافظ قرآن کریم ہیں۔ اس بات نے آپؓ پر گہرا اثر کیا اور باوجودیکہ آپؓ کے چھوٹے چھوٹے تین بچے تھے اور زمیندار گھرانہ تھا۔ آپؓ نے واپس آکر قرآن کریم حفظ کرنا شروع کردیا اور سارا قرآن حفظ کرلیا۔

آپؓ تہجد گزار تھیں اور نہایت سوز و گداز سے نماز ادا کرتیں۔ نماز فجر کے بعد تسبیح و تحمید میں مصروف ہو جاتیں۔ پھر بچے اور عورتیں قرآن کریم پڑھنے کے لئے آنا شروع ہو جاتے اور سارا دن یہ سلسلہ جاری رہتا۔ اس میں احمدی اور غیر احمدی کی کوئی تفریق نہ تھی۔ آپؓ قرآن پڑھاتی جاتیں، دعوت الی اللہ بھی کرتی جاتیں اور دینی مسائل بھی سمجھاتی جاتیں۔ دعوت الی اللہ کے لئے آپؓ نے کئی سہ حرفیاں بھی لکھیں۔

۱۹۳۴ء میں کھاریاں میں لجنہ اماء اللہ کا قیام عمل میں آیا تو آپؓ پہلی صدر مقرر ہوئیں۔ ۴۷ء میں آپؓ نے اپنے سارے کپڑے مہاجرین میں تقسیم کردیئے۔ ۴۸ء میں آپؓ نے وفات پائی۔

......❁......❁......❁......

ڈولفن اور وھیل

جسامت کے لحاظ سے وھیل کی بہت سی اقسام ہیں۔ "سپرم وھیل" (Sperm Whale) کی لمبائی ساٹھ فٹ ہوتی ہے۔ یہ تیز دانتوں سے شکار کو پکڑتی اور پھر سالم ہی نگل جاتی ہے۔ "بلیو وھیل" (Blue Whale) دنیا کا سب سے بڑا جانور ہے۔ اس کی لمبائی ایک سو فٹ تک اور وزن دو سو میٹرک ٹن ہوتا ہے لیکن یہ خونخوار نہیں اور نہ ہی اس کے دانت ہوتے ہیں۔ ڈولفن سب سے چھوٹے سائز کی وھیل ہے جس کی لمبائی چار سے تیس فٹ تک ہوتی ہے۔ اس کے منہ میں بھی وھیل کی طرح دو سو دانتوں کی قطار ہوتی ہے جس سے شکار کو پکڑتی اور سالم نگل جاتی ہے۔ تاہم یہ بھی خونخوار نہیں بلکہ انسانوں سے خاص طور پر مانوس جانور ہے۔

ڈولفن یا وھیل، مچھلی نہیں ہوتی بلکہ ایک سمندری جانور ہے۔ اگرچہ ڈولفن بعض بڑے دریاؤں میں بھی پائی جاتی ہے۔ مچھلی اکثر انڈے دیتی ہے جبکہ ڈولفن اور وھیل صرف ایک بچہ دیتی ہیں جس کو اپنا دودھ پلاتی ہیں اور ایک سال تک اُس کی پرورش اور نگہداشت کرتی ہیں جبکہ مچھلی اپنے بچوں کی قطعاً نگہداشت نہیں کرتی۔ پھر مچھلی گلپھڑوں سے سانس لیتی ہے اور پانی کے اندر رہتی ہے جبکہ وھیل کے باقاعدہ پھیپھڑے ہوتے ہیں اور سر کے اوپر کی طرف ایک یا دو نتھنے ہوتے ہیں جن سے سانس لینے کے لئے اسے پانی کی سطح سے اوپر آنا پڑتا ہے۔ انہیں Blowholes کہا جاتا ہے۔ ڈولفن تو ہر منٹ میں ایک یا دو بار سطح سے اوپر آتی ہے لیکن وھیل پچھتر منٹ تک اپنا سانس روک سکتی ہے اور پھر بہرحال اوپر آتی ہے۔ پھر مچھلیاں سرد خون والی ہوتی ہیں یعنی پانی کے درجہ حرارت میں تبدیلی کے ساتھ ساتھ اُن کا درجہ حرارت بھی تبدیل ہوتا رہتا ہے جبکہ وھیل خشکی کے جانوروں کی طرح گرم خون والی ہوتی ہے یعنی ہر حالت میں ان کا درجہ حرارت یکساں رہتا ہے۔ پھر مچھلی کی دُم کے پر عمودی ہوتے ہیں جبکہ وھیل کے متوازی چنانچہ مچھلی تیرتے وقت اپنے پچھلے حصے کو دائیں بائیں حرکت دیتی ہے اور وھیل اوپر نیچے۔

وھیل کی جلد کے نیچے چربی کی موٹی تہہ ہوتی ہے جو وھیل کے سائز کے مطابق چھ سے بیس انچ تک موٹائی کی ہوتی ہے۔ چربی چونکہ پانی سے ہلکی ہے اسلئے یہ وھیل کو تیرنے میں مدد دیتی ہے اور خوراک کی کمی کی صورت میں کئی کئی ماہ کی خوراک کا کام دیتی ہے۔ وھیل کا گوشت بھی کھایا جاتا ہے اور چربی اور تیل سے کئی مصنوعات بھی بنتی ہیں۔ چونکہ اسے بڑی بے رحمی سے شکار کیا گیا ہے اور اسکی تعداد میں تشویشناک حد تک کمی ہوگئی ہے اسلئے بین الاقوامی طور پر اب اس کے شکار پر پابندیاں عائد ہیں۔

وھیل کی سونگھنے، دیکھنے اور چکھنے کی حسیں انتہائی کمزور ہیں جبکہ چھونے اور سننے کی حسیں انتہائی تیز ہیں۔ چنانچہ بہت کم اور انتہائی اونچی فریکوئنسی کی آوازیں باآسانی سُن لیتی ہے۔ اِس کے سر پر ایک ابھار ہوتا ہے جو آوازوں کو صدائے بازگشت میں تبدیل کرتا ہے۔ یہ اپنی آواز پیدا کرتی ہے اور جب آواز کسی چیز سے ٹکرا کر واپس آتی ہے تو یہ اُس چیز کا فاصلہ اور رُخ آسانی سے معلوم کرلیتی ہے۔ اس نظام کی مدد سے وھیل کا رابطہ پچاس میل دُور اپنی ساتھی وھیل سے قائم رہ سکتا ہے۔

وھیل عموماً فیملی کی صورت میں رہتی ہیں جس میں سربراہ ایک نر وھیل کے ساتھ کچھ مادہ اور بچے ہوتے ہیں۔ بعض اوقات ان کے بڑے بڑے غول بھی نظر آتے ہیں جن میں سینکڑوں وھیل ایک خاص ترکیب میں اکٹھی سفر کرتی ہیں۔ آگے نر اور ایسی مادہ وھیل ہوتی ہیں جو حاملہ نہ ہوں۔ درمیان میں ماں وھیل اور اُن کے بچے۔ جبکہ آخر پر حاملہ وھیل ہوتی ہیں۔ اسی طرح بیمار، کمزور یا زخمی وھیل کی باقاعدہ نگہداشت کی جاتی ہے اور اسے پانی کے اوپر آکر سانس لینے کے لئے سہارا بھی مہیا کیا جاتا ہے۔ وھیل کا بچہ اپنی ماں کا دودھ پیتا ہے جو خشکی کے جانوروں کی نسبت بہت زیادہ گاڑھا اور غذائیت سے بھرپور ہوتا ہے۔ بچہ خود دودھ نہیں چوس سکتا بلکہ ماں دھار کی صورت میں اُس کے منہ میں پمپ کرتی ہے اور بچہ طفولیت کے ایام ماں کی کمر پر سوار ہوکر گزارتا ہے۔ بلیو وھیل کا بچہ پیدائش کے وقت ۲۳؍فٹ لمبا اور دو ٹن وزنی ہوتا ہے اور روزانہ دو سو پاؤنڈ وزن کے اضافہ کے ساتھ نشوونما پاتا ہے۔ عام طور پر حمل کے ایک سال بعد بچہ پیدا ہوتا ہے اور ماں بننے والی وھیل کی دوسری وھیل باقاعدہ مدد کرتی ہیں۔

وھیل بہت گہرے پانی میں بھی جاسکتی ہے اور اس وقت اس کے پھیپھڑے سکڑ جاتے ہیں اور دل کی رفتار انتہائی کم ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے یہ پانی کے انتہائی زیادہ دباؤ کو آسانی سے برداشت کرلیتی ہے۔ اس کی ایک عجیب بات یہ ہے کہ بعض اوقات کوئی ایک یا کئی وھیل خود بخود گہرے پانی سے نکل کر ساحل پر آجاتی ہیں اور اس طرح پھنس جاتی ہیں کہ واپس گہرے پانی میں نہیں جاسکتیں۔ بڑی وھیل تو اپنے وزن کے نیچے ہی دب جاتی ہے اور سانس نہیں لے سکتی۔ پانی کی کمی سے اس کا درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے اور یوں بے سدھ ہو جاتی ہیں۔ سمندر کی لہریں اس کے نتھنوں کو ڈھک دیتی ہیں اور اس طرح یہ گہرے پانیوں میں رہنے والی وھیل ساحل پر آکر جان دے دیتی ہے۔ ایسی وھیل یا ڈولفن کو بارہا واپس گہرے پانی میں دھکیلا گیا ہے لیکن وہ شاذونادر ہی بچ پاتی ہے وگرنہ پھر کچھ دیر بعد واپس ساحل پر آجاتی ہے اور بالآخر جان دیدیتی ہے۔

یہ معلوماتی مضمون روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲؍جولائی ۹۹ء میں مکرم طاہر احمد نسیم صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

......❁......❁......❁......

حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲؍جولائی ۹۹ء میں فرشتہ سیرت حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کا ذکر خیر کرتے ہوئے مکرم مسعود احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ احمدیہ ہوسٹل میں قیام کے دوران حضرت مولوی صاحبؓ دن بھر ترجمہ قرآن کے پروف پڑھنے میں مصروف رہتے لیکن طلبہ کی نگرانی اس طرح فرماتے جس طرح ایک شفیق باپ اپنے بچوں کی نگہداشت کرتا ہے۔ آپؓ جب بھی کمروں کے آگے گزرتے تو نگاہیں ہمیشہ نیچی رکھتے۔ لڑکے سمجھتے کہ آپؓ اپنے دھیان میں جارہے ہیں لیکن اس استغراق کے عالم میں بھی آپؓ کو ہر لڑکے کے پورے کوائف کا علم ہوتا۔ آپؓ روزانہ نماز مغرب کے بعد مسجد میں بیٹھ جاتے اور لڑکے دینی امور کے متعلق آپؓ سے استفادہ کرتے۔ ایک روز آپؓ نے ایک طالبعلم سے جو F.Sc کا امتحان دے رہے تھے فرمایا: "بشیر تم نے بہت برا کیا کہ کرفیو کی وجہ سے امتحان کا پرچہ ہی دینے نہ گئے، ممتاز کی طرح تم بھی ایف، سی کالج جاکر وہاں کے ممتحن سے اجازت لے کر امتحان دے سکتے تھے"۔ تمام لڑکے حیران تھے کہ آپکو کس تفصیل سے معلوم ہے کہ کس نے امتحان نہیں دیا اور کس نے کس طرح امتحان دیا ہے۔

ایک روز حضرت مولوی صاحبؓ نے پیر محی الدین صاحب سے فرمایا کہ تمہارے ساتھ والے کمرہ میں جو دوسرے صاحب رہتے ہیں وہ پڑھائی کی طرف پوری توجہ نہیں دے رہے۔ یہ بات درست تھی کہ دوسرے صاحب کالج کی سماجی مصروفیات میں منہمک تھے۔ جب انہیں اس بات کا علم ہوا تو وہ بہت نادم ہوئے اور اس کے بعد انہوں نے دل لگا کر پڑھنا شروع کردیا حتی کہ نمازوں کے اوقات کے سوا کمرہ سے باہر ہی نہ نکلتے۔ چند ہی روز بعد آپؓ نے پیر محی الدین صاحب سے فرمایا کہ خوشی کی بات ہے تمہارے ساتھی اب پڑھائی کی طرف خوب توجہ دے رہے ہیں۔

خریداران الفضل انٹرنیشنل توجہ فرمائیں

اگر آپ نے اپنا سالانہ چندہ خریداری ادا نہیں کیا تو آپ کا اخبار بند ہو جائے گا۔ اس لئے آج ہی اپنے ملک کے شعبہ اشاعت سے رابطہ کرکے اپنا بقایا معلوم کریں اور فوری ادائیگی کرکے اپنے اخبار کو جاری رکھیں۔

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission

08/05/2000 – 14/05/2000

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time.
For more information please phone on +44 181 870 8517 or fax +44 181 874 8344

Monday 8th May 2000

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Corner: Class No.65, Final Pt
01.15 Liqa Ma'al Arab: Session No.318 ®
02.30 Documentary: A Visit To The Canal
03.00 Urdu Class: Lesson No.283
04.15 Learning Chinese: Lesson No.164 ®
04.55 Mulaqat With Young Lajna ® Rec:30.04.00
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Kudak No.26 Produced by MTA Pakistan
07.10 Dars ul Quran(1996):No. 5
08.40 Liqa Ma'al Arab: Session No.318 ®
09.45 Urdu Class: Lesson No.283 ®
10.55 Indonesian Service: Friday Sermon With Indonesian Translation
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Norwegian: Lesson No.63
13.10 Rencontre Avec Les Francophones With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.10 Bengali Service
15.10 Homeopathy Class: Lesson No.118
16.20 Children's Class: Lesson No.69, Part 1
16.55 German Service: Various Programmes
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat
18.30 Urdu Class: Lesson No. 284
19.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.319
20.30 Turkish Programme: Various Items
21.00 Rencontre Avec Les Francophones ®
22.00 Rohani Khazaine/ Islamic Teachings: Host: Syed Mubashir Ahmad Ayaz Sb
22.15 Homeopathy Class: Lesson No.118 ®
23.30 Learning Norwegian: Lesson No.63 ®

Tuesday 9th May 2000

00.05 Tilawat, News
00.35 Children's Class: Lesson No.69, Part 1 ®
01.10 Liqaa Ma'al Arab: Session No.319 ®
02.20 MTA Sports: Football Final Produced by MTA Pakistan
03.00 Urdu Class: Lesson No.284 ®
04.25 Learning Norwegian: Lesson No.63 ®
04.55 Rencontre Avec Les Francophones ®
06.05 Tilawat, News
06.35 Children's Class: Lesson No.69, Part 1 ®
07.15 Pushto Programme: F/S Rec.09.04.99 With Pushto Translation
08.05 Rohani Khazaine/ Islamic Teachings ®
08.45 Liqa Ma'al Arab: Session No.319 ®
09.50 Urdu Class: Lesson No.284 ®
10.55 Indonesian Service: Various Items
12.05 Tilawat, News
12.40 Les Francais C'est Facile: Lesson No.4
13.00 Bengali Mulaqat: Rec: 02/05/00 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.05 Bengali Service: Various Items
15.05 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.89
16.05 Les Francais C'est Facile: Lesson No.4 ®
16.40 Children's Corner: Yassernal Quran Class, Lesson No.34
16.55 German Service
18.05 Tilawat,
18.30 Urdu Class: Lesson No.285
19.35 Liqa Ma'al Arab: Session No 320
20.35 MTA Norway:'Islami usul ki philosophy'
21.05 Bengali Mulaqat ®
22.05 Hamari Kaenat: 'Super Novas' Presenter: Syed Tahir Ahmed Sahib
22.35 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.89
23.35 Les Francais C'est Facile: Lesson No.4 ®

Wednesday 10th May 2000

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Corner: Yassernal Quran ®
01.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.320 ®
02.05 Bengali Mulaqat ®
03.05 Urdu Class: Lesson No.285 ®
04.20 Les Francais C'est Facile: Lesson No.4 ®
04.55 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.89
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Yassernal Quran ®
07.05 Swahili Programme:Seerat un Nabi (saw) Host: Maulana Abdul Wahab Sahib
08.05 Hamari Kaenat: Super Nova ®
08.40 Liqa Ma'al Arab: Session No.320 ®
09.55 Urdu Class: Lesson No.285 ®
10.55 Indonesian Service: Various Items
12.05 Tilawat, News
12.35 Urdu Asbaq: Lesson No.4
13.10 Atfal Mulaqat: Rec.03.05.00 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.10 Bengali Service: Various Items
15.10 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.90
16.15 Urdu Asbaq: Lesson No.4 ®
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat,
18.10 Urdu Class: Lesson No.286
19.15 Liqaa Ma'al Arab: Session No.321
20.15 MTA France: Session de question/ reponse avec Huzoor – 1996, Part 1
20.50 Atfal Mulaqat: ®
21.50 Durr e Sameen: 'Ameen'
22.25 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.90®
23.30 Urdu Asbaq: Lesson No.4 ®

Thursday 11th May 2000

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Corner: Guldasta ®
01.00 Liqaa Ma'al Arab: Session No.321 ®
02.00 Atfal Mulaqat: ®
03.00 Urdu Class: Lesson No.286 ®
04.20 Urdu Asbaq: Lesson No.4 ®
04.55 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.90®
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Guldasta ®
07.00 Sindhi Programme: F/S Rec.08.05.98 With Sindhi Translation
08.00 Durr e Sameen ®
08.45 Liqa Ma'al Arab: Session No.321 ®
09.50 Urdu Class: Lesson No.286 ®
10.55 Indonesian Service: Various Items
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Arabic: Lesson No.42 ®
12.55 Liqaa Ma'al Arab(New): Rec.04.05.00
14.00 Bengali Service: F/S Rec.17.04.92 With Bangla Translation
15.00 Homeopathy Class: Lesson No.119
16.15 Children's Corner: Yassernal Quran Class, Lesson No.35
16.25 Children's Corner: Waqfeen e Nau Items
17.00 German Service: Various Items
18.05 Tilawat, Dars e Malfoozat
18.30 Urdu Class: Lesson No.287
19.40 Liqa Ma'al Arab(new): ®
20.40 MTA Lifestyle: Al Maidah Presentation of MTA Pakistan
21.00 Moshaira: All Pakistan Open Moshaira
22.05 Quiz: History of Ahmadiyyat, No.38
22.35 Homeopathy Class: Lesson No.119 ®
23.35 Learning Arabic: Lesson No.42 ®

Friday 12th May 2000

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.50 Children's Corner: Yassernal Quran ®
01.10 Liqa Ma'al Arab: ® Rec: 04/05/00
02.20 MTA Lifestyle: Moshaira
03.10 MTA Lifestyle: Al Maidah
03.30 Urdu Class: Lesson No.287 ®
04.40 Learning Arabic: Lesson No.42 ®
04.55 Homeopathy Class: Lesson No.119 ®
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.50 Children's Corner: Yassernal Quran ®
07.15 Quiz; History of Ahmadiyyat No.38 ®
07.50 Saraiky Programme: F/S Rec.21.05.99 With Siraiky Translation
08.55 Liqa Ma'al Arab: ® Rec: 04/05/00
10.00 Urdu Class: Lesson No.287 ®
10.50 Indonesian Service: Tilawat, Hadith,....
11.25 Bengali Service: Various items
12.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
12.50 Nazm, Darood Shareef
13.00 Friday Sermon <u>LIVE</u>
14.05 Documentary: Processing Factory
14.25 Majlis e Irfan(New): Rec.05.05.00 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.30 Friday Sermon ®
16.30 Children's Corner: Class No.19, Part 1 Produced by MTA Canada
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.30 Urdu Class: Lesson No.288
19.30 Liqa Ma'al Arab: Session No.322
20.30 MTA Belgium: Children's Class, No.32 Host: Naseer Ahmed Shahid Sahib
21.05 Documentary: Processing Factory ®
21.30 Friday Sermon ® Rec: 12/05/00
22.55 Majlis e Irfan ® Rec: 05/05/00

Saturday 13th May 2000

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Corner: Class No.19, Part 1 ® Produced by MTA Canada
01.10 Liqa Ma'al Arab: Session No.322 ®
02.15 Friday Sermon ® Rec: 12/05/00
03.20 Urdu Class: Lesson No.288 ®
04.25 Computers for Everyone: Part 48
04.55 Majlis e Irfan ® Rec: 05/05/00
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Class No.19, Part 1 ® Produced by MTA Canada
07.25 MTA Mauritius: An Ansar Seminar
08.00 MTA Mauritius: Lajna Quiz
08.30 Documentary: Processing Factory Produced by MTA Pakistan
08.55 Liqa Ma'al Arab: Session No.322 ®
10.05 Urdu Class: Lesson No.288 ®
10.55 Indonesian Service
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Danish: Lesson No.26
13.05 German Mulaqat(new):Rec.06.05.00 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.05 Bengali Service: Various Items
15.10 Quiz: Khutabat e Imam
15.45 Children's Class: With Huzoor (New) Rec:13.05.00
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat, Preview
18.20 Urdu Class: Lesson No.289
19.40 Liqa Ma'al Arab: Session No.323
20.55 Arabic Programme: Various Items
21.25 Children's Class (New) Rec:13/05/00 ®
22.25 MTA Variety: entertainment programme
22.55 German Mulaqat(New) Rec: 06/05/00 ®

Sunday 14th May 2000

00.05 Tilawat, News
00.50 Quiz Khutabat e Imam
01.15 Liqa Ma'al Arab: Session No.323 ®
02.15 Canadian Horizons: Children's Class
03.15 Urdu Class: Lesson No.289 ®
04.30 Learning Danish: Lesson No.26
04.55 Children's Class(new) Rec: 13/05/00 ®
06.05 Tilawat, Seerat un Nabi, News, Preview
07.10 Quiz Khutbat-e-Imam
07.30 German Mulaqat: Rec: 06/05/00 ®
08.30 MTA Variety: entertainment programme
08.55 Liqa Ma'al Arab: Session No.323 ®
09.55 Urdu Class: Lesson No.289 ®
10.55 Indonesian Service
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Chinese: Lesson No.165 With Usman Chou Sahib
13.10 Mulaqat(new):with Nasirat & Lajna Rec:07.05.00
14.10 Bengali Service
15.10 Friday Sermon Rec: 12/04/00 ®
16.25 Childrens Class: No.69, Final Part
16.55 German Service: German Service
18.05 Tilawat, Seerat un Nabi (saw)
18.15 Urdu Class: Lesson No. 290
19.30 Liqa Ma'al Arab: Session No.324
20.30 Interview With Major Sayed Maqbool Sb
21.25 Dars ul Quran: Lesson No.6
22.55 Mulaqat with Nasirat &Young Lajna ® Rec: 07/05/00

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (020) 8870 8517

Fax: (020) 8875 0249

Vol. 7 | Friday, May 5, 2000 | Issue No. 18

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

زندہ مذہب اور شیعہ مسلک

مہدیٔ دوراں مسیح الزماں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا مقدس وجود اسلام کے زندہ مذہب ہونے، قرآن کے زندہ کتاب ہونے اور آنحضرت ﷺ کے زندہ نبی ہونے کا مجسم نشان ہے۔ آپ ہی نے دنیا بھر میں یہ پرجلال منادی فرمائی کہ:

"مجھے بھیجا گیا ہے تا میں ثابت کروں کہ ایک اسلام ہی ہے جو زندہ مذہب ہے اور وہ کرامات مجھے دیئے گئے ہیں جن کے مقابلہ میں تمام غیر مذاہب والے اور ہمارے اندرونی اندھے مخالف بھی عاجز ہیں .... میں دیکھ رہا ہوں کہ بجز اسلام تمام مذہب مردے، ان کے خدا مردے اور خود وہ تمام مردے ہیں اور خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق ہو جانا بجز اسلام قبول کرنے کے ہرگز ممکن نہیں، ہرگز ممکن نہیں .... وہ اسلام کے ساتھ ہے اسلام اس وقت موسیٰ کا طور ہے جہاں خدا بول رہا ہے۔ وہ خدا جو نبیوں کے ساتھ کلام کرتا تھا اور پھر چپ ہو گیا آج وہ ایک مسلمان کے دل میں کلام کر رہا ہے"۔

(تحریر ۲۲/جنوری ۱۸۹۷ء منقول ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۲۱،۲۲)

ایک شیعہ عالم سید کرار حسین صاحب نے رسالہ "الغدیر" لاہور جون ۱۹۹۹ء صفحہ ۹-۱۰ میں "اسلام زندہ مذہب ہے" کے زیر عنوان ایک مضمون لکھا ہے جس میں "عترت اہل بیت" کا ذکر کرنے کے بعد تان اس نکتہ پر جا کر ٹوٹتی ہے کہ محفل میلاد کے ساتھ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی ولادت پر قصیدہ خوانیوں کی بزم منعقد کی جائے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"شیعوں کا عقیدہ کہ ولایت اور امامت بارہ شخص پر محدود ہو کر آئندہ قرب الٰہی کے دروازوں پر مہر لگ جائے تو پھر اس سے تمام تعلیم عبث ٹھہرتی ہے اور اسلام ایک ایسا گھر ویران اور سنسان ماننا پڑتا ہے جس میں کسی نوع کی برکت کا نام و نشان نہیں اور اگر یہ سچ ہے کہ خدا تعالیٰ تمام برکتوں اور امامتوں اور ولایتوں پر مہر لگا چکا ہے اور آئندہ کے لئے وہ راہیں بند ہیں تو خدائے تعالیٰ کے سچے طالبوں کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی دل توڑنے والا واقعہ نہیں ہوگا گویا وہ جیتے ہی مر گئے اور ان کے ہاتھ میں بجز چند خشک قصوں کے اور کوئی مغز دار بات نہیں۔ اور اگر شیعہ لوگ اس عقیدہ کو سچ مانتے ہیں تو پھر کیوں پنج وقت میں یہ دعا پڑھتے ہیں اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ. صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ۔ کیونکہ اس دعا کے تو یہ معنی ہیں کہ اے خدائے قادر ہم کو وہ راہ اپنے قرب کا عنایت کر جو تو نے نبیوں اور اماموں اور صدیقوں شہیدوں کو عنایت کیا تھا۔ پس یہ آیت صاف بتلاتی ہے کہ کمالات امامت کا راہ ہمیشہ کے لئے کھلا ہے اور ایسا ہی ہونا چاہئے تھا۔ اس عاجز نے اسی راہ کے اظہار ثبوت کے لئے بیس ہزار اشتہار مختلف اَدیار و اَمصار میں بھیجا ہے۔ اگر یہی کھلا نہیں تو پھر اسلام میں فضیلت کیا ہے؟

یہ تو سچ ہے کہ بارہ امام کامل اور بزرگ اور سید القوم تھے مگر یہ ہرگز سچ نہیں کہ کمالات میں ان کے برابر ہونا ممکن نہیں۔ خدائے تعالیٰ کے دونوں ہاتھ رحمت اور قدرت کے ہمیشہ کے لئے کھلے ہیں اور کھلے رہیں گے اور جس دن اسلام میں یہ برکتیں نہیں ہونگی قیامت آجائے گی"۔

(مکتوب ۷/اگست ۱۸۸۹ء مشمولہ مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر چہارم صفحہ ۲،۳۔ مطبوعہ آفتاب برقی پریس امرتسر۔ فروری ۱۹۲۳ء)

جماعت احمدیہ آبی جان (آئیوری کوسٹ) کا

۲۰واں جلسہ سالانہ

افتتاحی تقریب میں صدر مملکت کے مشیر برائے مذہبی امور کی شرکت

ملک کے طول و عرض سے پانچ صد سے زائد مہمانوں کی شمولیت

ریڈیو اور پریس میں چرچا

(رپورٹ: باسط احمد۔ مبلغ سلسلہ آئیوری کوسٹ)

الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ جماعت احمدیہ آبی جان (آئیوری کوسٹ) کا بیسواں جلسہ سالانہ ۲۶/فروری ۲۰۰۰ء کو احمدیہ مسلم مشن آبی جان میں منعقد ہوا۔ ملکی نامساعد حالات اور اطلاعات اچھی طرح نہ ہونے کے باوجود پانچ صد سے زائد مہمان ملک کے کونے کونے سے تشریف لائے اور جلسہ سالانہ کی برکات سے مستفید ہو کر گھروں کو لوٹے۔ امسال جلسہ دو دن کی بجائے ایک دن کا تھا تاہم اکثر مہمان ۲۵/فروری کو نماز جمعہ میں حاضر تھے۔ ۲۶/فروری کی صبح پروگرام کا آغاز نماز تہجد باجماعت سے ہوا۔ بعدہ درس قرآن کریم مکرم و محترم امیر صاحب نے دیا جس کا فرنچ اور جولا زبان میں ترجمہ بھی کیا گیا۔ درس کا عنوان تھا "اسلام میں شہادت کی اہمیت"۔

جلسہ سالانہ کی باقاعدہ تیاری جلسہ سے پندرہ دن قبل مکرم عبداللہ وورا گو صاحب افسر جلسہ سالانہ کی قیادت میں شروع کر دی گئی تھی۔ خدام، اطفال اور ناصرات نے وقار عمل کے ذریعہ مشن ہاؤس اور اس کے ماحول کی صفائی کی اور شعبہ تزئین کے مستعد کارکنوں نے ناظم شعبہ تزئین مکرم حامد مقصود صاحب کی قیادت میں مسجد اور مشن ہاؤس کو نہایت خوبصورتی کے ساتھ جھنڈیوں بینرز اور آرائشی گیٹ کے ذریعہ سجایا۔ جلسہ سے دو روز قبل انتظامات کے سلسلہ میں آخری میٹنگ ہوئی جس میں مکرم و محترم امیر صاحب نے انتظامات کا جائزہ لیا اور کارکنوں اور منتظمین کو ہدایات دیں۔

افتتاح جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ کی افتتاحی تقریب ۲۶/فروری صبح ساڑھے نو بجے مکرم و محترم عبدالرشید صاحب انور امیر و مشنری انچارج کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ تلاوت اور نظم کے بعد جماعت آئیوری کوسٹ کے جنرل سیکرٹری مکرم ڈاکٹر ادریس کونے صاحب نے استقبالیہ خطاب پیش کیا اور مہمانان کرام کو خوش آمدید کہا۔ افتتاحی تقریب کے مہمان خصوصی جناب کونان ایمل جے صاحب (Mr.Konan emile .Dje) مشیر صدر مملکت برائے مذہبی امور تھے۔ دیگر معزز مہمانوں میں مکرم وترا لامیسا (Mr. Wattara Lemissa) وزیر تعلیم کے مشیر اور مکرم کوجو صاحب (Mr.Kodjo) ڈائریکٹر وزارت اطلاعات و نشریات شامل ہیں۔ مکرم ڈاکٹر ادریس کونے صاحب کے خطاب کے بعد مکرم وترا لامیسا صاحب نے مختصر خطاب کیا جس کے بعد مکرم و محترم امیر صاحب نے حاضرین سے "سیکولر حکومت میں اسلام کا کردار" کے موضوع پر افتتاحی خطاب کیا۔ اس افتتاحی خطاب کو بہت سراہا گیا۔ افتتاحی اجلاس میں بارہ پریس رپورٹر بھی موجود تھے۔ اب تک بارہ اخبارات نے اس خطاب کو جلی سرخیوں کے ساتھ مثبت انداز میں شائع کیا۔ حاضرین کی اکثریت لوکل زبان بولنے والوں پر مشتمل تھی لہذا بعد میں اس خطاب کا جولا زبان میں ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ مہمان خصوصی کے تشریف لے جانے کے بعد اجلاس کی بقیہ کارروائی ڈاکٹر ادریس کونے صاحب کی صدارت میں جاری رہی۔ اور مختلف علاقوں سے آنے والے وفود کے سربراہوں نے مختصر خطابات کئے اور اپنے اپنے علاقوں میں احمدیت کی ترقی کے ایمان افروز واقعات سنائے۔ یہ سلسلہ پونے ایک بجے تک جاری رہا جس کے بعد طعام اور نماز ظہر و عصر کے لئے وقفہ ہوا۔

دوسرا اجلاس

اڑھائی بجے بعد دوپہر دوسرے اجلاس کی کارروائی مکرم امیر صاحب کی صدارت میں تلاوت و نظم سے شروع ہوئی۔ بعدہ مکرم عمر معاذ صاحب قولی بالی مبلغ سلسلہ بواکے ریجن نے "اے میرے فلسفیو زور دعا دیکھو تو" کے عنوان سے جولا زبان میں تقریر کی۔ بعد میں اس تقریر کا فرنچ ترجمہ مکرم قاسم طورے صاحب انچارج شعبہ ترجمانی نے کیا جس کے بعد مکرم صدیق آدم دبیا صاحب مبلغ سلسلہ کروگو نے "پیشگوئی مصلح موعود اور اس کا پس منظر" کے عنوان پر جولا زبان میں تقریر کی جس کا فرنچ ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ اس کے بعد سوال و جواب کی دلچسپ مجلس ہوئی جس کے نگران اعلیٰ مکرم حامد مقصود عاطف صاحب مبلغ سلسلہ دنانے تھے۔ اس مجلس میں حاضرین نے متعدد سوالات پوچھے جن کے جوابات مبلغین سلسلہ اور امیر صاحب نے عنایت فرمائے۔ یہ مجلس شام سوا چھ بجے تک جاری رہی۔ اس مجلس کے اختتام پر مکرم و محترم امیر صاحب نے مختصر اختتامی خطاب کیا اور دعا کروائی اور یوں یہ جلسہ آبی جان اختتام پذیر ہوا۔

اس جلسہ میں ۱۶۴ جماعتوں کے ۱۵۲۳ افراد نے شرکت کی۔ اس جلسہ میں شرکت کے لئے اس دفعہ لوگ قافلوں کی صورت میں بھی آئے۔ چنانچہ گیو، کو نکرو، اپواسو اور بسّم سے احمدی احباب سپیشل بسوں کے ذریعہ جلسہ میں شرکت کے لئے حاضر ہوئے۔ ملک کے دور دراز علاقوں ویسٹ ریجن اور نارتھ ریجن سے بھی لوگ چوبیس چوبیس گھنٹوں کی مسافت طے کر کے جلسہ میں شامل ہوئے۔ شعبہ رہائش نے مشن میں زیادہ سے زیادہ

باقی صفحہ نمبر ۸ پر ملاحظہ فرمائیں

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔